Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخ کے
قوس قزاح

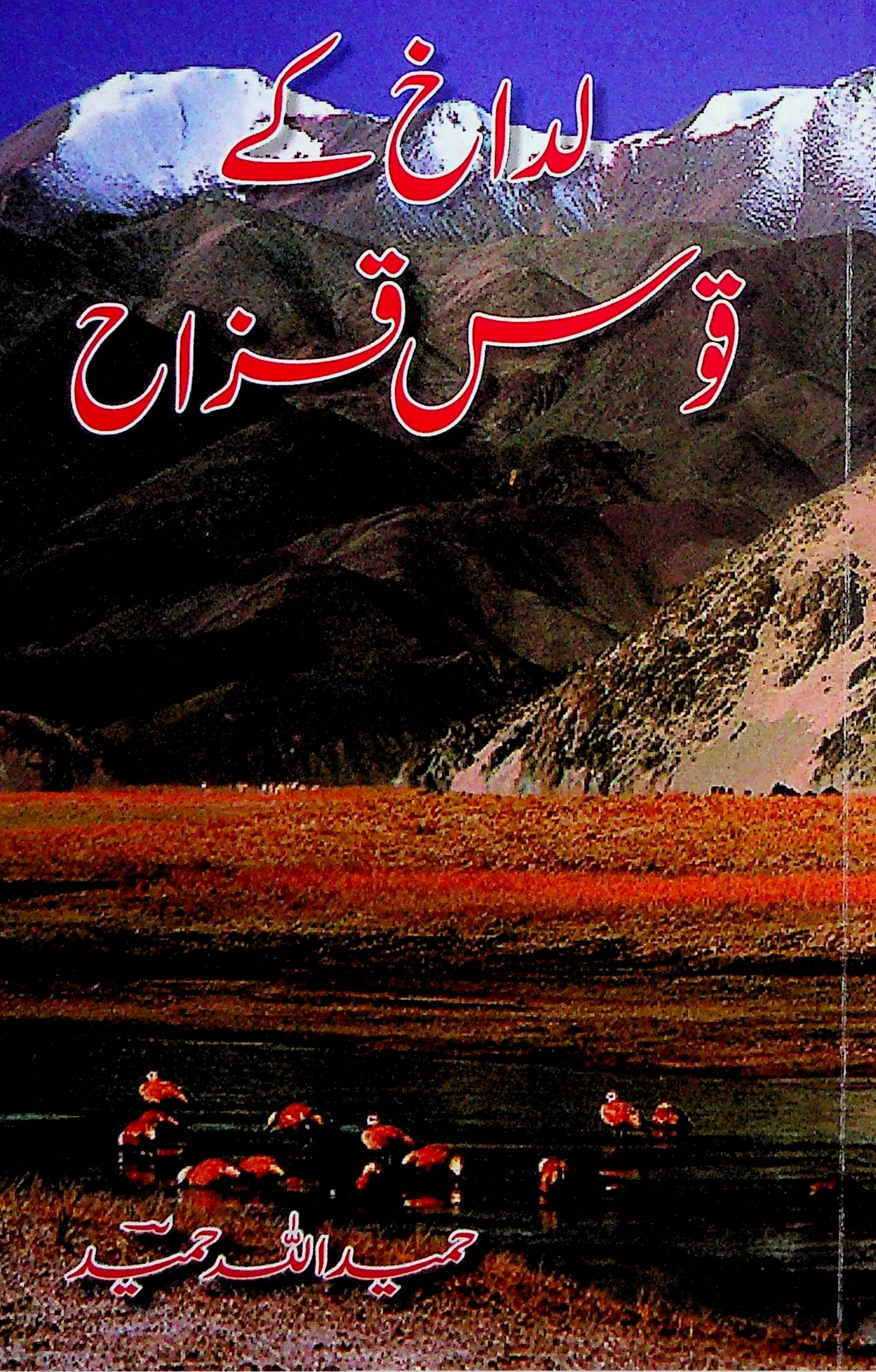

حمید اللہ حمید

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ وموجود ہیں:

نام کتاب : لداخ کے قوس قزاح

مصنف : حمید اللہ حمیدؔ

صفحات : 192

تعداد : 1000

کمپیوٹر کتابت : TFC سنٹر،

مدینہ چوک گاؤ کدل سرینگر #2473818

سال اشاعت : 2017ء

ناشر : شاندار پبلیکیشنز اینڈ پروڈکشنز سرینگر ، پلوامہ

قیمت : 250 روپے

□□□

کتاب ملنے کا پتہ

- گلشن پبلشرز ریذیڈنسی روڈ سرینگر
- کتاب گھر متصل گورنمنٹ پریس بلڈنگ سرینگر
- بڈشاہ نیوز ایجنسی ، لال چوک سرینگر
- نسیم بک ڈپو ، پلوامہ کشمیر
- پرکاش سیلز ایجنسی لیہہ لداخ
- لینگ بک شاپ لیہہ لداخ
- شاندار بک سٹال ، کرگل

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

❖

مٹا کر اپنی ہستی کو چمن گلزار کر ڈالا
زمانے کو یہی پیغام دینا چاہتا ہوں

(راز صابری)

❖

اِنتساب

اُن ہم سفروں کے نام
جن کے ساتھ پردیس کے خوشگوار ماحول
میں پُرسکون برس گذار کر گہری چھاپ چھوڑ دی۔

حمید اللہ حمیدؔ
(مصنف)

❖

وطن کے قوس قزاح دیکھنے کو ہوں بے قرار
رنگین کوہساروں میں میری جبین ہنسنے لگے

(ح۔ا۔ح)

❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہمالہ نظم کا آخری بند

❖❖❖

اے ہمالہ! داستاں اُس وقت کی کوئی سُنا
مِسکن آبائے اِنساں جب بنا دامن ترا

کُچھ بتا اُس سیدھی سادی زندگی کا ماجرا
داغ جس پر غازۂ رنگِ تکلّف کا نہ تھا

ہاں دکھا دے اے تصوّر! پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

(دانائے راز مفکر شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ)

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

❖❖❖

اپنا وقت دوسروں کی تحریروں کے مطالعے سے اپنی لیاقت بڑھانے میں صرف کرو۔اس طرح تم اِن چیزوں کو آسان سے حاصل کرسکو گے جن کے حاصل کرنے میں دوسروں کو محنّت شاقہ کرنا پڑتی ہے۔

(سقراط)

❖❖❖

جس طرح درخت تدریج کے ساتھ اُگتا ہے اسی طرح اِنسانی زندگی حالات تدریج سے دُرست ہوتے ہیں۔زندگی کی تعمیر کے لئے پہلے قدرت کے تدریجی قانون کو جاننے اور اس کے ساتھ موافقت کرتے ہوئے اپنا سفر شروع کیجئے۔اِس دُنیا میں کامیابی کا یہی راستہ ہے۔

(مولانا وحید الدین)

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
❖	پہلی بات	09
❖	معروف ادیب عبدالرحمان فدا کے تاثرات	10
❖	رضا کاردوست کی رائے	11
❖	کلام ڈاکٹر سر محمد اقبال	12
❖	دیباچہ	14
❖	مختصر آپ بیتی	16
❖	سندھو درشن پر وزیر اعلیٰ مفتی سعید کی تقریر	18
❖	وادی نیوما کے خدوخال	20
❖	موم کا پتھر	33
❖	سب ڈویژن چنگ تھنگ ایک نظر میں	36
❖	ضلع لیہہ کے متعلق کچھ جانکاری	42
❖	کشمیری نظم آزاد	43
❖	Changing Development Nymo	44
❖	عیدالفطر۔ خوشی اور امن بانٹنے کا تہوار	48

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

❖	انلے لداخ کی کھلی وادی	51
❖	نیما بلاک کا تعلیمی دورہ	54
❖	ژھا گہ سرحد پر خطاب	61
❖	صمدو کی سیر	63
❖	کوئیول ۔ سرحد چین پر اہم گاؤں	71
❖	لداخی زبان	76
❖	لداخ کی اہمیت اور جانکاری	82
❖	اقسام اراضی لداخ	87
❖	لداخ میں اسلام ایک نظر میں	89
❖	وادیٔ نیوما	95
❖	اُبلتے گرم چشموں کی آماجگاہ	97
❖	فلم حقیقت اور لداخ	101
❖	لداخی کلینڈر	103
❖	لداخی عورت کا بدلتا روپ	107
❖	گاؤں چھچھوت کی اہمیت	116
❖	ریاست جموں و کشمیر ایک نظر میں	121
❖	چودھری ضیاء کو خط	123
❖	مختار نحوی کو خط	125

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

❖	حضرت انسان	128
❖	درد بھرا فلمی نغمہ	129
❖	مخدوم محی الدین کی غزل	131
❖	غزل: شہریار	133
❖	غزل: حیرت شملوی	134
❖	غزل: غلام نبی ظہور	135
❖	فلمی اداکار وجے آنند سے لیا گیا انٹرویو	137
❖	مہاتما گوتم بدھ کی شخصیت اور تعلیم کا اثر	144
❖	Money makes the world go round	150
❖	11th IALS Collocauiom	156
❖	کشمیر سے لداخ تک قدیم راستے	162
❖	سرینگر سے لداخ کا سفر	165
❖	سرینگر سے روانگی	167
❖	لداخ دی مون لینڈ	173
❖	قوس وقزاح کے خدو لی۔ رشید صدیقی	182
❖	مولانا محمد عمر لداخی کی رائے	183
❖	مصنف کا مختصر تعارف	184
❖	لداخ تصاویر کے روپ میں	186

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پہلی بات

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر کہ قوس قزاح تیار ہوگئی۔ اگرچہ قلمی کتاب کو لداخ میں ہی دوران سرکاری ڈیوٹی تیار کیا تھا اور آج ترتیب و تدوین عمل میں آئی۔ باقی اصحاب کے کچھ مضامین اور شعراء کے کلام کو اس کتاب میں جمع کرنا اس لئے موزون سمجھا کہ ان کی مناسبت اس پہاڑی دیش سے لگتی ہے۔

لداخ کے قوس قزاح، کٹھن، سفر، زندگی اور رہن سہن کے ساتھ جغرافیائی خدوخال کی عکاسی کرتی ہے۔ لداخی زندگی کو راقم نے قریب سے دیکھا، پرکھا اور جانچا۔ سیدھی سادھی زندگی کا کیا کہنا۔ کٹھن حالات اور دُورافتادگی کو وہی جانتے ہیں جن کو واسطہ پڑتا ہو۔

اُن لداخی اصحاب کا ممنون ہوں جنہوں نے دورے کے دوران مختلف مقامات کے متعلق جانکاری فراہم کی۔ میری بیماری کے دوران جنہوں نے میرا خیال رکھا اور دردمندی اپنائی اُن کا مشکور ہوں۔ دِلوں میں وہی پرانا جذبہ محبت موجزن ہے کہ سرینگر میں اچانک ملاقات پر ثابت ہوتا ہے۔

۲۰۰۶ء میں آئینہ لداخ کے منظر عام پر آکر خوب پذیرائی ہوئی۔ حتا کہ دوسرا ایڈیشن چھاپنے کی بھی فرمائش ہوئی۔ مناسب سمجھا کہ لداخ میں تحریر اس قلمی کتاب کو شائع کرکے سماجی ادبی حلقوں تک پہنچاؤں۔ اللہ کرے کہ شائع ہونے میں کوئی طوالت نہ پکڑے۔

سرینگر: ۱۱راگست ۲۰۱۷ء　　　　حمید اللہ حمیدؔ

تملہ ہال (شاہورہ) پلوامہ کشمیر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

معروف ادیب عبدالرحمان فدآ (پلوامہ) کے تاثرات

حمیداللہ حمید جنوبی کشمیر کے اُن قلمکاروں میں سے ہیں جنہوں نے اردو نثر کی خدمت پچھلے تیس سالوں سے کی ہے۔ اُن کی کتاب آئینہ لداخ، لداخ کے ٹوپوگرافی، تہذیب وتمدن کی ایک خاصا عکاسی کی ہے۔ دراصل حمیداللہ حمید محکمہ اطلاعات میں فرائض منصبی کی ادائیگی کے دوران مختلف علاقہ جات کی جغرافیائی تہذیبی اور تمدنی حالات سے روشناس ہو چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہوں نے ان تجربات کو قلمبند کر کے کتابی صورت میں محفوظ رکھا۔

''قوس قزاح'' جنگ تھنگ لداخ کی تصویر ان ہی تجربات اور واقعات نگاروں کی عکاسی ہے۔ لداخ کے غیر مانوس علاقہ جات کی سیر حمید صاحب نے غیر شعوری طور قاری کو کرائی ہیں، جن میں چنگ تھنگ کے وسیع وعریض علاقہ جات کے موسمی جغرافیائی حالات لوگوں کے رہن سہن اور مذہبی رسومات کا تجربہ اس کتاب میں بے دھڑک خاکہ نگاری کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ اس طرح سے یہ کتاب علاقہ چنگ تھنگ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے باعث دلچسپ ہے۔ کتاب میں متعدد اور اردو نظموں کو بھی قاری کے مزاج کی چاشنی کے لئے رکھی ہیں۔ جن کا تجزیہ خود قاری ہی کر سکتا ہے۔

۲۳؍جولائی ۲۰۱۷ء

عبدالرحمان فدآ

سرپرست ڈسٹرکٹ کلچرل سوسائٹی پلوامہ

لیتہ پورہ پلوامہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رضا کار دوست کی رائے

لداخ میں تین سال قیام اپریل ۲۰۰۲ء سے لے کر جنوری ۲۰۰۵ء اور اکتوبر ۲۰۰۵ء کے دورہ کے دوران حمید اللہ حمیدؔ نے جو کچھ آنکھوں سے دیکھا اُس کو پوٹلی میں بند کر کے گویا صفحۂ قرطاس پر لایا۔ آئینہ لداخ مارچ ۲۰۰۶ء کو منظر عام پر لا کر اسے لائبریری محکمۂ انفارمیشن کشمیر یونیورسٹی کے علاوہ چند اداروں تک پہنچایا۔ اس کتاب کو ادباء، شعراء، آفیسران اور لداخ تک پہنچا کر اسے مقبول کرا کے ہی دم لیا۔ چنانچہ لداخی اسے نئے سرے سے رسم رونمائی کرا کے مقبولیت بخشنا چاہتے تھے مگر ۲۰۰۷ء کی خرابی صحت نے مصنف کو لداخ جانے نہ دیا۔ لداخ کے متعلق رحمتِ سفر کے علاوہ تصویر لداخ دو حصے "Coldest Desert Land Ladakh" قوس قزاح (چنگ تھنگ) کی تصویر کے علاوہ منظوم موم کا پتھر اور ناول کافی دلچسپی کی اہمیت کی حامل ہیں۔ میری رائے میں اِن کتابوں کو منظر عام پر لانا چاہیے۔ پھر یہ مقصد کھو دیں گئ۔

اگر مصنف کو کسی پبلشر کو دکھانا چاہیے موزوں رہے گا۔ کیونکہ ان کتابوں میں ابھی وہ دم خم ہے کہ فائدہ مند رہیں گے۔ فوٹو بھی اچھے ہیں اسلئے ان کتابوں کو شائع کرنا، ترتیب وار بہتر رہے گا۔ میری طرح کئی اصحاب نے ان قلمی کتابوں کو دیکھا ہو گا وہ پُرکشش ہیں۔ اللہ کرے کہ صاحب کتاب حمید اللہ حمیدؔ کو یہ کتاب جلدی شائع کرنے کی ہمت عطا کرے اور مالی طور وسائل عطا کرے۔

ایک رضا کار دوست (ادب شناس)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کلام ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

پھر چراغِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اُکسانے لگا مرغ چمن

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اُودے اُودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن

برگِ گل پر رکھ گئی شبنم کا موتی بادِ صبح
اور چمکاتی ہے اس موتی کو سورج کی کرن

حُسن بے پرواہ کو اپنی بے نقابی کے لئے
ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھے کہ بن؟

اپنے مَن میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن!

من کی دنیا؟ من کی دُنیا سوز و مستی جذب و شوق
تَن کی دنیا؟ تن کی دُنیا سُود و سودا مکر و فن

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہی آتا ہے دھن جاتا دھن

مَن کی دُنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج
مَن کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ و برہمن

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھُکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن!

اُٹھ کر خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفسِ سوختۂ شام و سحر تازہ کریں

(بال جبریل سے ماخوذ)

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دیباچہ

ادب کے تین محرک ہوتے ہیں۔ایک تو لکھنے والے کی اپنی اِنفرادیت دوسرا اِس کے جذبات احساسات اور خیالات اور تیسرا اِس کا گردونواح کا ماحول۔ہم اگر دہلی میں بیٹھ کر امریکہ کے ماحول پر لکھنا شروع کریں یا لندن میں ٹھہرتے ہوئے ہماچل پردیش کے بارے میں مضمون لکھیں تو یہ جچتا نہیں۔ہمیں تو اُسی جگہ کی ترجمانی کرنی چاہئے۔ہم جہاں ٹھہرے ہوں۔کوئی سمندر کے کنارے لُطف اندوز ہوکر پہاڑی علاقہ کے متعلق کیسے لکھ سکتا ہے کیونکہ ماحول جُداگانہ ہے۔کوئی کوہساروں کی آغوش میں ہو کے شہر کے ماحول کو صفحہ قرطاس پر ڈال نہیں سکتا ہے۔

تین سال سے لداخ کے ماحول میں اسی عجیب پہاڑی دیس کے متعلق لکھتا رہا۔کچھ آرٹیکل ریڈیو لیہہ سے نشر ہوئے اور تیس سے زائد آرٹیکل اخبارات میں شائع ہوئے۔اس کتاب میں وہی کچھ اندراج کرتا ہوں جو ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آیا ہے۔اس کتاب کو ''قوس قزاح'' نام رکھا ہے۔جہاں میں ٹھہرا ہوں۔یہ کھُلی ڈھلوانی صحرائی وادی رنگیلے بُلند قامت چوٹیوں سے گھری ہے۔کئی چوٹیوں پر اکیلے بھی چڑھا ہوں کوئی چوٹی وادی کی سطح سے ہزار فٹ سے بھی اُونچی ہے۔وادیٔ نیوما جون سے ستمبر تک کافی دلکش لگتی ہے۔ موسم کے کئی رنگ بدلتا ہے کبھی کبھار تھوڑی بارش ہو کر پھر گھنے بادل چھا جاتے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہیں۔سوریہ (سورج) کی کرنیں مغرب جانب آکر مشرقی کوہسار کی طرف پڑتی ہیں تو دھنک چڑھتی ہے۔سات رنگوں کے قوس قزاح کو کئی بار دیکھ چکا ہوں۔انگریزی میں اسے رین بو، ہندی میں دھنک، ڈوگری میں پینگ اور کشمیری میں رام رام بَد رِن بون کہتے ہیں جبکہ لداخی میں زُچھ تنگ کہتے ہیں۔ لداخ کے دُور افتادہ وسیع وعریض چنگ تھنگ کی قلمی خدمت کے علاوہ قدرت کی کاری گری سے لُطف اندوز ہوا ہوں۔سیاحت وسیر وتفریح کے شائقین کو معلومات مل سکیں۔

حمید اللہ حمید کوارٹر نمبر C-5 نیوما چنگ تھنگ

۱۰/دسمبر ۲۰۰۴ء

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مختصر آپ بیتی

میں پانچ سال کی عمر کا تھا کہ شہر سرینگر سے گھرانہ آبائی گاؤں منتقل ہوا۔ گاؤں کے ایکٹو بیسک سکول میں داخل ہوا۔ والد صاحب سرینگر کے اخبارات میں آفتاب، ہمدرد، چنار، مارتنڈ اور خدمت کے علاوہ سرینگر ٹائمز میں عرصہ چودہ سال بطور خوشنویس کام کرتے تھے۔ اس لئے گھر پھر سرینگر منتقل ہوا اور کرایہ کے مکان میں گذر بسر کرنے لگے۔ ہندو ہائی سکول سے مڈل اور گورنمنٹ ہائی سکول بٹہ مالو سے میٹرک پاس کیا۔ امر سنگھ ڈگری کالج میں داخلہ لیا۔ اس طرح میرا بچپن اور لڑکپن سرینگر کے ماحول میں پروان چڑھا۔ بچپن سے خوشنویسی، آرٹ، تاریخ، ادب، شعر و نغمہ اور ڈراموں سے میری دلچسپی کی وجہ میرے گھرانے کا ماحول تھا۔ چھٹی جماعت سے ڈرائنگ اور کالج کی تعلیم میں سیاست اور اُردو میرے منتخب مضامین رہے۔

بڑے مجنون بھائی کے فوت اور پھر والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے گھر کافی متاثر ہوا۔ اس لئے واپس گاؤں آباد ہو گئے۔ والد صاحب کی بستری علالت سے مالی بحران ہوا۔ میری یہ خواہش مکمل نہ ہو سکی کہ گریجویشن کے بعد یا تو بمبئی جا کر فلم انڈسٹری میں گھس جاؤں جو میری پہلی خواہش تھی۔ یا یونیورسٹی میں داخلہ لے کر قانون کی ڈگری حاصل کر کے وکالت کا پیشہ اختیار کر سکوں۔ میرے ارادے تقدیر کے پاؤں تلے دب گئے۔ گھر کو سنبھالنے اور والد صاحب کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا میری ذمہ داری تھی۔ بورڈ نے محکمۂ انفارمیشن میں Select کیا۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

۱۸ سال کی عمر میں ہی عمر برابر خالہ زادہ بہن کے ساتھ شادی ہوئی۔ اس طرح گھریلو معاملات اور سرکاری ملازمت میں جھگڑنا میری قسمت رہی۔

والد صاحب کی شعروادب کی سرگرمیوں میں ہاتھ بٹانا میری اہم ذمہ داری رہی۔ دس سال تکلیف میں مُبتلا رہنے کے بعد وہ وفات پا گئے۔ مجھے ایسا لگا جیسے چنار کا درخت جڑ سے اُکھڑ گیا اور میں سایہ سے محروم ہوا۔ ۲۷ سال کی عمر میں مجھے مکمل طور گھر کو نئے انداز سے سنبھالنا پڑا۔ اور میرا اندرونی فنکار حرکت نہ کر سکا۔ اپنے والد مرحوم کی شعرانہ کاموں کو مقدور کے مطابق اُجاگر کرتا رہا۔ ۱۹۹۵ء میں دوردرشن کیندر سرینگر سے مرحوم والد کے شاعروطن عنوان سے ڈاکومنٹری ٹیلی کاسٹ کرائی۔ کشمیری نظموں اور غزلیات (پاٹی وردن ریشمی لباس) نام سے کلچرل اکیڈمی سرینگر کے مالی تعاون سے چھپوا کر اُسے ادبی حلقوں میں متعارف کرایا۔ حکومت نے مجھے لداخ تبدیل کیا۔ اس طرح میں تین سال کشمیر سے کٹ کے رہ گیا اور رحمت عید کتاب کمپیوٹر پر ہی پھنسی رہی اور اُردو کتاب گلشن ظہور کو شائع نہ کر سکا۔

لداخ میں قیام کے دوران میرے مزاج میں کافی سُلجھاؤ دِل کافی وسیع ہو گیا۔ سفر اور سخت موسمی حالات اور تنہائی کے ماحول میں صبر کا ہتھیار ہی میرا ساتھی رہا۔ اِدھر کئی تقاریب میں لیکچر دینے کا موقعہ آیا۔ اس طرح میرے انداز بیان میں بھی سُدھار آیا۔ یہاں اتنا کچھ سیکھا جو کشمیر میں نہ سیکھ سکا۔ نیلے آکاش تلے ننگے کوہساروں سے گھری ڈھلوانی صحرائی وادیٔ نیوما ہی میری شاعری خود بخود چھلک اُٹھی۔ حالات واقعات اور اقتصادی ترقی کے متعلق اگرچہ کئی آرٹیکل اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں مگر بیشتر قلمی مضامین اور ناول کو کتابی صورت دینے کا اِرادہ رکھتا ہوں۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سندھو درشن کے موقعہ پر

ریاست کے وزیر اعلیٰ محترم المقام مفتی محمد سعید صاحب کی تقریر کا خلاصہ

۱۸ ر جون ۲۰۰۴ء صبح کے دس بجے بروز جمعہ

بمقام سندھو گھاٹ شئے لیہہ (لداخ)

لداخ کی اپنی علیٰحدہ شناخت ہے اور بھائی چارہ کے لحاظ سے لداخ میں لوگ امن پسند اور یماندار ہیں۔ پورے دیش کی کوشش ہونی چاہیئے کہ لداخ کو ایک مثال بنائیں۔ میں نے لداخی بچّوں کو حاضر جواب پایا جب اُن سے کھُل کر بات کرنے کا موقعہ آیا۔ کئی برس سے تعلیم کی طرف لداخی بھرپور توجہ دیتے ہیں۔ اس وقت نہ صرف بیشتر سرکاری سکول ہیں بلکہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھی۔ اگرچہ ناموافق حالات کی وجہ سے کئی سال تک سیاح کشمیر نہ آئے مگر یہاں امن و آشتی کی وجہ سے سیاح آتے رہے۔ آج تو سرینگر زوجیلا کے علاوہ منالی راستے سے بھی صرف دو دن لگتے ہیں۔

پہلے لداخ کیا تھا پورے ایشیاء کا گیٹ وے تھا۔ تاشقند، کاشغر اور سکیانگ سے تجارتی قافلے آتے تھے۔ لیہہ تو تجارتی منڈی بھی۔ چشول کے نزدیک پنگوگ جھیل کا نصف سے زیادہ حصّہ تبت میں ہے۔ رہا کیلاش مانسرور کھولنے کا معاملہ اترانچل سے راستہ دور کا بھی ہے اور کافی کٹھن ہے جبکہ دیچوک سے یہ راستہ اِتنا کٹھن نہیں۔ یاتری ماروتی یا چھوٹی گاڑی میں بھی اُدھر جاسکتے ہیں۔ اس بارے میں یہ معاملہ وزارت داخلہ فارن منسٹری اور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وزیر اعظم کے ساتھ اُٹھایا گیا تھا۔

رہا پاکستان کے ساتھ معاملہ! ہم تو نفرت کی دیواریں گرانا چاہتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو پاک میڈیا یہ Impress دیتی ہے کہ سرینگر Capital of Force ہے جو کہ صحیح نہیں۔ پنڈت نہرو اور شیخ محمد عبداللہ ایشیاء کو ایک کھڑکی بنانا چاہتے تھے۔

۵۶ سال میں پہلی بار پاکستان سے اِدھر کچھ لوگ دعوت پر لائے گئے ہیں۔ جو اس وقت میلے میں موجود ہیں۔

ہل ڈیولپمنٹ کونسل کو اِس ہماری حکومت نے زیادہ اختیارات دئے تا کہ لداخی لوگ سہولیات اور حاصل کر سکیں۔ میں پچھلے سال سے جب سے حکومت کی بھاگ ڈور سنبھالی اب تک چھ بار لداخ آیا۔ کیلاش مانسرور کا معاملہ محکمۂ ٹورازم کے ساتھ بھی اُٹھایا جائے گا۔ جتنے ٹورسٹ لداخ آنا چاہیئے آجائیں۔ جموں و کشمیر کی ریاست ایسی ہے جو کہ تمام موسموں کے لئے بہتر ہے۔ رہا اس سرکار کا برتاؤ۔ یہ سرکار جو بن گئی ہے نے ہر خطہ چاہئے کشمیر ہو جموں ہو یا لداخ ہر خطہ کے ساتھ برابر سلوک کرنے کا عظم کیا ہوا ہے۔

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وادیٔ نیوما کے خد وخال اور قرب جوار

لداخ کا خطہ رقبے کے لحاظ سے جموں اور کشمیر کے صوبوں سے کافی بڑا ہے۔ دو ضلعوں لیہہ اور کرگل پر مشتمل یہ وسیع وعریض حصہ جموں اور کشمیر سے علیٰحدہ طرز طور کا ہے۔ یہ خطہ زوجیلا درّہ سے سرینگر اور ٹنگلنگلا درّہ سے سے ہماچل پردیش سڑکوں کے ساتھ بیرونی دُنیا سے جُڑا ہوا ہے مگر نومبر سے مئی تک برف بھاری سے سرینگر اور منالی کے لئے ٹریفک بند ہو جاتا ہے۔ اس طرح لداخ سڑک کے راستے دُنیا سے کٹ جاتا ہے۔ دہلی، سرینگر، جموّں اور چندی گڑھ سے کئی سول ہوائی جہاز اور آرمی جہاز لیہہ آتے ہیں۔ اونچے ننگے کوہساری سلسلے کی تنگ وادیوں میں سے سڑکوں کا جال بچھایا گیا ہے۔ کُچھ سڑکیں کبھی کبھار سخت برفباری، جم ہو جانے اور درّوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے ٹریفک کی آمدورفت کے لئے نہیں رہتیں ہیں۔ کچھ راستے تو سال کے آٹھ ماہ بند رہتی ہیں۔ کچھ سڑکیں ایسی بھی ہیں جو سال بھر برابر کھُلی رہتی ہیں۔ ان میں سے لیہہ سے نیوما جانے والی سڑک خاصی اہمیت کی حامل ہے۔

لیہہ سے جو سڑک جنوب طرف منالی جاتی ہے اُس کے ۴۹ ویں کلومیٹر پُراپشی آتا ہے۔ دریائے سندھ پر لگے پُل کے پار جنوب جانب منالی ہماچل پردیش کو سڑک جاتی ہے۔ اس طرف زائد ۲۰۰ کلومیٹر کا حصّہ سرحد تک بلاک نیوما کا حصہ ہے۔ پُل سے اس طرف مشرق کو بُلندی کی سڑک سال بھر ٹریفک کے لئے کھُلی رہتی ہے۔ یہ سڑک نیوما جاتی ہے۔ جو سرحد چین کی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

حساس سڑک ہے۔ اور اُپشی سے نیوما ۱۳۳ کلومیٹر فاصلہ ہے۔ یہی راستہ تبت سے لداخ آنے کا قدیم راستہ رہا ہے۔ جب کاروان لیہہ آیا کرتے تھے۔

نیوما کو جموں وکشمیر کے نقشے میں نیوماریپ Nyoma Rap لکھا گیا ہے اور کئی نقشوں میں اس لئے ماہی سے آگے نہیں دکھایا گیا ہے کیونکہ یہ سرحد چین کی وجہ سے ممنوعہ ہے۔ اس حصہ جانا ممنوعہ ہے بجز جو ڈیوٹی پر ہو یا اس علاقے کا ہو۔ دریائے سندھ نیوما کی صحرائی وادی کے بیچ سے مدھم بہتا ہے۔ اور دسمبر سے فروری تک بالکل جم جاتا ہے۔ وادئ نیوما سے گزرتا ہے۔ چار سڑکوں کا سنگم ہے۔

سب دویژن چنگ تھنگ کے بیچوں بیچ جغرافیائی خدوخال والی منفرد خوبصورت وادی کا نام ہے۔ سطح سمندر سے ۱۳۹۰۰ فٹ بُلندی پر واقع دنیا میں سطح سمندر سے بُلندی پر اونچے قصبہ کے روپ میں اُبھرنے لگا ہے۔ لیہہ سے نیوما تک کی سڑک ٹائر میکڈم ہے۔ لوما سے چشول جانے والی سڑک پر ژھاگہ تک اِسی طور کی تعمیری کام ہاتھ میں لیا گیا ہے۔

جونہی کچالاپل سے وادئ نیوما میں داخل ہوتے ہیں تو کھڑی چوٹی سلسلوں سے گھری یہ جگہ دلکش اور آنکھوں کو خیزہ کرتی ہے۔ دل سے اک ہوک سی اٹھتی ہے۔ وادی نیوما تیری جغرافیائی خدوخال کو سلام ہو۔ ۲۵ مراج کلومیٹر پر پھیلی یہ وادئ آکاش اور دھرتی کے مِلن کا منظر پیش کرتی ہے۔ مختلف طرز اور مختلف رنگوں کے کوہسار جیسے آکاش چھو رہے ہیں۔ چارسو خاموشی کو تیز وتند ہوائیں توڑ دیتی ہیں۔ ریت وغبار گھومتے گھومتے چوٹیوں کے اوپر رقص کرتا ہے۔ نیوما بستی گاؤں مشرق جانب ڈھلوانی پتھریلی جگہ پر پھیلا ہوا ہے۔ مکانوں کے اُوپر گاڑھے رنگ برنگی جھنڈے لہرا کر اور پیڑوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سے تیز ہوا ٹکرا کر ساز کا ماحول چھیڑتا ہے۔ جون سے ستمبر تک اِن مکانوں کے گرد و نواح گرم و گندم کے ہرے بھرے کھیتوں سے مخملی قالین جیسے سجے نظر آتے ہیں۔ آکسیجن کی کمی کے باعث نیوما کا موسم خشک رہتا ہے۔ اگرچہ سال بھر دن کو کھلی دھوپ رہتی ہے۔ مگر کبھی کبھی موسم میں کوئی رنگ بدل کر وادی کی خوبصورتی میں اور نکھار آتا ہے۔ موسم گرما میں کبھی کبھار ہی تھوڑی بارش ہوتی ہے اور سرما میں بہت کم برف ہوتی ہے۔ آکاش پر جگمگاتے تاروں خاصکر چاندنی راتوں کی روشنی میں نیوما سُنہرا منظر پیش کرتا ہے۔

دریائے سندھ کے کنارے پلانٹیشن نرسری ہے اور جنگلی جانوروں کے جن میں کیانگ (جنگلی گدھے) اور خرگوش شامل ہیں۔ دریا کے کنارے دوڑتے پھرتے ہیں۔ جبکہ بلیک نیک کرین (ریاست جموں و کشمیر کا قومی پرندہ) اور اڑتے بطخ بھی نظر آتے ہیں۔

نیوما کے جنوب مغرب کچالا پہاڑی جو جنوب کی طرف پہاڑ دریائے سندھ کے پار واقع ہے کے درّے میں ندر گاؤں ہے۔ نچوم پہاڑ کے دامن سے گذرنے والی سڑک پر کچالا پُل کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ پُل سے شمال کی طرف آگے سڑک اُپشی لیہہ جانے والی ہے جبکہ پُل کے پار کھلے صحرائی میدان اور پلانٹیشن نرسریوں کے درمیان کسی حد تک قابل آمد و رفت ہے۔ ادھر سے ہی آگے درے میں ندر گاؤں واقع ہے۔ آگے یہ راستہ ساسرلا سے جو کہ سطح سمندر سے ۱۷۰۰۰ فٹ اونچا ہے سے ہو کر چمور جاتا ہے جو کہ ہماچل پردیش کی جانب لداخ کا آخری مقام ہے۔ نیوما وادی سے چمور ۶۰ کلومیٹر دور ہے۔ نیوما کے شمالی مشرق بُلند قامت کھڑے چوپازیہ کوہسار کے دامن میں واقع ہاتھی نما چوٹی زمین سے ۱۷۰۰۰ فٹ اونچی ہے پر قدیم گھمپا بدھ دھرم

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کا علاقائی مرکز رہا ہے۔ نیوما ئڈ اور اندر گاؤں کے لوگ اِدھر مخصوص بودھ تہواروں پر حاضر ہوتے ہیں۔ اس گھمپا میں بھول بھلیاں ہیں۔ قدیم زمانے کے کمرے اور رسوئی خانہ ہے۔ دو جگہوں مہاتما گوتم بدھ اور دوسرے لاماؤں کی مورتیاں موجود ہیں۔ ایک مورتی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ سینکڑوں برس پہلے لاماؤں نے ایک مُسلم بزرگ کے نام پر بھی ایک مورتی بنائی۔ عبدالغنی شیخ ایک مضمون ''میر سید علی ہمدانی اور لداخ'' میں یوں لکھتے ہیں کہ ''شاہ ہمدان سے متعلق لداخی مسلمانوں میں یہ روایت ہے کہ وہ لداخ اور تبت کی سرحد پر واقع ایک مقام مُردے ناغا گئے تھے جہاں خطے کی ترقی اور سلامتی کے لئے انہوں نے دُعا مانگی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اُن کی ہی دُعا کا اثر تھا کہ ۱۹۶۲ء کی ہند چین جنگ میں اس علاقے کو کوئی گرند نہ پہنچی۔ اس علاقے میں نیوما نام کے گاؤں جو آج کل سرحدی علاقہ چنگ تھنگ کا سب ڈویژن کا صدر مقام ہے ایک گُنپہ میں کسی مسلم بزرگ سے وابستہ ایک مورتی ہے جو خاچے لہا یا مُسلم دیوتا کے نام سے مشہور ہے۔ لیہہ کے جانکار مسلمانوں کا کہنا ہے کہ یہ مورتی میر سیّد علی ہمدانیؒ سے گہری عقیدت کے تیئں علاقے کے بودھوں نے نصب کی تھی۔ اسلام بُت پرستی کے خلاف ہے۔ سید علی ہمدانیؒ یا خُدا کے اِس نیک بندے کو جس کی یاد میں یہ مورتی بنائی گئی ہے۔ اس واقعہ کا غالباً علم نہیں ہوگا۔ ورنہ وہ کبھی نہ چاہتے کہ ان کی مورتی بنائی جائے۔

(شیرازہ، شاہ ہمدان نمبر، شائع کلچرل اکیڈمی سرینگر)

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت شاہ ہمدانؒ لیہہ اور شئے میں ٹھہر کر پھر نیوما راستے سے ہی تبت اور چینی ترکستان گئے تھے۔ سارے سب ڈویژن چنگ تھنگ میں مسلمانوں کی کہیں بستی نہیں ہے۔ یعنی نیوما سے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سے تیز ہوا ٹکرا کر ساز کا ماحول چھیڑتا ہے۔ جون سے ستمبر تک اِن مکانوں کے گرد و نواح گرم و گندم کے ہرے بھرے کھیتوں سے مخملی قالین جیسے سجے نظر آتے ہیں۔ آکسیجن کی کمی کے باعث نیوما کا موسم خشک رہتا ہے۔ اگرچہ سال بھر دن کو کھُلی دھوپ رہتی ہے۔ مگر کبھی کبھی موسم میں کوئی رنگ بدل کر وادی کی خوبصورتی میں اور نکھار آتا ہے۔ موسم گرما میں کبھی کھبار ہی تھوڑی بارش ہوتی ہے اور سرما میں بہت کم برف ہوتی ہے۔ آکاش پر جگمگاتے تاروں خاصکر چاندنی راتوں کی روشنی میں نیوما سُنہرا منظر پیش کرتا ہے۔

دریائے سندھ کے کنارے پلانٹیشن نرسری ہے اور جنگلی جانوروں کے جن میں کیانگ (جنگلی گدھے) اور خرگوش شامل ہیں۔ دریا کے کنارے دوڑتے پھرتے ہیں۔ جبکہ بلیک نیک کرین (ریاست جموں وکشمیر کا قومی پرندہ) اور اڑتے بطخ بھی نظر آتے ہیں۔

نیوما کے جنوب مغرب کچالا پہاڑی جو جنوب کی طرف پہاڑ دریائے سندھ کے پار واقع ہے کے درّے میں ندرگاؤں ہے۔ نچوم پہاڑ کے دامن سے گذرنے والی سڑک پر کچالا پُل کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ پُل سے شمال کی طرف آگے سڑک اُپشی لیہہ جانے والی ہے جبکہ پُل کے پار کھُلے صحرائی میدان اور پلانٹیشن نرسریوں کے درمیان کسی حد تک قابل آمد و رفت ہے۔ ادھر سے ہی آگے درے میں ندرگاؤں واقع ہے۔ آگے یہ راستہ ساسرلا سے جو کہ سطح سمندر سے ۷۰۰ افٹ اونچا ہے سے ہو کر چمور جاتا ہے جو کہ ہماچل پردیش کی جانب لداخ کا آخری مقام ہے۔ نیوما وادی سے چمور ۶۰ کلومیٹر دور ہے۔ نیوما کے شمالی مشرق بُلند قامت کھڑے چوپازیہ کوہسار کے دامن میں واقع ہاتھی نما چوٹی زمین سے ۷۰۰ فٹ اونچی ہے پر قدیم گھمپا بدھ دھرم

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کا علاقائی مرکز رہا ہے۔ نیوما مٹھ اور اندر گاؤں کے لوگ اِدھر مخصوص بودھ تہواروں پر حاضر ہوتے ہیں۔ اس گھمپا میں بھول بھلیاں ہیں۔ قدیم زمانے کے کمرے اور رسوئی خانہ ہے۔ دو جگہوں مہاتما گوتم بدھ اور دوسرے لاماؤں کی مورتیاں موموجود ہیں۔ ایک مورتی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ سینکڑوں برس پہلے لاماؤں نے ایک مُسلم بزرگ کے نام پر بھی ایک مورتی بنائی۔ عبدالغنی شیخ ایک مضمون ''میر سید علی ہمدانی اور لداخ'' میں یوں لکھتے ہیں کہ ''شاہ ہمدان سے متعلق لداخی مسلمانوں میں یہ روایت ہے کہ وہ لداخ اور تبّت کی سرحد پر واقع ایک مقام مُردے ناغا گئے تھے جہاں خطّے کی ترقی اور سلامتی کے لئے انہوں نے دُعا مانگی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اُن کی ہی دُعا کا اثر تھا کہ ۱۹۶۲ء کی ہند چین جنگ میں اس علاقے کو کوئی گرند نہ پہنچی۔ اس علاقے میں نیوما نام کے گاؤں جو آج کل سرحدی علاقہ چنگ تھنگ کا سب ڈویژن کا صدر مقام ہے ایک گُنپہ میں کسی مسلم بزرگ سے وابستہ ایک مورتی ہے جو خاچے لہا یا مُسلم دیوتا کے نام سے مشہور ہے۔ لیہہ کے جانکار مسلمانوں کا کہنا ہے کہ یہ مورتی میر سیّد علی ہمدانیؒ سے گہری عقیدت کے تیئں علاقے کے بودھوں نے نصب کی تھی۔ اسلام بُت پرستی کے خلاف ہے۔ سید علی ہمدانیؒ یا خُدا کے اِس نیک بندے کو جس کی یاد میں یہ مورتی بنائی گئی ہے۔ اس واقعہ کا غالباً علم نہیں ہوگا۔ ورنہ وہ کبھی نہ چاہتے کہ ان کی مورتی بنائی جائے۔

(شیرازہ، شاہ ہمدان نمبر، شائع کلچرل اکیڈمی سرینگر)

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت شاہ ہمدانؒ لیہہ اور شئے میں ٹھہر کر پھر نیوما راستے سے ہی تبت اور چینی ترکستان گئے تھے۔ سارے سب ڈویژن چنگ تھنگ میں مسلمانوں کی کہیں بستی نہیں ہے۔ یعنی نیوما سے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ٹھکسے لیہہ تک یعنی ۱۵۲ کلومیٹر تک خاص جانکاری سے راقم کو معلوم ہوا کہ کئی سال پہلے ٹنگسے میں چند گھرانے یا تو ہجرت کر گئے یا بودھی دھرم اختیار کر گئے۔ ایک عورت چوری چھپے لیہہ پہنچ کر اپنا مسلم مذہب برقرار رکھی۔ یہ بھی سُننے میں آیا چشول میں چند مسلم گھرانے نام کے ہیں۔ یہ دونوں مقامات نیوما سے بہت دور ہیں۔

ہاتھی نما چوٹی گھمپا کے ملحقہ ڈھلوان پر تراشیدہ چھوٹے پتھروں سے بنے قلعے کے آثار بھی ہیں جو کھنڈرات کی شکل میں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ راجہ سنگھی نمگیال کے دور میں اِدھر مجرموں کو قید کیا جاتا تھا اور خطرناک مجرموں کو گہرے کنوئیں میں دھکیلا جاتا۔ قلعے کے دامن میں شمال مغرب سے جنوب کی طرف تک دولالی چوٹیوں تک نیوما کا گاؤں پھیلا ہوا ہے۔ اسی چوٹی کے دامن میں درختوں سے گھر کے ایک مکان میں بیس سال قبل تک اسسٹنٹ کمشنر کا دفتر ہوا کرتا۔ اِسی کے ساتھ گاؤں کا کمیونٹی ہال خستہ حالت میں ہے۔ دامن میں نصب کئے گئے واٹر پمپ سے نلوں کے ذریعے اوپر چوٹی گھمپا تک پانی پہنچانے کا انتظام ہے۔ لیہہ سے آئی ہوئی سڑک نہ صرف نیوما کے مین چوک تک ٹائر میکڈم ہے بلکہ یہ سڑک گاؤں کے بیچ برابر اس چوٹی سے گھوم کر مشرق جانب اس کے دامنے تک تعمیر کی گئی ہے ادھر مانے دیوار دور تک جنوب جانب اور دوسری شمال جانب جن پر رنگ برنگی چکور پتھر بکھرے ہیں ان پتھروں پر بودھی تعلیم تبتی زبان میں کَندہ ہے۔ اس کے پیچھے بُلند قامت چو پاز یہ پہاڑ سلسلہ مشرق سے لے کر جنوب مشرق تک ایک دیوار کی صورت میں کھڑا ہے۔ اِدھر سے پہاڑ کے پرے مُد جانے کا پہاڑی راستہ ہے۔ جنوب جانب اُونچی چوٹی کے ساتھ (دارچین رنگ) کی دو چوٹیاں کھڑی ہیں ان کی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مشابہت عورت کے دو پستانوں مانند ہے۔ کئی لداخیوں نے اس بات کی گوشنا کی کہ ان ہی دو چوٹیوں کی مشابہت پر گاؤں پر قدیم زمانے سے بنوما نام پڑ گیا ہے اور یہی وجہ تسمیہ ہے۔ آن کو نیوما رے (نیوما پہاڑ) کہتے ہیں لداخی میں نیوما یا نوما کا مطلب پستان ہے۔ اس پہاڑ کو سپٹا Sapta بھی کہتے ہیں۔ ہاتھی نما چوٹی کے علاوہ اس چوٹی پر لوسر تہوار کی راتوں کو تیل کے دئے جلائے جاتے ہیں۔ اس طرح نیلے آکاش پر ٹمٹماتے تارے اور پہاڑوں پر تیز ہوا میں جلتے یہ دیئے وادیٔ نیوما کی راتوں کو کافی حُسن نکھارتے ہیں۔ یہ نظارہ دِل کو لبھاتا ہے۔ جس کا مشاہدہ راقم نے کیا ہے۔

چو پاز یہ پہاڑی سلسلے اور شمال جانب ڈولنسر پہاڑی سلسلے کے درمیان جگہ میں پھوہ ایک نالے کے کنارے بسا ہے۔ آٹھ گھرانوں کی یہ بستی نیوما کی ایک پتی ہے۔ آگے شمال مشرق یہ ایک درے کی صورت میں ایک طرح ٹریکنگ روٹ ہے۔ ایک لاما نے بتایا کہ اوپر جنگ تھنگ کا راستہ ہے۔ پیدل یا گھوڑے پر چھوٹے لمنگ جھیل سے ہو کر ایک دن میں چشول کا سفر طے ہو سکتا ہے۔ گلیشر سے آئی ندی ہاتھی نما چوٹی کے دامن شمال جانب دو حصوں میں بٹتی ہے۔ ایک حصہ تبتی رفیوجی کالونی کی طرف جاتی ہے اور دوسرا حصہ نیوما گاؤں کے بیچ سے گذر کر آگے بس اڈے کے جنوب طرف جس کے کنارے سڑک جاتی ہے۔ پھر پلانٹیشن نرسری میں سے گذرتی ہے۔ گاؤں کے کھیت کھلیانوں کو پانی کی نالیوں سے جہاں جون سے ستمبر تک سیراب کیا جاتا ہے۔ اکتوبر سے اپریل مئی تک بالکل جم جاتی ہے۔ اس دوران بچے اور بڑے بھی سکٹنگ کھیلتے ہیں۔ اس ندی پر قدیم زمانے سے آٹھ گھراٹ ہیں۔ جن میں اناج پھسا جاتا ہے۔ پیدل چلنے کے چھوٹے پُل کے علاوہ بس اڈے اور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پلانٹیشن نرسری کے نزدیک دو پُلوں پر ٹریفک چل سکتا ہے۔

دُونسر پہاڑ کا دامن دو کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے جس کے دامن میں تبتی رفیوجی کالونی ہے۔ شمالی مغرب یہ کٹا ہوا لگتا ہے۔ پہاڑی درے سے تگلنگ کے میدان کا راستہ ہے جہاں نیوما کے لوگ مال مویشی گھاس چرنے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ دولنسر کا مطلب ہے پیلا اور یہ تہہ دار پہاڑ اِسی رنگ کا ہے۔ مغرب کا پہاڑ کا رنگ نیوما پہاڑ کی طرح ہلکے لال رنگ یعنی بینگن رنگ سے ملتا جُلتا ہے۔ اس کے دامن میں جرنیلی سڑک گذرتی ہے اور ایک طرف ہائر سیکنڈری سکول کمپلیکس، زیر تعمیر وسیع وعریض سکول ہوسٹل عمارت اور آل انڈیا ریڈیو کا ریلے سنٹر موجود ہے۔ دامن سے اس پہاڑ پر چڑھنے میں ۴۵ منٹ لگتے ہیں۔ ہند چین جنگ کے وقت سے اِدھر فوج تعینات رہی اور اب تیس سالوں سے وہ بینکر خالی پڑے ہیں۔ اس پہاڑ کے اوپر وادیٔ نیوما کی آغوش سے گذرتے نالہ سندھ بالکل سامنے ہے اور پہاڑی سلسلے وادی کی خوبصورتی میں اور رنگ بھرتے ہیں۔ اس جگہ راقم صرف ایک بار ایم ایل کول اور نمگیال کے ساتھ گیا ہوں۔

نیوما پہاڑی کے دامن سے جرنیلی سڑک لوما کو جاتی ہے۔ اس کے پار کھُلا صحرائی میدان دریائے سندھ تک پھیلا ہوا ہے۔ ۲۰۰۳ء میں ہیلی پیڈ مکمل کیا گیا۔ دور دور تک آرمی کے بنکر قصہ پارینہ بن چکے ہیں۔ ۱۹۸۲ء میں فوجی چھاونی کی وجہ سے۔

۱۹۴۷ء تک لداخ آنے کے لئے مُلکی اور غیر ملکی سیاحوں کو اجازت نامہ لینا پڑتا تھا پھر سارے لداخ کو سیاحت کے لئے ممنوع قرار دیا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں وزیر اعلیٰ جموں وکشمیر لداخ سید میر قاسم نے اس پابندی کو ہٹا دیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تو غیر ملکی سیاحوں کا لداخ آنا جانا پھر سے شروع ہوا تاہم چنگ تھنگ سب ڈویژن اسی پابندی کے زمرے میں تاایں دم برقرار ہے ماسوائے دو جھیلوں جھومرے اور پنگوک خصوصی اجازت نامہ کے بعد ہی گاڑیوں کی رجسٹریشن کے وقت کاروبار کیری اور ماہی پُل پر سواریوں پر نظر گذر رکھی جاتی ہے۔ اُس جگہ سے تعینات سرکاری ملازمین اور نیوما کے باشندے ہی آسکتے ہیں۔ مختلف پروجیکٹوں پر کام کرنے والے کاریگروں اور مزدوروں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لداخ کے اجازت نامہ لینے سے ہی نیوما میں داخلہ ملتا ہے۔

۱۹۴۷ء سے پہلے ہی چنگ تھنگ میں غیر ملکی سیاح کبھی کبھار آچکے ہیں۔ کئی نے اپنے سفرناموں میں نیوما کے آس پاس کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ۱۸۷۵ء میں لکھی گئی ایک کتاب کے مصنّف Mr. Frodericolrew یوں اظہار کرتے ہیں۔ After passing over several miles of these stony tracks come to where there are two or three small villages whcih are the highest Indus valley. The villages are three. On the left bank is Nidder in a narrow that comes down from the south, it has three houses only on the right bank Nimu at twelve houses and Mud at ten. Nimu is about 14000 feet above sea level it shaves a tast of brought grim at the edge of great stony expances nacked bary and peas are sown here. But only the farmers repines of trees. There

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

are few large willows of great age.

نیو ما میں کچھ ایسے بھاری بھر کم جھاڑی نما درختان بھی آنگنوں میں نظر آتے ہیں۔ جن کو Untouchable کہا جاتا ہے ان کو چھونا منع ہے۔ لداخی لوگ ایسے درختوں سے ٹہنی کیا پتا نہیں کاٹ سکتے ہیں۔ مذہبی نوعیت کے پیڑ سینکڑوں برس کے ہیں۔ خاص اہمیت کے حامل۔

نیو ما کی مین چوک پر سڑک کافی کھلی ہے اور سرکاری دفاتر اور کوارٹروں کے بیچوں بیچ سرکل روڈ ٹائر میکڈم والا ہے۔ شمال جانب آڈٹورم ہال کے سامنے گذرتا ہوا یہ راستہ اب تبتی کالونی تک سڑک کی صورت میں نظر آتا ہے۔ وہیں اگریکلچرل کمپلیکس اور انڈور سٹیڈیم کے آگے ایک سڑک مغرب جانب جرنیل سڑک کے ساتھ دوسری سڑک جڑتی ہے۔ مین چوک سے بڑی سڑک ٹیلی ویژن ریلے سنٹر، ہسپتال، پولیس سٹیشن اور سولر پلانٹ کے سامنے نئے زیر تعمیر سب ڈسٹرکٹ ہسپتال کمپلکس کے پاس لیہہ سے آنے والی سڑک کے ساتھ جُڑتی ہے۔ یہ سڑک آگے انلے اور دمچوک جاتی ہے۔ مین چوک سے اِس سڑک کے بائیں جانب جو اُوپر سے نالہ آتا ہے اس کے پار ہسپتال سے آگے ۳۳/۱ ایکڑ رقبے پر پھیلی ہوئی پلانٹیشن نرسری کا کام ۱۹۶۴ء سے شروع ہوا۔ اب ہر سو ہریالی چھائی ہوئی ہے۔ ۲۰ ہزار لمبے، موٹے، چھوٹے پیڑوں کی موجودگی ہوتا ہے قوس قزاح کا منظر پیش کرتی ہے۔ جون سے ستمبر تک صحرا میں جنگل کئی پکنک سیر سپاٹے منائے جاتے ہیں۔ فارسٹ ریسٹ ہاؤس دورۂ چنگ تھنگ پر آئے۔ سرکاری شخصیات کے قیام میں کافی سہلیات کا حامل ہے۔ اسی جگہ میں وائلڈ لائف کا بھی دفتر ہے۔ پولیس سٹیشن کے پچھواڑے فوٹانگ کمپلکس کے سامنے بھی ایک چھوٹی نرسری کا تجربہ ہو رہا ہے۔ وہیں ہاتھی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نما چوٹی اور چوپاز یہ پہاڑی سلسلے کے درمیان بھی نرسری چالو کی گئی ہے۔

نیوما مین چوک کے ساتھ ہی سرکاری دفاتر، کانفرنس ہال اور ڈاک بنگلہ سرکل روڑ کے ساتھ جڑا ہے۔ مین چوک سے پُل پار جہاں مشرق جانب گھوم کر ٹائر میکڈم سڑک ہاتھی چوٹی کے دامن تک وسیع کی گئی ہے، وہیں جنوب جانب ٹرائبل ہوسٹل کو جانے والی رابطہ سڑک گاؤں کے درمیان سے گذر کر آگے پلانٹیشن نرسری کے جنوب طرف نیوما پہاڑ کے دامن سے تھوڑا آگے جرنیلی سڑک کے ساتھ ملتی ہے۔ پھر سب ڈسٹرکٹ ہسپتال موڑ پر سڑک رُکتی ہے۔ یعنی تین سڑکوں کا سنگم ہے۔ یعنی سڑک کے جنوب مغرب کنارے نیا پٹرول پمپ، آر اینڈ بی کے نئے کواٹر اور دیگر سرکاری تعمیرات کھڑی ہیں۔ اسی موڑ پر جنرل ریزرو انجینئرنگ فورس DREF کی طرف سے مائل ستون پر لیہہ کی مسافت لکھی ہوئی ہے یعنی ۱۸۲ کلومیٹر۔

ہاتھی نما چوٹی کے مشرقی دامن میں پتھروں سے جو جگہ اب بھی محفوظ نظر آتی ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ قدیم زمانے میں قلعہ کے فوجی جرنیلوں کے گھوڑوں کے لئے یہ مخصوص تھی۔ جہاں تک اسی جگہ سفید رنگ کئے گئے ستوپا نظر آتے ہیں جن کے اندر نقش نگاری اس بات کا ثبوت ہے کہ ہاتھی نما چوٹی کے اوپر بودھ گھمپا قدیم زمانے سے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ بودھ گھمپا تک چڑھنے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک ان ہی ستوپا کے آگے اور دوسرا سڑک کے ساتھ جڑا ہوا چٹانوں کو کاٹ کر بنایا گیا راستہ۔ جہاں چوٹی کے دامن میں مانے دیوار ہے وہیں اس قسم کی دیوار ہائر سیکنڈری سکول کے آگے جرنیلی سڑک کے کنارے بھی ہے اور دوسری جگہوں پر بھی۔

چنگ تھنگ اعلیٰ کوالٹی کا پشمینہ پیدا کرنے میں مقبول عام ہے اور بھیڑ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

بکریوں اور یاکوں کی بڑی تعداد لداخ کے اسی وسیع و عریض حصے میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ مال مویشی ہی چنگ تھنگ کی آمدن کا بڑا ذریعہ ہے۔ بے شمار چراگاہوں میں چنگپاز Sheeps گڈریئے پھرتے رہتے ہیں۔ موسم گرما کے دوران دریائے سندھ کنارے بھیڑ بکریوں کے ریوڑ وادیٔ نیوما سے ہو کر آگے مدلوما کھریل اور ڈونگٹی چلے جاتے ہیں۔ وادیٔ نیوما کی خوبصورتی میں جانوروں کی نقل و حرکت سے اور اضافہ ہوتا ہے۔ نیوما کے ایک باشندے نے صاحب کتاب کے ساتھ غیرت سے بات کی کہ نیوما کے لوگ چنگباز نہیں ہیں، مذکور لوما وغیرہ کے مگر راقم اس طرح اتفاق کرتا ہے کہ یہ گڈریئے نہیں ہے۔ مگر چنگباز کے ساتھ نزدیک میں شکل وصورت سے نیوما کے لوگ لداخی لگتے ہیں اور وہی رہن سہن اختیار کرتے ہیں۔ ان کے رسومات چاہئے بچوں کی پیدائش، شادی تقریب اور مرتی کے طور طریقے ہوں لداخ کے ہی ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ اگرچہ سب ڈویژن چنگ تھنگ تبت کے قریب ہے مگر ان کی سماجی زندگی میں لداخی اثرات ہیں۔ سادہ لوح اور خوش مزاج ہیں۔ تمدنی سماجی اور سرکاری تقریبات کے علاوہ بودھی دھرم مجلسوں میں بڑھ چڑھ کر حصے لیتے ہیں۔ مرد و عورتیں خوشی خوشی گاتے اور ناچتے ہیں۔ بودھ پورنیا، لوسر اور دیگر تہوار اُسی طریقے سے مناتے ہیں جس طرح کہ لداخ کے دوسرے مقامات پر۔ امن کے ماحول میں نیوما کے لوگ آپس میں پیار و یگانگت سے رہتے ہیں اور کبھی بھی کوئی ناچاقی اور ہنگامہ نہ ہونا ان کی شرافت میں داخل ہے۔ سب لوگ بودھ دھرم کے پیروکار ہیں اور گاؤں کے لوگ لداخی زبان اور تبتی کالونی کے مکین تبتی زبان بولتے ہیں۔ نیوما کا لداخی نام نوما اور تبتی میں Nyo-Ma ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سب ڈویژن چنگ تھنگ کے مرکز کی بناء پر اِدھر چہل پہل یقینی ہے۔ لداخ ہل ڈیولپمنٹ کونسل کے اراکین اور ضلع انتظامیہ کی مشینری کے آفیسران کے چنگ تھنگ کے دورے کی وجہ سے اِدھر آنا جانا رہتا ہے۔ موسم گرما کے دوران چہل پہل میں اور اضافہ ہوتا ہے۔

ایک ادھیڑ عمر کے سرکاری ملازم نے بتایا کہ پہلے اتنا ترقی نہیں تھا۔ جتنا آج ہے۔ چار پانچ دفاتر اور ایک مڈل سکول تھا۔ اسطرح بیس سال قبل کے نیوما اور آج کے موازنہ کر کے لگتا ہے کہ اِدھر کافی تبدیلی آئی ہے۔ تعلیمی کافی اقتصادی تعمیر و ترقی ہو چکی ہے۔

۱۹۹۵ء سے دس برس کے دوران نیوما وادی میں بارڈر رائر یا ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت ۲۰ کروڑ کے مصارف سے کئی عمارتیں اور پروجیکٹ تکمیل پذیر ہوئے جن میں آڈٹوریم ہال، انڈور سٹیڈیم، زرعی کمپلکس، آفیسرس، کلب، سولر پلانٹ کے علاوہ کانفرنس ہال اور ہائر سیکنڈری سکول کمپلکس چالو ہے۔ سرکاری کواٹروں کے عقب میں واقع ایک وسیع رقبے پر فوٹا نگ میں تعمیرات اگر چہ رضا کار کالی چکرا تنظیم کی زیر نگرانی ہوئی مگر بیشتر رقومات سرکار کے مختلف مدوں کے تحت الاٹ ہو گئی۔ سب ڈسٹرکٹ ہسپتال اور طلبہ کے لئے ہوسٹل بلڈنگ بھی شامل ہے۔

تعمیر و ترقی کی بدولت نیوما وادیٔ کے خدوخال میں جدیدیت کا رنگ بکھرتا جا رہا ہے اس طرح اس کے قدرتی حُسن میں اور نکھار آنے لگا ہے۔

قدرت کے بھی سات رنگ اور ان کے بھی ایک رضا کار اہلکار نے بتایا کہ:

۱۹۶۲ء کی ہند چین جنگ کے وقت چنگ تھنگ کا مرکز چشول ایک میدانِ جنگ میں تبدیل ہو گیا۔ پھر کچھ عرصہ ریاستی اور مرکزی دفاتر چا تھانگ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

منتقل ہوئے۔ مگر تاریخی اعتبار کے علاوہ وسیع جگہ کے باعث چنگ تھنگ کا ہیڈ کواٹر نیوما تبدیل کیا گیا۔ آہستہ آہستہ ریاستی سرکار کے کئی دفاتر اِدھر کھولے گئے اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے بھی اِدھر اپنی ایجنسیاں لائیں۔ اس وقت نیوما میں یہ دفاتر کام کرر ہے ہیں۔

(۱) ایس ڈی ایم (۲) ایگزیکٹو انجینئر آر اینڈ بی سپیشل سب ڈویژن (۳) تحصیل اِنفارمیشن سنٹر (۴) جوڈیشنل مجسٹریٹ (رجسٹرار سب جج) (۵) بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (۶) بلاک میڈیکل آفیسر (۷) اسسٹنٹ ڈائریکٹر پشمینہ ڈیولپمنٹ (۸) رینج آفیسر فارسٹ سب ڈویژن (۹) رینج آفیسر وائلڈ لائف چنگ تھنگ (۱۰) زونل ایجوکیشن آفیسر (۱۱) اسسٹنٹ رجسٹرار کواپریٹو (۱۲) اسسٹنٹ اگریکلچر ایکسٹینشن دفتر (۱۳) پروجیکٹ آفیسر چائلڈ ڈیولپمنٹ (۱۴) وارڈن ٹرائپل ہوسٹل (۱۵) بارڈر لائبریری (۱۶) سب ٹریجری (۱۷) جموں وکشمیر بنک (۱۸) فوڈ سپلائز دفتر (۱۹) اینمل ھسبنڈری زون دفتر (۲۰) جونیئر انجینئر پاور ڈیولپمنٹ (۲۱) سولر پلانٹ دفتر (۲۲) ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول (۲۳) فشریز انسپکٹر۔

اس کے علاوہ مرکزی سرکار کے یہ دفاتر بھی کام کرتے ہیں۔

(۱) آئی ٹی بی ایف کا کمانڈنگ دفتر چنگ تھنگ (۲) گریف کا برانچ (۳) ٹیلیفون ایکسچینج (۴) سپرانٹنڈنٹ آف کسٹم (۵) دوردرشن ریلے سنٹر (۶) آل انڈیا ریڈیو کا ریلے سنٹر (۷) کیندریا ودھیالہ سکول

اے نیوما تم کو میرا آخری سلام
۳۳ سال ہو کے بھی تمہارے خدوخال آنکھوں میں سمائے ہوئے ہیں۔

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

موم کا پتھر

رحمت ہم مانگتے رہے اللہ سے کوئی خطا کر بیٹھے
دو آنکھوں سے دیکھنا مقصود تھا، کونا قصور کر بیٹھے

خدا کے سامنے آنسو بہانا فطرت ٹھہری اِدھر
محفلوں میں یوں ہی ہنس ہنس کر کُچھ سجا کر بیٹھے

تنہائی کا عالم وہی جانتے ہیں، جن پر گزرتی ہے
اُجالے راس تو آئے، اندھیروں کو گھائل کر بیٹھے

شمع جب جل اُٹھی، تبھی تو پروانہ بھی جلنے لگا
بتاؤ! شمع نہ جل جائے پروانہ کیا کر بیٹھے

نیچی نظریں کر کے مُسکرانا اور گنگُنانا عادت ہوگی
یہ نسوانی چال ہے یا کوئی خاموش پریم کر بیٹھے

موم کا پتھر پگھلتا ہے، طاقت نہیں چٹان جیسی
دیکھو[1] کو تھکو[2] میں کون کیسے مِلاوٹ کر بیٹھے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میرا پیمانہ اِخلاص سے پُر تھا اِدھر بھی
نہ جانے کِس کی نظر لگی، چُپ کر بیٹھے

پہچاننا بڑی مشکل ہی اپنوں کو بھی زمانے میں
حُسن کو عشق سے لگاؤ تو کون یوں ہی کر بیٹھے

مشک[۳] چہرے کو میلونگ[۴] ننگ[۵] سمجھ لیا میں نے
دتیا[۶] کہہ رہا ہے[۷] دیکو سے چسپا[۸] کیوں کر بیٹھے

تقدیر کے آگے تدبیر کے ہی پَر جلتے ہیں
تو کیوں تدبیروں سے ستاروں کا مِلن کر بیٹھے

کوئی محرمِ راز نہیں اصلیت کچھ اور ہے یارو
دھڑکنوں کے طوفان کو دَبا دَبا کر خاموش کر بیٹھے

غفلت آتی جاتی ہے دُنیا جو فانی ٹھہری
--- سے آنکھیں بدل کر کون لکشمی بن کر بیٹھے

بُربادِ صحت کے شکر میں جشن منانا ضروری تھا
ایسے بیمارِ دل سے تو اب کیا سلوک کر بیٹھے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نیوما کے تیز ہوا اور کڑاکے سردی کا کیا پُوچھنا
اپریل کے ابتداء ہی سے اِسکا استقبال کر بیٹھے

مَن کے آمنے سامنے اِشاروں میں کھُل گئے
گیت گائے پتھروں نے ہم دو تو ہی مُسکرا کر بیٹھے

دَر و جگر جگایا جس کے بھی چھُپے اِشاروں نے
پردیس میں تب اُسے دیکھ کر شاعری کر بیٹھے

ہم تو ٹھہرے پردیسی کِس کو وطن کا اِنتظار ہے
شکوہ نہیں ڈر نہیں جی جی کر قسمت کیا کر بیٹھے

تڑپنا اور مچلنا اور آہیں بھرنا مُسکان سے کھیل نہیں
ہم تو شرافت سے ہی تیری اصلیت معلوم کر بیٹھے

اُوما[9] اور چھُوہ[10] سے لگاؤ ہے حمید کو بچپن سے
اگے کو نیوما سے کون کیسے غلط فہمی سمجھ کر بیٹھے

□□□

۱۵ راگست ۲۰۰۲ء کو لداخ کے دُور اُفتادہ سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر نیوما پر منعقدہ ایک قومی تقریب پر فرمائش پر سُنایا گیا۔ اس غزل کو کافی پسند کیا گیا۔

۱:غم، ۲:خوشی، ۳:پھول، ۴:آئینہ، ۵:دل، ۶: ، ۷:غم، ۸:محبت، ۹:دودھ، ۱۰:پانی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سب ڈویژن چنگ تھنگ
ایک نظر میں

واقعہ:

33,79 اور 34,77 ڈگری کے درمیان مشرقی عرض بلد اور 78 اور 79 ڈگری کے درمیان شمالی طول بلد میں واقع ہے۔

حدود اربعہ:

شمال و مشرق سے لے کر جنوب مشرق جانب تبت و چین، جنوب کی طرف ہماچل پردیش مغرب میں بلاک کھارو و لیہہ اور شمال مغرب میں بلاک نوبرا واقع ہے۔

بلندی:

سطح سمندر سے 13 ہزار فٹ سے لے کر 17 ہزار فٹ تک اور کچھ درے اور چوٹیاں اس سے بھی اونچی ہیں۔

درجہ حرارت:

جون سے ستمبر تک عموماً زیادہ ۲۵ ڈگری رہتا ہے۔ اکتوبر سے راتوں کو درجہ حرارت گرتا ہے۔ موسم سرما میں راتوں کو ۱۰ اصفر درجہ سے ۶۰ صفر درجہ حرارت تک گر جاتا ہے۔

موسمی حالات:

دن کو کھلی دھوپ نکلتی ہے مگر تیز و تند ہوائیں چلتی ہیں کہیں جون میں بھی برف ہوتی ہے۔ اسی مہینے بہار آتا ہے اور درختوں پر پتے نکلتے شروع ۶ فٹ اور بارش ۴۰ ملی میٹر۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جغرافیائی رقبہ:

22266,56 مربع کلومیٹر (پوری ریاست میں سب سے بڑا سب ڈویژن)۔

بلاک نیوما: 1960,69 مربع کلومیٹر

بلاک دربگ: 2658,87 مربع کلومیٹر

سب ڈویژنل ہیڈ کواٹر: نیوما

بلاک ہیڈ کواٹر: نیوما اور ٹنگسے

نیابت سرکل: ٹنگسے

پنچایت حلقے: نیوما ۱۱ ٹنگسے

آر اینڈ بی سب ڈویژن: نیوما

تحصیل انفارمیشن سنٹر: نیوما

سب ٹریجری: نیوما اور ٹنگسے

جموں و کشمیر بنک شاخیں: نیوما، کیری اور ٹنگسے

پٹواری حلقے: ۱۲

تعداد دیہات: نیوما ۱۸ اور بگ ۶

پتیاں: نیوما ۱۶ اُور بگ 18

آبادی: ۱۴۲۰۰ نفوس (ستمبر ۲۰۰۱)

بلاک نیوما ۹۵۷۸ نفوس

بلاک در بگ ۴۶۲۲ نفوس

اس کے علاوہ دونوں بلاکوں میں ۵ ہزار تبتی رفیوجی ہیں۔

تعداد سکول: ۵۸ معہ ۵ ہائی سکول

تعداد ہسپتال: ۳۹ معہ ۳ پرائمری ہیلتھ سنٹر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شیپ ایکٹنشن سنٹر: ۲۳ معہ پشمینہ گوٹ فارم کھر یل

بھیڑ بکریوں کی تعداد: ۳۱۲۶۹۷ [سروے ۲۰۰۳)

بلاک نیوما ۲۳۶۴۴۷ [سروے ۲۰۰۴]

بلاک در بگ ۷۶۲۵۰

[کل بھیڑ ۱۰۳۳۸۳، کل بکریاں ۱۹۹۴۶۴]

سالانہ پیداوار اُون: بلاک نیوما ۶۷۵۱۰ کلوگرام

بلاک در بگ

پشمینہ: بلاک نیوما ۲۵۹۸۹ کلوگرام

بلاک دُر بگ

گوشت: بلاک نیوما ۳۸۶۹۲۲ کلوگرام

بلاک در بگ

مویشیوں کی تعداد: گائے وبیل ۵۷۳۰ گھوڑے ۳۴۱۵

یاک ۸۷۱۸ گدھے ۱۰۷۳

جنگلی جانور: کیانگ (جنگلی گدھے)

لومڑی — ہرن

برفانی چیتے — جنگلی بکریاں

شاہ طوس بکریاں — جنگلی یاک

پرندے بلیک نیک کریں

پلانٹیشن نرسریاں:

۷۳ نرسریوں کا پھیلاؤ ۳۴۴ ہیکٹر وایکٹر رقبہ ہے۔ جن میں ۱۳ لاکھ ۵۶ ہزار سفید، بید اور امبوجا کے درخت اور پودے نصب کئے جا چکے ہیں۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

صحرائی ترقیاتی سکیم:

۵ لاکھ ۵ ہزار پودے نصب کئے گئے ہیں۔

واٹرشیڈ پروگرام:

۱۶ نرسریوں کا پھیلاؤ ۱۶۷ ہیکٹر اراضی پر ہے جن پر پودے نصب کئے گئے۔

ادویاتی پلانٹیشن نرسری:

وادی سندھ کے مغربی کنارے کچالا پہاڑی کے دامن میں ۱۲۲ ایکڑ اراضی پر مختلف ادویاتی پودے لگانے کا تجربہ کیا گیا ہے۔

چراگاہیں:

ڈونگٹی وادی میں سب سے بڑی سکاک جونگ کھریل کا میدان، ننگا زونگ، سکنگ، پوکا، نورچن فارم۔

دریا:

دریائے سندھ جس کا منبع تبت میں واقع کیلاش پربت ہے یہ دریا دمچوک سے لے کر وادیٔ نیوما سے گذر کر آگے لکچے پھر اُپشی زنک تقریباً ۳۰۰ کلومیٹر نیوما بلاک میں گذرتا ہے۔ دوسرا دریا بلاک در بک میں کوہ قراقرام سلسلہ سے شیوک نام کا آگے نوبرا وادیٔ کی طرف بڑھتا ہے۔ تیسرا دریا انلے سے آکر لوما ئیل کے پاس سندھ میں ملتا ہے۔

کمانڈ ائریا آبپاشی نہریں:

نیوما بلاک میں کل لمبائی ۳۶۰۴ کلومیٹر جبکہ در بگ بلاک میں ایسی نہروں کی لمبائی ۱۳۲۷ کلومیٹر ہے سب سے لمبی نہر ٹھاروک نہر ہے جو 1148 کلومیٹر ہے۔ دوسری لمبی نہر ٹھانگری تھانگ انلے ہے جس کی لمبائی 812 کلومیٹر ہے اور تیسری بڑی نہر اور ۷۹۱ کلومیٹر چُما تھانگ ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جھیل:

سات (پنگوک، چھموریری، یایا، رلمن گ، نمکین جھیل، چھوکر۔

سڑکوں کی لمبائی:

۱۲۰۰ کلومیٹر اس میں سے ۶۲۵ کلومیٹر مسافت کی ۱۳۱ بڑی و چھوٹی سڑکیں روڈس بلڈنگس نیوما کی زیر نگرانی ہیں۔

گرم چشمے:

چُماتھانگ، صمدو، پوگا وادی، چشول دچوک۔

برانچ پوسٹ آفس:

۷ (نیوما۔کیری۔گُنگیام۔ھمیا۔چُماتھانگ ٹنگسے۔چشول)

ٹیلیفون ایکسچینج: نیوما

اہم راستے:

۱۔اُپشی سے نیوما سڑک : ۱۳۳ کلومیٹر

۲۔ماہی سے کرزوک : ۵۷ کلومیٹر

۳۔ماہی پُل سے کروزک : ۵۷ کلومیٹر کے حصے میں

(اس راستے صمدو، تھرسنگ جھیل اور چھوریرے جھیل آتا ہے)

۴۔اُپشی سے سرچو: ۲۲۰ کلومیٹر

۵۔اُپشی سے سرچو (منالی جنرل سڑک): ۲۲۰ کلومیٹر

(اس سڑک پر میرو، گئے، رُمستی، ٹنگلن گا درہ اور سرچو تک لداخ کا حصہ ہے)

۶۔سرچو سے صمدو : ۱۲۰ کلومیٹر

۷۔صمدو کالونی سے سرچو (منالی سڑک): ۱۲۰ کلومیٹر

(پوگا وادی، تھکجے گھمپا، چھوکر جھیل، کھرناک اور صمدروچن آتا ہے)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

۸۔ نیوما سے انلے	:	۸۰ کلومیٹر
۹۔ لوما سے انلے	:	۶۰ کلومیٹر
۱۰۔ لوما سے دیچوک	:	۱۲۱ کلومیٹر
۱۱۔ لوما سے چشول	:	۷۶ کلومیٹر
۱۲۔ چشول سے فویرانگ	:	۷۰ کلومیٹر
۱۳۔ چشول سے ٹنگسے	:	۷۰ کلومیٹر
۱۴۔ ٹنگسے سے شیوک	:	۳۵ کلومیٹر
۱۵۔ ٹنگسے سے کارو	:	۸۰ کلومیٹر
۱۶۔ کچالاپل سے چمور	:	۶۰ کلومیٹر

لداخ کا مشرقی جنوبی حصہ چنگ تھنگ پر مشتمل ہے۔ یہ تبت کے مغرب میں واقع ہے۔ چنگ تھنگ کے معنی تبتی زبان میں شمالی میدان Northern Plain ہے۔ چنگ تھنگ کے متعلق ایک لداخی مُصنّف اُسے The Great Plains of Ladakh پکار کر لکھتا ہے۔

The reason of this northern plain namely is that these plateaux of south eastern ladakh do in fad from a continuum white Tibets vast northern plain. In this region the lofty Zanaskar and Ladakh ranges enfold a complex system of ridges and valleys repshu, Kharnakh, Hanle and Khoyal South of the Indus and Chushul and Durbuk to its north. At an average of 5000 meters the altitude is too great to allow successful agriculture and the sporse local population known as changpa make a precariou living hearing floks of sheep poshmina goats and yak, moving from posture to pasture on a well-thoughtout system.

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ضلع لیہہ کے متعلق کچھ جانکاری

۲۰۰۵ء کے مطابق

جغرافیائی رقبہ ۸۲۶۶۵ مربع کلومیٹر

اس میں سے مشرق شمال طرف ملک چین نے ۳۷۵۵۵ مربع کلومیٹر کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔

زمینی رقبہ	:	۴۵۱۶۷ سیکٹر
مختلف درختان	:	۶۶۱۶۰
جنگلات کے رقبہ	:	۲.۹ مربع کلومیٹر
دیہات ریکارڈ	:	۱۱۳
بلاک	:	۶ نیوما دربگ کھلسی کھارونو برالیہہ
ڈاک خانے	:	۵۵ بشمول ہیڈ پوسٹ آفس لیہہ
ٹیلگراف سنٹر	:	۱
بینک شاخیں	:	۱۵
آبادی	:	۱۱۷۲۳۲ (مرد: ۶۴۳۰۶، خواتین: ۵۲۹۲۶)
مویشیوں کی تعداد	:	۵۰۴۱۴
بھیڑوں کی تعداد	:	۱۵۶۵۸۱
بکریوں کی تعداد	:	۲۴۴۲۴۳ یعنی ۱۵۶۴۹۳ پشمیہ بکریوں سمیت
پولٹری جانور	:	۷۵۴۷

❖❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کشمیری آزاد نظم

لداخ میں قیام کے دوران راقم نے کل ۱۲ نظم کشمیری زبان میں تحریر کئے جبکہ اُردو میں ۴۰ کے قریب۔ شاعری کی نہیں جاتی ہے آجاتی ہے اس کا بخوبی اندازہ لداخ میں ہی ہوا۔ راقم ایک مضمون نگار نثر نگار سے جانا جاتا رہا پھر بھی شاعری اُبل پڑی۔ کشمیری میں لکھِا میری پہلی نظم ہے جو میرے آنے کے بعد صرف ایک ماہ بعد ضبط تحریر میں آیا۔

بالہ تھونگین گُن نظراہ تراوِتھ
سورمہ گاش زن باسان وِٹس گوٗمت
شامہ ژھایو گاش یکدم نو نگلاوٗ
مخمل انہ گوٹ گوزن نُون
شام غم کو تاہ کریوٗتھ پیو
نب چھُ صاف تہ تارکھ پریزلان
زونہ گاشش بیوٗتھ اوٗبر ژروٹ
بےقراری ہیٚند آلو ہٹس منز بند گوٗمت
ریشمی رومال گیہ روٹہ
دونوے ژھوپہ کرتھی
شامہ پیٹھ فون کرنک بہانہ گوفوت
سُہ آہینہ ونہ کیا
کیازہ چھُس پگاہ نیرن تہ یُن رتی واپس

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Changing Development in Nyoma

By Hamid-ullah Hamid

Nyoma is connected with Leh by macadamized and also from chasool side it is macadamized 45 kms up Tsege. TC buses two private buses running from Leh in a week here. Further two bus services Leh to Anlay and Koyodul also runs through Nyoma Valley. The H.Q. is connected with circular road from Indus Bank to TR colony, Auditorium Hall Govt. Quarter, Bus stand and village.

PWD Dak Banglow and forest rest houses has been constructed here to staying V.I.P's on the tour to Nyoma block. The accommodation facilities have been provided to the officers employees of various department already as 50 Government quarters have been allotted constructed during the two decades. Nyoma bazaar is having one dozen shops including cooperative consumer store for supplying essential commodities to the public. Further a

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ration store of food supplies keeps available rice, flour, salts and K.Oil to the consumers. The gas connection is also available here. A diesel generator set of 165 KV is ment for providing to Nyoma village and government quarters while as solar plant is providing electricity facilities TR colony essential services Midh and Nidder village, This 40 KV solar plant was established in the year 1999 with an expenditure of Rs. 1.80 crore which is a first electronic solar plant in the J&K state having 220 battaries and 530 pannels having capacity of 350 connecting.

Many project works have been completed at Nyoma while some are under execution because of allotment of additional funds yearly Rs. 10 crore under Border Area Development programme (China Border) for sub division change since year 1999 the preference was given for development of Nyoma for its modern beautification.

During the period so many projects including Agricultural complex sheep, complex, Auditorium hall, Saria Complex, Conference hall, Indoor Stadium officers club some officers building Hally pade and higher secondary school

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

complex were constructed. Though during last six years. While as some works are under execution. The work is on going Sub District Hospital Rs. 2.50 Crore and two blocks of Higher Secondary school Hostel Building by Rs. 3.91 crore.

According to the programme as directed and decided in the meeting of executing counselors of LAHDC with public of Nyoma in year 2003 so many works are proposed to be taken in hand such as Mini Stadium, Ic e Hocky, ring cultural centre and pahoo link road etc with estimated cost of Rs. One crore after that the Nyoma valley will be looked more attractive.

At present 175 students including 60 girls are studying in high school Nyoma having 15 teaching staff were science laboratory, library and other facilities are available.

In the tribal Hostel 100 boys and girls a for flung area have been facility of boarding and lodging. Further one Kandrya Vidyala school has been opened here in year 2002 which provide English medium education to 47 children.

There are 2 4 state government officers including SDM, PWD, Information, Sheep Rural

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Development and other department located for servicing of the public having 150 staff members moreover govt. of India has established custom post which, the first of its kind in while Ladakh region Primary Health Centre Nyoma is main hospital of the block treating the patients with satisfaction and supplying of free medicine.

This centre is equipped X-ray, Plants, Ultra Sound facility ECG machining laboratory and two Ambulances. The total medical staff of 24 members including three doctors treading the patients here.

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عید الفطر: خوشی اور امن بانٹنے کا تہوار

ہر مذہب اور قوم میں کوئی نہ کوئی دن ہر سال ایسا مخصوص ہوتا ہے جو ہر گھر کے لئے باعثِ خوشی ہوتا ہے۔ اسی طرح مسلمان قوم میں سال میں دو ایسے مواقع آتے ہیں جن کو عید کا نام دیا گیا ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ، جن کو عُرفِ عام میں چھوٹی عید اور بڑی عید بھی کہا جاتا ہے۔ ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کے بعد ایک روز عید الفطر اور ذی الحج کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخ سہ پہر تک عیدِ قربان منایا جاتا ہے۔ روزوں کے شکرانے کے لئے عید الفطر ہے۔ عید کے معنی خوشی کے ہیں۔ یہ عید عالمِ انسانیت کے لئے سبق آموز ہے۔ رمضان میں دن کو کتنی بڑی نعمت سامنے آئے ہاتھ نہیں لگانا ہے۔ اگر کافی پیاس لگے مگر پانی کے گلاس کو ہونٹوں تک نہیں لینا ہے۔ ضبطِ نفس سے کام لینا ہے۔ بُرے کاموں سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔ عام بندے کو کھانے پینے سے پرہیز کرنے کے علاوہ حلال کمائی کرنی ہے اور جھوٹ فریب ومکاری لالچ رشوت دھوکہ بازی اور گالی گلوش کے علاوہ دوسرے بُرے کاموں سے بچنے کی کوشش کرنی ہے۔ خاص الخاص بندے اور عارفوں کو دل ودماغ پر بھی ضبط ہوتا ہے۔ عید آنے سے پہلے شکرانے اور روزوں میں ہوئی کوتاہی کے لئے ہی غریبوں، بے سہاروں، بیواؤں، یتیموں اور معذوروں کو صدقہ فطر دینا ضروری ہے۔ جس طرح رمضان میں خیر وبرکت اور حکمت ہے۔ اِسے رحمت، مغفرت اور نجات کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح عید خوشی اور امن بانٹنے کا تہوار ہے۔ خوشی تب ہے جب امن ہے۔ خوشی کو برقرار

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رکھنے کے لئے امن و آشتی ضروری ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، خوشی کے بغیر امن حاصل نہیں ہوتا اور خوشی امن کے بغیر حاصل نہیں ہوتی“۔

اس کا مطلب ہے کہ خوشی اور امن لازم و ملزوم ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہ‘ فرماتے ہیں۔ ”امن کی طرف راستہ مل جانے کی صورت میں خوف کی حالت میں مقیم رہنا نادانی ہے“۔

عید خوشی کا دن ہے۔ اس روز نئے ملبوسات پہننا سنت ہے۔ گھروں میں باقی ایام کی نسبت لذیذ پکوان پکانے جائز ہیں۔ بچوں کی عیدی دینا ضروری ہے۔ کھیل کود اور گانا شریعت کی حدود میں رہ کر جائز ہے۔ عید کے روز رشتہ دار دوست واحباب سے گلے ملتے ہیں۔ مُبارک باد دیتے ہیں۔۔۔۔ ہوئے افراد کے گھرانوں میں جا کر ان کو تسلی دی جاتی ہے۔ تب تک اُس مسلمان فرد کی عید نامکمل ہے جب تک کہ نہ وہ صبح کے بعد دوپہر سے پہلے پہلے عید گاہ اور مسجد جا کر دو رکعت اجتماعی نماز نہ پڑھے اور خطبہ نہ سُنے۔ عید گاہ جانے سے پہلے نہانا، سُرمہ لگانا اور خوشبو مَلنا سُنت ہے۔

رحمتہ للعالمین، مُحسنِ اِنسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

”آپس میں تحفہ تحائف دیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے“

عید کے روز غیر مُسلمان تو مسلمان کو مبارک باد دیتے ہیں۔ اس سے آپسی رواداری اور میل جول بڑھتا ہے۔ ہر مذہب سکھاتا ہے اس سے آپسی رواداری اور میل جول بڑھتا ہے۔ ہر مذہب سکھاتا ہے آپس میں نزدیک رہنا نہ کہ بیر رکھنا۔ تحفہ و تحائف لینا اور دینا شریعت کے حدود میں رہ کر جائز ہے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عید کے دن سب ملیں گے اپنے یار سے
یاالٰہی میں ملوں گا گُل کے بدلے خار سے

عید خوشی پھیلانے کا نام ہے۔ رشتوں اور دوست واحباب کے درمیان ہوئی دوریاں اس روز مٹنی چاہیں۔ جہاں محبت میں خلیج پیدا ہوئی ہو۔ ان کو ایک دوسرے کے نزدیک لانا ہے۔ بدگمانیوں سے بچنا ہے۔ یہی عید کا پیغام ہے۔ جو قیدی میں جلاوطنی میں ہیں یا مسافر ہیں اور پردیش میں کسی کام سے رُکے ہیں ان کو عید کے روز بھولنا نہیں ہے۔ مظلوموں و بے سہاروں کی مدد اور دلجوئی سے ہی عید ہے۔ اسی کو عید کا نام دیا جاسکتا ہے۔ جب دوسری آنے والی عید تک محبت واخوت، بھائی چارہ، امن وآشتی اور ایک دوسرے کے مذہب کو عزت کرنا برقرار رہے۔ تب ہی خوشی ہے۔ صرف لذیذ کھانے کھا کر، فیشن ایبل ملبوسات جسموں پر سجا کر اور جھوٹی شان رکھ کر زیادہ اصراف کرنے کا نام عید نہیں ہے۔ بلکہ اعتدال پسندی سے عید منانا ہی سچے معنوں میں عید ہے۔ عید کے روز مسلماوں کو ذکر واذکار اور درود شریف کا بھی ورِد کرنا چاہیے۔ ناجائز کاموں سے بچنا چاہیے۔ عالم انسانیت کی بقاء کے لئے اسلام، ہندودھرم، بُدھ مت، سکھ مذہب اور عیسائی ودیگر مذاہب کے ماننے والوں سے کوئی نفرت نہیں بلکہ محبت رکھنا ضروری ہے۔ یہی عید کہلانے کا نام ہے۔ تب ہی عید شان سے آتی ہے اور خوشی برساتی ہے۔ بقول کشمیر کے ایک شاعر مرحوم غلام نبی ظہور

ہو مبارک سب کو اپنے شان سے آتی ہے عید
مُسکراتی اور خوشی کے پھول برساتی ہے عید

[آل انڈیا ریڈیو سٹیشن لیہ لداخ سے ۶ ردسمبر ۲۰۰۲ء کو شام کے وقت لداخی زبان میں ترجمہ کر کے نشر ہوا]

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

انلے: لداخ کی کھلی وادی

انلے وادی ایک کھلی چراگاہ ہے۔ جہاں سال بھر مال مویشی چرتے رہتے ہیں۔ اس جگہ کی تاریخی اہمیت اس طرح ہے کہ مقبول راجہ سنگھی نمگیال کے دور کا قلعہ آج بھی آن شان سے بھی موجود ہے۔

جب مہاراجہ گلاب سنگھ کے دور میں لداخ کو جنرل زور آور سنگھ نے ریاست کے ساتھ ملایا اور پھر تبت پر چڑھائی کی۔ تبتی فوج نے اِس کاروان کو واپس دھکیلا اور انلے کے ہی مقام پر زور آور سنگھ مارا گیا۔

ڈویژنل نیوما ہیڈ کوارٹر کے جنوب جانب انلے ۹۰ کلومیٹر دور ہے۔ اس علاقہ کی سرحد مغرب جنوب کی طرف ہماچل پردیش سے ملتی ہے وہیں جنوب مشرق کی طرف یہ تبت سے جڑا ہوا ہے۔

نیوما سے لوما پُل تک سے جو شاہراگذرتی ہے اِدھر جہاں مشرق جانب ایک سڑک ژھاگہ و چشول جاتی ہے وہیں پُل کے پار دریائے سندھ کے کنارے کنارے پہاڑوں کے دامن سے مشرق اور پھر جنوب جانب ڈونگٹی و کوئیول سے ہو کر دمچوک دوسری سڑک جاتی ہے۔ تیسری سڑک جنوب کے طرف اِس طرف اسی پہاڑی کے دامن سے انلے کی طرف رُخ کرتی ہے۔ پُل کے ہی پاس دریائے سندھ میں انلے کے سے آیا دریا جا ملتا ہے۔ سڑک کی خستہ حالی سے راستے سے ہٹ کر ڈرائیور صحرائی میدان سے گاڑیاں چلاتے ہیں۔ برابر ۶۰ کلومیٹر انلے وادی کے پہلے کھلدو گاؤں تک کوئی گاؤں نظر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نہیں آتا ہے۔ لمبے سفر میں کہیں کہیں بھیڑ بکری پالنے والے خیموں میں بود باش کرتے ہیں۔ کہیں کہیں سڑک کے کنارے مانے دیوار اور GREF کے نصب کردہ تارکول ڈرمب راستہ کی موجودگی کا پتہ دیتے ہیں۔ جنگلی جانور فے (زیرزمین موٹے چوہے)، کیانگ (جنگلی) اور لومڑیاں دوڑتی ہیں۔ رنگو سے ۲۵ کلومیٹر سڑک کے بائیں طرف یعنی مشرقی پہاڑی سلسلے سے جڑی لال پہاڑی اس علاقے کی اہم شناخت ہے۔ ادھر قدیم زمانے سے نکالی گئی دریا کے کنارے ارگیشن کنال لال پہاڑی معروف ہے۔ رنگو سے انلے تک مغرب اور مشرق پہاڑی سلسلوں کے درمیان کھلی صحرائی وادی سے سڑک گذرتی ہے۔ رنگو سے آگے کچھ کلومیٹر رقبہ کا چرائی کے لئے مخصوص ہے۔ دریا کے کنارے تاربندی اس لئے کی گئی ہے۔

انلے وادی میں داخل ہونے سے پہلے چوٹی کے اوپر قلعہ ہے اور پھر پُل کے پار کھلدو گاؤں آتا ہے۔ اس چوٹی پر بنے قلعہ سے وادی کا بھرپور نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ اندازاً وادی ۵۰ کلومیٹر پر محیط لگتی ہے۔ جس کے بیچ میں تکون شکل کی علیحدہ پہاڑی اس کے خدوخال پیش کرتے ہیں۔ اس پہاڑی پر دامن سے چرخا کر کاٹتے ہوئے سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ چوٹی پر بھی چاند تاروں کے مشاہدے مرکز ۲۰۰۱ سے قائم ہے جو دنیا میں اونچی جگہ پر واقع پہلا مرکز ہے۔ مرکزی حکومت کے تحت ۲۰۰ کروڑ روپے کے خرچہ سے تیار کیا ہے۔ اس کا دوربین قطر ۲ میٹر ہے۔ پہاڑ دامن سے چکر کاٹتے ہوئے مغرب جانب سڑک آگے گذرتے۔ جدید طرز کا گھمپا بودھ مت ہے۔ اسے تاشی چھلنگ گھمپا کہتے ہیں۔ سال بھر یہاں لاماؤں کا رش رہتا ہے۔ یہاں چماؤں (لڑکیوں) کو بھی بودھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اِدھر سرسبز شاداب چراگاہ کے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ساتھ ایک چشمہ اسی چوٹی کی چٹان سے اُبلتا ہے اور آگے پانیوں جھرنوں کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اس نلے وادی کے جنوب مغرب میں پانگوک اور جنوب مشرق میں ٹک شیڈو گاؤں واقع ہے۔ پانگوک میں تبتی رفیوجی کالونی ہے۔ گرم، مٹر اور چارہ کے چھوٹے چھوٹے کھیت نظر آتے ہیں۔ پوری وادی کی آبادی جو دور دور آباد ہے صرف ایک سو گھرانوں پر مشتمل ہے۔ آبادی قریباً ایک ہزار نفوس ہے۔ اس میں سے صرف ۶۰ بچے ان گاؤں کے سکولوں میں زیر تعلیم ہیں۔ جہالت غربت کی وجہ سے بچے کم ہی سکول جاتے ہیں۔ حکومت نے تعلیمی سہولیات کے علاوہ اِدھر میڈیکل ایڈ منسٹر بھی کھولا ہے۔ اِدھر سولر لائٹس سے روشنی کا بندوبست ہے۔ ڈیزل جنریٹر لگانے کے لئے اقدامات ہو رہے ہیں۔ (۲۱ نومبر ۲۰۰۴ء)

(راقم تو کئی بار ان نلے دوروں پر گیا ہوں۔ سڑک کی خستہ حالی کی وجہ سے سفر کافی کٹھن رہتا ہے۔ آج تو آئے ہوئے دوسرا روز ہے)

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نیوما بلاک کا تعلیمی دورہ

رقبے کے طور ریاست جموں وکشمیر کا نیوما بلاک اول نمبر پر ہے۔ کم آباد والے نیوما سرحدِ چین پر واقع ہے۔ سطح سمندر سے ۱۳ ہزار فٹ سے لے کر ۱۷ ہزار فٹ بُلندی پر واقع ہے۔ کچھ چوٹیاں اس سے بھی اونچی ہیں۔ آکسیجن کے کم ہونے سے ہوا میں نمی نہیں اور اکثر تیز وتُند ہوائیں کوہساروں کے اوپر تک ریت کو اُڑائے جاتی ہے۔ کچھ مقامات پر جون جولائی میں بھی تھوڑی برف باری ہوتی ہے۔ سالانہ برف اوسطاً ۴ فٹ سے ۶ فٹ تک ہوتی ہے۔ جبکہ بارش ۶۰ ملی میٹر سالانہ۔ سال ۲۰۰۴ء میں برف باری کی کمی، گلیشروں کے جم کر رہ جانے اور سکڑنے کی وجہ سے بیشتر ندی نالے سوکھ گئے اور دریائے سندھ بھی زیادہ پانی خارج نہ کر سکا۔ خشک سالی کی وجہ سے نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں بھی دن کو دھوپ نکلتی رہی۔

گو کہ چنگ تھنگ کی معیشت کا دارمدار مال مویشی پر ہے اور تقریباً ساری آبادی اسی پر گذارہ کرتی ہے۔ مگر چند برسوں سے لداخ کے اِن دور اُفتادہ علاقہ جات جو کہ نیوما اور دُربگ بلاکوں پر مشتمل ہیں، میں چھوٹے بچوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنے اور سہولیات فراہم کرنے کے لئے سرکاری طور اور لداخ کی رضاکار تنظیمیں کافی سرگرم عمل ہونے لگیں۔ ماہ نومبر ۲۰۰۴ء کو شُک بکولا ایجوکیشن مہم تقریبات ہفتہ بھر پورے چنگ تھنگ میں منائی گئیں۔ [اس مہم کا آغاز ہائی سکول نیوما سے افسروں اور کونسلروں کی قیادت میں نکالی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گئی ریلے سے ہوا جس میں والدین، ملازمین، اساتذہ اور طلباء طالبات کے علاوہ لیہ سے آئے سکول آف ایجوکیشن کلچرل مومنٹ آف لداخ (SECMOL) نمائندوں نے حصہ لیا۔ مین چوک میں یہ ریلے اختتام پذیر ہوئی اور نیوما ئد، ندر اور تبتی کالونی سے آئے مرد وزن بھی نعرے دیتے ہوئے آئے۔ کئی آفیسران اور نمائندوں نے اس مہم کی اہمیت وافادیت کے متعلق لیلکچر دئے۔ اگلے روز اِسی نوعیت کے جلوس نیوما کے مغرب جنوب میں واقع ۸۰ سے ایک سو کلومیٹر دُور صمد، کھرناک اور پوگا وادی میں بھی ہوئیں۔ دُربگ بلاک میں اس قسم کی تقریبات میں شرکت کے لئے نیوما ہیڈ کواٹر سے ایس ڈی ایم مسٹر علی رضا روانہ ہو چکے تھے۔

۱۹ رنومبر ۲۰۰۴ء کو صاحب کتاب کی قیادت میں دس نفری ٹیم تین سومو گاڑیوں میں بلاک نیوما کے جنوب اور مشرقی حصوں کی طرف روانہ ہوئی۔ ڑھاگہ میں میری اسی شام ٹیم کھُریل سے ہو کے واپس لُوما پہنچے اور جنوب کی طرف دریائے سندھ پر لگے پُل کو پار کر کے ڈونگٹی وادی سے ہو کے کوئیول آئے۔ آڈیٹوریم ہال میں شام سے ہی لوگ جمع ہو چکے تھے۔ سکمول SECMOL کے نمائندے شری دُرجے نیوما ہوسٹل کے وارڈن نوانگ اور مقامی سرپنچ نے بکولا ایجوکیشن پروگرام کی وضاحت کی۔ رات کے دس بجے تک یہ محفل جمی رہی۔ اِدھر سماجی کارکن رنگڈول نے اپنے گھر میں کھانے پینے اور ٹھہرنے کا انتظام کر رکھا تھا۔ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ کوئیول میں رات کے وقت سخت سردی پڑتی ہے۔ یہ پہاڑوں سے گھری تنگ وادی ہے۔

اگلے روز یعنی ۲۰ نومبر کو ناشتہ کے بعد کوئیول سے نکلے (فوٹو گرافر کے علاوہ ویڈیو کیمرہ کا بھی ساتھ ساتھ انتظام تھا لہٰذا اس کے متعلق مکمل جانکاری

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نیوما بلاک کا تعلیمی دورہ

رقبے کے طور ریاست جموں وکشمیر کا نیوما بلاک اول نمبر پر ہے۔ کم آباد والے نیوما سرحدِ چین پر واقع ہے۔ سطح سمندر سے ۱۳ ہزار فٹ سے لے کر ۱۷ ہزار فٹ بُلندی پر واقع ہے۔ کچھ چوٹیاں اس سے بھی اونچی ہیں۔ آکسیجن کے کم ہونے سے ہوا میں نمی نہیں اور اکثر تیز وتُند ہوائیں کوہساروں کے اوپر تک ریت کو اُڑائے جاتی ہے۔ کچھ مقامات پر جون جولائی میں بھی تھوڑی برف باری ہوتی ہے۔ سالانہ برف اوسطاً ۴ فٹ سے ۶ فٹ تک ہوتی ہے۔ جبکہ بارش ۶۰ ملی میٹر سالانہ۔ سال ۲۰۰۴ء میں برف باری کی کمی، گلیشروں کے جم کر رہ جانے اور سکڑنے کی وجہ سے بیشتر ندی نالے سوکھ گئے اور دریائے سندھ بھی زیادہ پانی خارج نہ کر سکا۔ خشک سالی کی وجہ سے نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں بھی دن کو دھوپ نِکلتی رہی۔

گو کہ چنگ تھنگ کی معیشت کا دارمدار مال مویشی پر ہے اور تقریباً ساری آبادی اسی پر گذارہ کرتی ہے۔ مگر چند برسوں سے لداخ کے اِن دور اُفتادہ علاقہ جات جو کہ نیوما اور دُربگ بلاکوں پر مشتمل ہیں، میں چھوٹے بچوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنے اور سہولیات فراہم کرنے کے لئے سرکاری طور اور لداخ کی رضا کار تنظیمیں کافی سرگرم عمل ہونے لگیں۔ ماہ نومبر ۲۰۰۴ء کو شک بگو لا ایجوکیشن مہم تقریبات ہفتہ بھر پورے چنگ تھنگ میں منائی گئیں۔ [اس مہم کا آغاز ہائی سکول نیوما سے افسروں اور کونسلروں کی قیادت میں نکالی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گئی ریلے سے ہوا جس میں والدین، ملازمین، اساتذہ اور طلباء طالبات کے علاوہ لیہ سے آئے سکول آف ایجوکیشن کلچرل مومنٹ آف لداخ (SECMOL) نمائندوں نے حصہ لیا۔ مین چوک میں یہ ریلے اختتام پذیر ہوئی اور نیوما ، ندرا اور تبتی کالونی سے آئے مرد و زن بھی نعرے دیتے ہوئے آئے۔ کئی آفیسران اور نمائندوں نے اس مہم کی اہمیت وافادیت کے متعلق لیکچر دئے۔ اگلے روز اِسی نوعیت کے جلوس نیوما کے مغرب جنوب میں واقع ۸۰ سے ایک سو کلومیٹر دُور صمد، کھرناک اور پوگا وادی میں بھی ہوئیں۔ دُربگ بلاک میں اس قسم کی تقریبات میں شرکت کے لئے نیوما ہیڈ کواٹر سے ایس ڈی ایم مسٹر علی رضا روانہ ہو چکے تھے۔

۱۹ر نومبر ۲۰۰۴ء کو صاحب کتاب کی قیادت میں دس نفری ٹیم تین سومو گاڑیوں میں بلاک نیوما کے جنوب اور مشرقی حصوں کی طرف روانہ ہوئی۔ ڑھاگہ میں میری اسی شام ٹیم کھُریل سے ہو کے واپس لُوما پہنچے اور جنوب کی طرف دریائے سندھ پر لگے پُل کو پار کر کے ڈونگٹی وادی سے ہو کے کوئیول آئے۔ آڈٹوریم ہال میں شام سے ہی لوگ جمع ہو چکے تھے۔ سکمول SECMOL کے نمائندے شری دُرجے نیوما ہوسٹل کے وارڈن نوانگ اور مقامی سرپنچ نے بکولا ایجوکیشن پروگرام کی وضاحت کی۔ رات کے دس بجے تک یہ محفل جمی رہی۔ اِدھر سماجی کارکن رنگڈول نے اپنے گھر میں کھانے پینے اور ٹھہرنے کا انتظام کر رکھا تھا۔ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ کوئیول میں رات کے وقت سخت سردی پڑتی ہے۔ یہ پہاڑوں سے گھری تنگ وادی ہے۔

اگلے روز یعنی ۲۰ نومبر کو ناشتہ کے بعد کوئیول سے نکلے (فوٹو گرافر کے علاوہ ویڈیو کیمرہ کا بھی ساتھ ساتھ انتظام تھا لہٰذا اس کے متعلق مکمل جانکاری

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اُسی فلم میں مل سکتی ہے جو SEC MOL بھی تیار کر رہی ہے۔ اور راقم بھی ویڈیو کیسٹ اور سی ڈی کیسٹ تیار کرنے جا رہا ہوں (آدھ پونہ گھنٹہ کے بعد ہم ڈونگٹی وادی پہنچے اِدھر تبتی رفیوجی مال مویشی ساتھ لئے رہتے ہیں۔ ہم کو ربو (خیمے) میں لے جا کر چائے پلائی گئی۔ اس کے مشرق جانب دریائے سندھ پار چین کے زیر قبضہ حصہ نظر آتا ہے۔ ڈونگٹی کے آخر پر آئی ٹی بی کیمپ ہے اور چشمے سے پانی پھوٹتا ہے۔ ٹانگر مالے پہاڑی سلسلہ اِدھر سے مغرب جانب پوری ڈونگٹی وادی کی طرف کھڑا ہے اور دریائے سندھ کے پار دمچو۔ لے چین کی تجارتی منڈی پہاڑ پر دوربین سے دیکھی جا سکتی ہے۔ ہم لوما پہنچے موڑ پر اور پھر ٹانگر مالے کے اس طرف نکلی وادی یعنی جنوب مغرب کی طرف روانہ ہوئے۔ دریائے انلے کے کنارے کنارے یہ سڑک چلتی رہتی ہے۔

بعد دوپہر ہم رنگو پہنچے۔ دریا کے پار کنارے پر واقعہ یہ گاؤں کافی چھوٹا ہے اور پسماندہ بھی۔ اِدھر ڈاک بنگلے کے احاطے میں جمع والدین سکولی بچوں سے رنگڈول، نیوما بلاک ایجوکیشن کے چیئرمین، کمرزوک کے کونسلر گورمت دُرجے اور سکمول کی نمائندہ مس ژھرنگ ڈولکر نے اُن بچوں کو مقامی پرائمری سکول میں داخل کرنے اور تعلیم کے حصول پر زور دیا جو بھیڑ بکریوں کو پالتے ہیں۔ اس موقعہ پر سکول کی ٹیچر نے مجھے یہ جانکاری دی کہ اس سال سے بچوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ سکول میں تین اُستانیاں ۲۵ بچوں کو پڑھاتی ہیں اور سکولی عمارت پختہ مضبوط اور دیدہ زیب ہے۔ اِسی چھوٹے بچوں کو کھانا کھلائے اور بنیادی تعلیم دینے کا بھی ہم نے مشاہدہ کیا۔

دوپہر کھانے کے بعد یہ ٹیم آگے روانہ ہوئی اور ۶۰ کلومیٹر کا فاصلہ ۳ گھنٹوں میں طے کر کے انلے وادی پہنچی۔ اِدھر کھلدو میں ولیج ایجوکیشن کمیٹی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نے رات کے ٹھہرنے اور کھانے پینے کا بندوبست کر رکھا تھا۔ چائے کے بعد ہماری پارٹی دو حصوں میں بٹ گئی۔ تاکہ انگلی وادی کے تمام چھوٹے دیہات اور کالونیوں میں تعلیمی Movement کو پہنچایا جا سکے۔ زونل ایجوکیشنل آفیسر تاشی ٹنڈوپ کی قیادت میں چار نفری پارٹی بُوک اور شیڈو چلی۔ بوک انلے میں یہ فیصلہ ہوا کہ ویلیج ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمین مس سپلڈون اِدھر کے ہیڈ ماسٹر کے ساتھ مل کر ربو کیمپوں میں جا کر تعلیم کے متعلق آگاہ کرنے کا کام سنبھالا۔ راقم کی قیادت میں ٹیم پانگوگ کی طرف روانہ ہوئی۔

مہمان خصوصی حمید اللہ نے کہا کہ دنیا تیزی سے جو ترقی کر رہی ہے وہ تعلیم کی بدولت ہے۔ دنیا میں امریکہ اس لئے آگے ہیں وہ سب سے پہلے تعلیم میں ترقی کر گئے۔ اب بھارت بھی تعلیم میں آگے بڑھنے لگا ہے اور جو خوشحالی اور ترقی اس ملک میں ہو رہی ہے۔ وہ تعلیم کی بدولت ہے۔ ۳۰ ریاستوں میں جو سٹیٹ تعلیم میں سو فیصد ہے کیرلا کتنی ترقی کر رہی ہے۔ اور وہاں شانتی کے علاوہ معاشی حالات ٹھیک ہو چکے ہیں۔ ہمسائیگی میں ہماچل پردیش میوہ اور سبزیوں کی پیداوار میں کافی آگے ہے وہ بھی لداخ کی طرح پہاڑی حصہ ہے اور سیاحت کی بدولت پھلی پھولی ہے آخران کی ترقی کا کارن یہی ہے کہ وہاں شرح خواندگی ۷۰ فیصد ہے۔ لداخ کے ہل کونسل نے لداخ میں صحت اور ایجوکیشن سیکٹروں کی طرف کافی توجہ دی اس تعلیم سے کئی سالوں سے لیہہ شہر میں تبدیلی نظر آرہی ہے۔ وہاں تعلیم کی شرح ۶۰ فیصد تک پہنچنے لگی ہے۔ کوشک بکوالا ایجوکیشن مہم کا مقصد یہی ہے کہ دور افتادہ جگہوں پر تعلیم کو بڑھاوا دیا جائے۔ عربی میں قرآن میں ہے: من الظلمٰت الی النور۔ یعنی اندھیرے سے روشنی کی طرف آجاؤ یعنی تعلیم کی طرف۔ تعلیم کی مثال یہی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہے کہ اس ہال میں روشنی ہے اور باہر جو گھپ اندھیرا ہے وہ جہالت ہے یعنی ان پڑھ رہنا۔ یہ تعلیم ہمیں انسانیت، بھائی چارہ اور برے بھلے میں فرق کرنا سکھاتی ہے۔ اس لئے حکومت اور رضا کار تنظیموں کی طرف سے چالو کی گئی تعلیمی سکیموں سے فائدہ اٹھانے کا یہ موقع ضائع نہ کرو جب ہم دوسری مرتبہ آئیں تو ان بچوں کو بھی سکولوں میں پائیں جو آج بھیڑ بکریوں کے پیچھے ہیں۔

رات کے نو بجے دونوں جگہوں سے پارٹیاں واپس کھلد وانلے پہنچیں۔ اگلے روز مڈل سکول انلے کے گراؤنڈ میں لوگ جمع ہو گئے۔ تو دھوپ کی وجہ سے موسم سہانا رہا۔ اس تقریب پر سٹیج سیکرٹری کے فرائض شری رنگڈول نے انجام دئے جبکہ انفارمیشن آفیسر شری حمید اللہ کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرنا پڑی۔

زونل ایجوکیشن آفیسر پلاننگ نے اس موقعہ پر کہا۔ لوگ جینے کے لئے مرتے ہیں میں جینے کے لئے کھاتا ہوں۔ لوگ کھانے کے لئے جیتے ہیں۔ اس مثال کی طرف یہ اشارہ ہے۔ تعلیم ہی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ جینے کے لئے پیٹ بھرنا ہے نہ کہ پیٹ بھرنے کے لئے جینا۔ تعلیم ہی ہمیں حسن سلوک سکھاتی ہے۔ لداخ میں امن وشانتی کا ماحول ہے اور تعلیم کے حصول کے لئے یہی ضرورت ہے۔ اگر لیڈروں، والدین اور ٹیچروں میں آپسی ہمدردی نہیں تب ترقی ہی نہیں۔ ترقی کے لئے تعلیم لازم ہے۔ غریبوں کی امداد کرنا تعلیم کا مقصد ہے۔ مہاتما گوتم بدھ کی یہی تعلیم ہے۔ ریگزین وارڈن ٹرائبل ہوسٹل نے اس موقعہ پر والدین کو ہی بچوں میں تعلیم کی کمی کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اگر سکول میں ٹیچر تو ہیں بلڈنگ تو ہو مگر بچے نہ ہونے کے برابر۔ کونسلر کر روگ گورمت نے خطاب میں کہا کہ تعلیم کے مقابلے دولت اور بھیڑ بکریا کچھ معنی نہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رکھتیں۔ ہماری زندگی میں تعلیم کو داخل کرنا بہت ضروری ہے۔ لداخ کی پسماندگی دور کرنے کے لئے اہل کونسل میں تعلیم کی فلائی اور تعلیمی پروگراموں کو حاصل کرتے رہو۔ نمائندہ سکمول مس ژھرنگ ڈولکر نے کہا کہ مردوں اور عورتوں کا تعلیم میں بھی برابر حصہ رہنا چاہیے۔ چنگ تھنگ کے اکثر سکولوں میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہی ہے۔ ان پڑھ گھریلو عورتوں کو بھی ویلیج ایجوکیشن کمیٹیوں میں ہونا چاہیے۔ شری ژھوانگ درجے سکمول کے ایک اور نمائندے نے اساتذہ کی عزت کرنے انکے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے اور سکول کے مسائل اجاگر کرنے کے لئے وہاں موجود لوگوں کو چیتاونی دی۔ بلاک ایجوکیشن کمیٹی کی چیئرمین اور چیئرمین ویلیج کمیٹی نے لوگوں سے کچھ سوالائے کئے اور مقررین نے جواب دئے۔ آخر پر مہمان خصوصی حمید اللہ انفارمیشن آفیسر نے تعلیم کے درختوں کی مثال دے کر پیش کیا۔ اگر ان درختوں کو سیراب نہ کیا جائے تو سوکھ جائیں گے۔ اسی طرح اگر کسی بچے کو اس دور میں بھی سکول نہ بھیجا جائے تو وہ اپنے ماں باپ کی طرح بے خبر ہی رہے گا۔

بعد دوپہر تقریب کے اختتام کے بعد یہ ٹیم تاریخی گھمپا اور راجہ سنگھی نمگیال کے قلعے کو دیکھنے کے لئے چوٹی پر چڑھی اور ۵ بجے تین گاڑیوں میں روانہ ہو کر شام کے ساڑھے آٹھ بجے نیوما پہنچیں۔ اگلے روز نیوما کے کانفرنس ہال میں اس مہم کی آخری تقریب ایس ڈی ایم علی رضا کی صدارت میں ہوئی۔ بلاک آفیسران، اساتذہ، سرپنچوں، نمبرداروں اور دیگر نمائندوں نے اس میں شرکت کی۔ بلاک ایجوکیشن کمیٹی کی جانب سے ایس ڈی ایم کے علاوہ انفارمیشن آفیسر، بہاک ایجوکیشن آفیسر، ہل کونسل کے کونسلر کرزوک اور دیگر آفیسران کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پورے چنگ تھنگ میں تعلیمی آگہی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پروگرام کو کامیاب کرنے پر دور دور تک دورہ کیا۔ آخر پر ان آفیسران کو کتھک بھی پہنائے گئے۔

نوٹ: لداخ کی بیشتر تقریبات میں مقررین لداخی زبان میں ہی بولتے ہیں کیونکہ عام لوگ اردو اور ہندی نہیں سمجھتے۔ سرکاری تقریبات میں اگرچہ ہمارے حاضرین یہ دونوں زبانیں سمجھ سکتے ہیں مگر پھر بھی لداخی مادری زبان میں ہی لیکچر دینے کو اہمیت دیتے ہیں۔

❖❖❖

کتاب کی ترجمہ کاری

کوئی صاحب اگر چاہے کہ اس کتاب کا کسی ملکی و غیر ملکی زبان میں ترجمہ ہو یا کسی مضمون کا علیحدہ طور Translation تو اس سلسلے میں ازراہ قانون مصنّف سے باضابطہ اجازت نامہ وصول کرنا ضروری ہے۔

رابطہ کے لئے پتہ ڈاک سے

حمید اللہ حمید

بیت الظہور

تملہ ہال (شاہورہ) پلوامہ کشمیر 192301

ای میل پتہ: huhamidshah@gmailc.om

فون نمبر: 9858753661

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ژھاگہ سرحد پر خطاب

لداخ خطے کا سب ڈویژن چنگ تھنگ پوری ریاست میں جغرافیائی خدوخال، سخت موسمی حالات اور دیگر معاملات میں منفرد ہے۔ تقریباً پندرہ ہزار نفوس آبادی میں دو ہزار سے بھی کم لڑکے اور لڑکیاں سکول جاتی ہیں۔ ان دو بلاکوں میں بلاک نیوما بڑا ہے جو ریاست کے تمام بلاکوں میں رقبے کے لحاظ سے بڑا ہے۔ اس بلاک میں تین ہائی سکول سمیت ۸۳ سکول ہیں۔ کوئی ایسا بھی گاؤں ہے جہاں سکول میں بچے ایک درجن سے کم ہیں اور ٹیچر دو یا تین۔ کہیں بچّے دو ہیں تو ٹیچر بھی دو۔ کسی علاقے کی اقتصادیات کا انحصار معیشت پر ہوتا ہے جو وہاں ہو۔ مگر جہاں تک دیر پا ترقی کا سوال ہے وہ تعلیم ہے جو جہالت کو دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ صحت مند سوسائٹی کے لئے جہاں ہسپتالوں کی ضرورت ہے وہیں تعلیم کی افادیت کافی ضروری ہے۔ بکولا ایجوکیشن مہم کا مقصد جو اِن دنوں پورے لداخ میں جاری ہے۔ اسی تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ نیوما بلاک میں کئی روز سے آفیسران اور سٹوڈنٹس ایجوکیشنل کمیٹی موومنٹ آف لداخ، عوامی نمائندے اکھٹے گاؤں گاؤں اسی مقصد کے واسطے دورہ کر رہے ہیں۔ ریلیاں نکال رہے ہیں۔ لوگوں کو جمع کر کے سمجھاتے ہیں کہ تعلیم کو سیکھو۔ جن بچوں کو گھریلو کام کاج اور بھیڑ بکریاں پالنے کے لئے رکھا ہے۔ ان کو جلدی سکول میں داخل کرو۔ ایک مثال ہے علم ڈھونڈھو دوستو چاہے ملے وہ چین میں۔ ژھاگہ والو اُدھر پہاڑ کے پرے چین ہے آپ کا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہمسایہ ہے۔ مگر تعلیم تو تمہارے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ لداخ میں تعلیم کی بدولت ترقی اور خوشحالی آسکتی ہے۔ ہل کونسل نے پورے لداخ میں تعلیم کو بڑھاوا دینے کے لئے کئی اقدامات اُٹھائے ہیں۔ جگہ جگہ سکولی عمارتیں ہیں۔ بچوں کے لئے گلاس روم بنائے گئے ہیں۔ ہر قسم کا ساز و سامان مدرسوں میں بہم رکھا گیا ہے۔ بچوں کو وردیاں اور کتابیں مُفت فراہم کی جاتی ہیں۔ چنگ تھنگ میں کئی جگہ ریذیڈنشل سکول قائم ہیں۔ اس چنگ تھنگ میں دو محکمے تعلیم اور میڈیکل کے آفیسران اور ملازمین ڈیوٹی کے پابند ہیں۔ کافی محنت کررہے ہیں۔ ہر جگہ سکول اور میڈیکل سنٹر اس مقصد کے لئے کھولے گئے ہیں کہ ان سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس لئے بچوں کو پڑھانے کے لئے ہم سے سہمت ہو جاؤ۔ موقعے کا فائدہ اُٹھاؤ۔

[یہ تقریر صاحب کتاب نے بلاک نیوما کے تعلیمی دورے کے دوران بطور مہمان خصوصی ژھا کہ سرحد پر لوگوں کے اجتماع سے کیا]

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

صمدو کی سیر

کئی بار نیوما سے اس علاقے کی طرف چلا ہوں جو کہ رولپشو کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جو کہ بلاک نیوما کا بالائی حصہ بھی ہے۔ ۱۹ رمئی ۲۰۰۴ء کو میں نویما کمانڈنگ آفیسر آئی تی بی اینلی پرتاپ سنگھ دہلی عزیز آفیسر دوست کے ہمراہ صبح روانہ ہوا۔ موسم خوشگوار اور کھُلی دھوپ میں سیر کرنے کو نیوما کے گردونواح بے حد مزا آتا ہے۔

نیوما لیہہ شاہراہ پر ۲۲ کلومیٹر دور دریائے سندھ پر تعمیر شدہ پُل کے پار جنوب جانب درّہ کے درمیان سے گذرنے والی سڑک تقریباً ۶۰ کلومیٹر دور کرزوک جاتی ہے۔ اُدھر ہی چھموریری جھیل ہے اگرچہ ماہی سے نیوما کی جانب سرحد چین تک ساراچنگ تھنگ ممنوعہ ہے اور ماہی پُل پر گاڑیوں کی چیکنگ کے دوران اس علاقہ کے باشندوں اور ڈیوٹی پر متعین ملازمین کو چھوڑا جاتا ہے۔ تاہم ٹنگسے بلاک کی جانب پنگوگ جھیل اور ماہی سے چھموریری جھیل کو سیاحت کی وجہ سے کھول دیا گیا ہے۔ اِس جانب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لیہہ کے اجازت نامہ کی صورت ہی ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو سیر کرنے کی اجازت ہے۔

پُل سے کرزوک جانے والی سڑک قدیم زمانے سے ہماچل پردیش سے رپشو علاقے سے نیوما اور پھر آگے دمچوک کا کھٹن راستہ رہا ہے۔ اب تنگ دروں سے گذرتی سڑک کی تعمیر ہو رہی ہے۔ سڑک کے دائیں جانب بہتی ندی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہی آگے ہے۔ وہ ماہی پُل قرتب دریائے سندھ میں جا ملتی۔ ندی کنارے ایس بیشتر پودے نظر آرہے ہیں جو خودرو ہیں اور یہ سلسلہ تبتی رفیوجی کالونی تک ہے جہاں صمدو وادی شروع ہوتی ہے۔ ماہی پُل سے چند کلومیٹر چل کر بائیں طرف کا جو درّہ نظر آتا ہے وہاں سے چنگپاز کا راستہ ہے جو اپنے بھیڑ بکریوں کے ریوڑ لے کر جاتے ہیں۔ سُرخی رنگ پہاڑی سلسلے کے دامن سے گذرنی والی یہ سڑک ماہی نیوما سڑک سے ذرا بُلند ہے۔ اس سڑک کو کشادہ کرنے کے لئے کاریگر اور مزدور ہمہ جہت چٹانوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی باندھ بھی باندھے جا رہے ہیں۔ نالے کے کنارے جگہ جگہ خیمہ لگے تھے جن میں بیرون لداخی کاریگر اور مزدوروں کا قیام رہتا تھا۔

صمدو کی وادی ماہی سے ۱۲ کلومیٹر دور ہے اور تبتی رفوجی کالونی سے شروع ہونے والی یہ وادی نصف کلومیٹر چوڑی ہے جس کے بیچ یہ ندی بہتی ہے۔ اور اس پر تعمیر شُدہ پل کے دائیں جانب بُلندی پر تبتی بستی آباد ہے۔ چار کلومیٹر لمبی صمدو وادی بھی کافی پُرکشش لگتی ہے۔ مختلف طرز کے کوہسار نیلے آکاش سے باتیں کرتے ہیں۔ تبتی کالونی میں ۶۵ گھرانے آباد ہیں۔ اِدھر کے نمبردار نے بتایا کہ چین میں جب تبت کا قبضہ ہوگیا تو اُدھر سے لوگ مجبوراً چنگ تھنگ بھاگ کر آگے اور چالیس پچاس سال سے اس جگہ ہمارے ماتا پتا بسنے لگے اور اس وقت گاؤں کی آبادی ۳۵۲ نفوس ہے۔ گو بار نمبردار م نے اپنے گھر لے جا کر اور لپٹن چائے اور بسکوٹ سے ہماری خاطر تواضع کی۔ اس دوران ہیڈ ماسٹر آیا اور بتایا کہ اس سکول میں ۷۱ بچے اور بچیوں کو تعلیم سکھانے کے لئے لیہہ کی پانچ تبتی اُستانیاں بھی اِدھر ٹھہری ہیں۔ بہتر تعلیم پانے کے لئے اِدھر بچوں کے کھانے پینے، رہائشی کا انتظام ہے۔ ہیڈ ماسٹر نے یہ جانکاری دی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کہ یہ ٹی سی وی چگلم سرلیہہ کی زیر نگرانی ہے اور وہی اس کے سارے اخراجات برداشت کرتا ہے۔ نمبردار نے اپنی بے بسی کا یوں اظہار کیا کہ چونکہ ہم رفیوجی ہیں اور چین نے ہمیں نکالا ہے۔ پھر بھی ہندوستان نے ہمیں چلنے پھرنے اور مکانات بنانے کے لئے جگہ دی مگر ہمارے لئے وہ سکیمیں نہیں ہیں جس طرح لداخی استفادہ کرتے ہیں۔ اس لئے نہ تو تبتی بستی میں سرکاری سکول نظر آتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر بستی میں ایک واٹر پمپ نصب کرنے اور کوئی سماجی بہبودی سکیم کو لاگو کرنے کے علاوہ اس جگہ صمد گاؤں کی طرح سرکاری ٹیلی ویژن اور ڈیزل جنریٹر سے پاور کی فراہمی کی مانگ کرتا رہا۔ میں نے فیڈ بیک رپورٹ میں لداخ کے ہل کونسل کو یہ لکھا مگر ان کے مطالبے حل ہونا امکان سے باہر ہی رہا۔ کیونکہ حکومت کے پاس کچھ پابندیاں ہیں کہ وہ رفیوجی بستیوں کو مراعات اور سہولیات نہیں پہنچا سکتے جو کہ مقامی باشندوں کو راحت پہنچا سکیں۔ البتہ راشن کی فراہمی سے نیوما بلاک کا انتظام ہے۔

گوپا نے بتایا کہ جنتا کا پیشہ بھیڑ بکری پالنا ہے۔ لیہہ سے کبھی کسی رضاکار تنظیم کا ڈاکٹر یہاں کے بیماروں کا علاج کرتا ہے ورنہ نیوما کے ہسپتال کی طرف سفر کاٹنا پڑتا ہے۔

بستی میں خاصی چہل پہل نظر آئی۔ میرے ساتھ آیا ہوا آفیسر میں گھمپا کی طرف چلے جہاں لاماؤں کی ایک جماعت پوجا پارٹ میں محو تھی۔ ''یہ سالانہ پوجا پارٹ مہاتما گوتم بدھ کے ۱۰۵ کتابوں کی تعلیم ہے جو ہم سب لاماؤں کو ادھر پڑھنا ہے''۔ اِدھر ماہی گھمپا اور نیوما گھمپا سے آئے ہوئے جانے والے لاما نے بتایا۔ میرے پوچھنے پر نیوما کے ایک لاما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس فسٹول کو کنگھیور کہتے ہیں اور ہمارے سامنے جو پُستک (کتابیں)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہیں ہم پانچ روز سے پڑھ رہے ہیں اور اُدھر آپ اسکو پہچانتے ہیں نیوما کے ہیڈ لاما پلدن ٹھنلس ان کے ہی سُپر وزن (نگرانی) میں یہ پوجا ہو رہی ہے۔ یہ پوجا پچھلے کئی روز سے اور آنے والے دنوں میں چالو رہے گی۔ چنگ تھنگ کے بہت سارے جگہوں گھمپاؤں پر"

ان لاماؤں کے سامنے لداخی تختوں پر ان نئی کتابوں کے اوراق پڑے تھے جو علیٰحدہ علیٰحدہ ہوا کرتے ہیں۔ ان کتابوں کو نہ تو بائنڈنگ ہوتی ہے اور نہ ہی موٹا سرورق۔ بلکہ یہ عام طور کپڑے سے بنے تھیلیوں میں یا کپڑے میں باندھ کر رکھی جاتی ہیں۔

اسی دوران نمبردار اور کچھ لوگوں نے ہمیں ایک مکان میں لے جا کر ان سے تعارف کرایا۔ ایک رضا کر تنظیم بتقن کواپریٹو سروس چگلم سرلیہہ کے ٹیم کے ممبران نے یہ واقفیت دلائی کہ وہ اِس جگہ آ کر ضرورت مندوں کو امداد فراہم کرتے ہیں۔ اسی دوران دھرم شالا ہماچل پردیش کے سنٹرل تبتین ایڈمنسٹریشن پبلک سروس کمیشن کے سیکرٹری بھی اِدھر موجود تھے۔ ان کے ساتھ گھنٹہ بھر کی گفت وشنید میں پورے ہندوستان میں تبتی رفیوجی بستیوں کے متعلق کچھ جانکاری ملی۔ انہوں نے بتایا کہ کرناٹک کے ۵ گاؤں میں ۵۰ ہزار تبتی آبادی کو اُس ریاستی حکومت نے بہت ساری سکیموں کے دائرے میں لایا ہے اور مرکزی سرکار بھی اُن کی بہبودی کے لئے بہت کچھ کر رہی ہے۔ مگر لداخ میں تب تی رفیوجیوں کے لئے میں کچھ نہیں ہو رہا ہے"۔

اپنے دورے کے تفصیلات کا مختصر ذکر کرتے ہوئے اُس نے کہا کہ وہ پچھلے کئی روز سے چنگ تھنگ کے دورے پر ہے اور یہاں کی تبتی بستیوں کی حالت زار کے متعلق مشاہدہ کرنے کی ذمہ داری ہے اور آج ہی اِدھر پہنچا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہوں۔ انہوں نے مجھے صمد کے سیدے سادے تبتی لوگوں کی مانگوں کو حکومت کے ایوانوں تک پہنچانے کی بھی گذارش کی۔

گو بادنمبردار نے مکان میں کھانے کا انتظام کیا تھا اگرچہ میرے آئے ساتھی آفیسر اور اُس کے ڈرائیور نے چاول کے پلیٹ اور گوشت کے ٹکڑے لئے مگر حسبِ عادت دوپہر کو نہ تو کھانا کھاتا ہوں اور نہ ہی وہ گوشت جو حلال نہ ہو۔ اس لئے میرے لئے روٹی اور چائے لائی گئی۔

بستی کے مردوزن کی تعداد آئی۔ جہاں لیہہ سے سبسڈی پر سولر لائٹس فراہم کئے گئے ہیں اور اس طرح وہ شام کے وقت بجلی کی روشنی سے مستفید ہو سکتے۔

اس تبتی رفیوجی کالونی کے مغرب جانب پہاڑی درے کے درمیان جو راستہ جاتا ہے وہ سکڈ مانگ پہنچ جاتا ہے۔ یہ پیدل راستہ ۵ گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔ سکڈ مانگ دریائے سندھ کے کنارے جنوب جانب واقع ہے اور پُل کے پار نیوما لیہہ شاہراہ گذرتی ہے۔ جنوب مغرب جانب کی سڑک قدیم زمانے کا راستہ ہے اور اس سڑک پر جیپیں اور ٹرک چلتی ہیں۔ یہ سڑک تقریباً ۸۰ کلومیٹر لمبی ہے اور سرچو کی جگہ اُپشی منالی شاہراہ کے ساتھ ملتی ہے۔ سرچو لداخ اور ہماچل پردیش کی سرحد ہے اور یہ جگہ نیوما بلاک سے منسلک ہے۔ اسی سڑک پر تبتی کالونی صمد سے آنگوگ اور (بودھی مرکز) تھُو کجے گھمپا آتا ہے۔ اور آنگوگ اِدھر سے ۱۷ کلومیٹر دور ہے۔

تین گھنٹے تبتی کالونی میں ٹھہرنے کے بعد ہم واپس اُترائی کی طرف آئے اور صمد وگاؤں سے آنے والی ندی پر لگے پُل کو پار کر کے ہمارے جیپ پھر جنوب جانب بُلندی کی اور بڑھنے لگی۔ اس جگہ سے کرزوک ۳۴ کلومیٹر دور ہے۔ صمد وگاؤں کے مشرق جانب پہاڑی سلسلے کے درمیان سے جو وادی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نظر آتی ہے اس سے یہی ندی آتی ہے اور جنوب جانب سے کرزوک جانے والی سڑک کے ساتھ آرہی ندی کے ساتھ اِدھر ملتی ہے۔ سڑک پر ایک پُل کے پار بائیں جانب صمد گاؤں ہے۔ مشرق سے آنے والی ندی کے ساتھ ساتھ پیدل راستہ ندر کو جاتا ہے۔ ندر سے جنوب کا راستہ چمور ہے اور شمال مشرق کی جانب نیوما کی وادی نظر آتی ہے۔ صمد سے ندر پہاڑی راستہ ایک دن کی مسافت کے برابر ہے۔

پُل کے پار سڑک کے کنارے جیپ کھڑی کر کے ایک آدمی ہماری طرف بڑھا اور ہاتھ ماتھے کی طرف اٹھا کر جولے کیا۔ ہم جیپ سے باہر نکلے اور اُسے گوبا کے متعلق بتایا چونکہ یہ آدمی صرف لداخی زبان سمجھتا تھا اس لئے گویا کا جُملہ سُن کر وہ جان گیا کہ ہم نمبردار کو ڈھونڈ تے ہیں۔ یہ گاؤں کافی پسماندہ ہے اور ایک منزلہ مکان بھی پُرانے لگتے ہیں۔ وہ اُسے بُلانے گیا تو ایک اور آدمی اس کے ہمراہ آیا جو کہ نمبردار نہیں بلکہ نائب سرپنچ تھا۔ میں نے اُسے ٹیلی ویژن کے متعلق پوچھا۔ وہ مجھے ایک چوٹی پر لے گیا۔ کھلے میدان میں پہلے پرائمری سکول کے اندر گئے۔ اس سکول میں صرف چار بچے زیر تعلیم ہیں اور ایک لداخی اُستاد اُن کو پڑھانے کے لئے مامور نائب سرپنچ سے میں نے بچوں کی کم تعداد کے متعلق سوال پوچھا تو اُس نے جواب دیا۔ ”سر۔ یہ گاؤں کافی پسماندہ ہے صرف چودہ گھر ہیں اکثر بچے بھیڑ بکریوں کو گھومنے لے جاتے ہیں“۔

پھر ہم اُس کمیونٹی ہال میں داخل ہوئے جو کہ یورپ کی ایک رضا کار تنظیم نے تعمیر کیا ہے۔ کافی برفباری کے بعد یہ ہال اس لئے تعمیر ہوا تا کہ صمد کے گھرانے اس میں اپنے مال مویشیوں کے لئے چارہ جمع رکھ سکیں۔ اسی ہال میں انفارمیشن محکمے کی طرف سے گاؤں کے لئے بھیجا گیا رنگین ٹیلی ویژن اور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مٹی کے تیل پر چلنے والے جنریٹر کو رکھا گیا ہے۔ نائب سرپنچ نے نیا ڈِش انٹینا فراہم کرنے کی درخواست کی کیونکہ اِدھر پہلا اینٹنا تیز ہوا کی وجہ سے چھت سے گر کر ٹوٹ گیا۔ اس لئے ٹی وی پر شکل ہی نہیں آتی ہے۔

ہال سے باہر نکل کر میں نے اُس سے گاؤں کے دیگر مسائل کے متعلق پوچھا تو اُس نے یوں جواب دیا۔ ''اِدھر ایک کمیونٹی ہال بنایا جانا چاہیے کیونکہ ہم اکھٹے مل جل کر گاؤں والے پروگرام نہیں کر سکتے۔ صاحب آپ دونوں نے دیکھا کہ چھوٹے مکانات ہیں۔ دور دور تک کسی گھرانے کو بڑا ہال اور گلاس روم تک نہیں۔ نہ تو اُدھر تبتی کالونی میں کوئی میڈیکل سنٹر ہے اور نہ ہی صمد میں۔ جب کوئی سخت بیمار پڑتا ہے تو جائیں کہاں۔ نیوما پہنچنے کے لئے کسی روز کوئی ٹرک اگر ملے تو جائیں گے ورنہ کیا کریں؟''

تبتی رفیوجی کالونی کی طرح صمد گاؤں میں بھی لندن کی ایک رضا کار تنظیم کی طرف سے پالی گرین ہاوس تقریباً سب گھروں کو دئے گئے ہیں۔ کیونکہ اس بارے میں ایک سال پہلے اس علاقے کے دوران تب جانکاری ملی جب انگریز تبتی کالونی کے آڈیٹوریم ہال میں کئی روز سے ٹھہرا تھا۔ اُس کے ساتھ بات چیت کے دوران اس نے بتایا کہ وہ کئی سال سے لداخ میں یہ کام کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ موجود ایک تبتی لڑکی انگریزی ڈریس پہنی تھی۔ میرے پوچھے جانے پر اُس نے بتایا کہ ''میں اصل میں لندن کا ہے اور ہماچل پردیش اور لداخ میں ان ہی مہینوں میں نصف سال ٹھہرتا ہے اور ہندوستان کے دیگر جگہوں کو بھی جاتا ہے''۔ اس انگریز کی عمر ساٹھ سال لگتی ہے اور یہ لڑکی ۲۵ سال سے اوپر لگتی ہے۔ اُس سمارٹ لڑکی نے ہندی میں بتایا ''میں تو دھرم شالہ ہماچل کی ہوں۔ میں ان کی سیکرٹری رہی اور پھر ہماری شادی ہوئی۔ ان کی پہلی والی پتنی لنڈن میں رہتی ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہندوستان میں یہ چھ مہینے رہتے ہوئے اکثر مجھے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور سوشل کاموں میں ان کی ہاتھ بٹاتی ہوں"۔

صمد علاقے میں تبتی کالونی سے ایک کلومیٹر دور گرم چشمہ پر ہمیں جانے کے لئے فرصت نہ آئی کیونکہ اُدھر پیدل جانا پڑتا ہے اور پہاری درّے میں اُبلتا ہے۔ صمدو میں ندی کے کنارے جنگل بانی کے تجربہ کے لئے پودے لگانے کا کام جاری ہے۔ اس قسم کی پلانٹیشن نرسریاں نیوما بلاک کے اس بلند بالا علاقے میں لگانے کے لئے رینج آفیسر نیوما نے مجھے پہلے ہی جانکاری دی ہے۔ سطح سمندر سے 14500 فٹ بلندی پر واقع صمدو کافی پسماندہ ہے اور یہاں پیداوار نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس تنگ وادی سے گزرنے والی سڑک پر ٹرانسپورٹ کا بس اتنا انتظام ہے کہ لیہہ سے روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بس دس دنوں میں چھموریری جھیل کرزوک جاتی ہے۔ اِدھر سے کرزوک ۰۶ کلومیٹر دور ہے اور تب تک راستے میں کوئی گاؤں نہیں آتا ہے۔ البتہ ربو (خیموں) میں رہنے والے چنگپاز (Nnmadic) جو بھیڑ بکریاں اور یاک پالنے کے لئے ایک چراگاہ سے دوسری چراگاہ پھرتے ہیں۔ صمدو میں شیپ ہسبنڈری کا کوئی ایکٹنشن سنٹر نہیں ہے۔ آبادی ایک سو نفس سے بھی کم ہے۔ مگر صمدو میں بھیڑ بکریاں کافی ہیں۔ انہیں چرانے کے لئے یہ چون کھرندر جانے والے درے ہی کی طرف لے جاتے ہیں۔

کرزوک سڑک کے اوپر رنگ برنگی جھندے ہوا میں لہرا رہے ہیں جو دونوں طرف کھڑی چٹانوں پر ڈنڈوں سے باندھے گئے ہیں۔ صمدو کے علاقے میں فے (پہاڑی چوہے) اکثر نظر آتے ہیں۔ ان کی شکل نیولا ملتی جلتی ہے اور آدمی کو دیکھ کر ہی بلوں میں گھس جاتے ہیں۔ وزن میں بلی کے بچے برابر ہو سکتے ہیں۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کوئیول: سرحدِ چین پر اہم گاؤں

لیہہ سے لاسا تبت جانے کا قدیم راستہ دریائے سندھ کے کنارے تنگ دروں، ڈھلوانوں صحرائی وادیوں اور چراگاہوں کے درمیان سے گذرتا ہے۔ لیہہ سے تبت جانا ممنوعہ ہے اور دمچوک سے سڑک بند کی گئی ہے۔ لیہہ اور نیوما سے دمچوک تک کی سڑک آمدورفت کے لئے کارآمد ہے۔ چنگ تھنگ کا یہ علاقہ اہمیت اور حساس ہے۔ چین سرحد پر ہونے کی وجہ سے سیاحوں کو بیرون علاقہ کے لوگوں کو پابندی ہے۔ سب ڈویژنل ہیڈکوارٹر نیوما کی وادیٔ سے لیہہ کی شاہراہ دمچوک گذرتی ہے۔ نیوما سے ۲۲ کلومیٹر دریائے سندھ کے اس پار شمال مشرق کی سڑک چشول اور پنگوک جھیل جاتی ہے جبکہ لوما پُل پر چیکنگ ہوتی ہے۔ پُل کے پار جنوب کی طرف ایک سڑک انلے وادی جاتی ہے اور مشرق کی جانب پہاڑی سلسلے کے دامن سے گذرنے والی سڑک کوئیول اور دمچوک جاتی ہے یہی قدیم راستہ لداخ اور چین کے درمیان تجارت کا ذریعہ تھا۔ گوکہ اب یہ سڑک GREF کی زیرنگرانی ہے اور سال ۲۰۰۳ء سے اس پر تارکول روڑی بچھانے کا کام شروع کیا گیا۔ پہاڑی سلسلے کو کوکرشک کہتے ہیں۔ مگر جب یہ سلسلہ جنوب جانب مڑتا ہے جہاں پہاڑی چوٹی کی آغوش میں وہ فوجی بینکر اور ٹین کے بنے مکان ویران نظر آتے ہیں جو ۱۹۶۲ء کی ہند چین جنگ میں اُجڑ گئے تھے یا فوجی بھاگ چکے تھے۔ چوٹی کے اوپر بینکر بھی موجود نظر آتے ہیں جو کب سے خالی ہیں۔ اِدھر سے سڑک کافی ویران ہے اور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہی آگے ہے۔ وہ ماہی پُل قرتب دریائے سندھ میں جاملتی۔ ندی کنارے ایس بیشتر پودے نظر آرہے ہیں جو خودرو ہیں اور یہ سلسلہ تبتی رفیوجی کالونی تک ہے جہاں صمدو وادی شروع ہوتی ہے۔ ماہی پُل سے چند کلومیٹر چل کر بائیں طرف کا جودرّہ نظر آتا ہے وہاں سے چنگپاز کا راستہ ہے جو اپنے بھیڑ بکریوں کے ریوڑ لے کر جاتے ہیں۔ سُرخی رنگ پہاڑی سلسلے کے دامن سے گذرنی والی یہ سڑک ماہی نیوما سٹرک سے ذرا بُلند ہے۔ اس سڑک کو کشادہ کرنے کے لئے کاریگر اور مزدور ہمہ جہت چٹانوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی باندھ بھی باندھے جارہے ہیں۔ نالے کے کنارے جگہ جگہ خیمہ لگے تھے جن میں بیرون لداخی کاریگر اور مزدوروں کا قیام رہتا تھا۔

صمدو کی وادی ماہی سے ۱۲ کلومیٹر دور ہے اور تبتی رفوجی کالونی سے شروع ہونے والی یہ وادی نصف کلومیٹر چوڑی ہے جس کے بیچ یہ ندی بہتی ہے۔ اور اس پر تعمیر شُدہ پل کے دائیں جانب بُلندی پر تبتی بستی آباد ہے۔ چار کلومیٹر لمبی صمدو وادی بھی کافی پُرکشش لگتی ہے۔ مختلف طرز کے کوہسار نیلے آکاش سے باتیں کرتے ہیں۔ تبتی کالونی میں ۶۵ گھرانے آباد ہیں۔ اِدھر کے نمبردار نے بتایا کہ چین میں جب تبت کا قبضہ ہوگیا تو اُدھر سے لوگ مجبور اُچنگ تھنگ بھاگ کر آگے اور چالیس پچاس سال سے اس جگہ ہمارے ماتا پتا بسنے لگے اور اس وقت گاؤں کی آبادی ۳۵۲ نفوس ہے۔ گوبار نمبردار م نے اپنے گھر لے جاکر اور لیپٹن چائے اور بسکوٹ سے ہماری خاطر تواضع کی۔ اسں دوران ہیڈ ماسٹر آیا اور بتایا کہ اس سکول میں ۷۱ بچے اور بچیوں کو تعلیم سکھانے کے لئے لیہہ کی پانچ تبتی اُستانیاں بھی اِدھر ٹھہری ہیں۔ بہتر تعلیم پانے کے لئے اِدھر بچوں کے کھانے پینے، رہائشی کا انتظام ہے۔ ہیڈ ماسٹر نے یہ جانکاری دی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہوتی ہیں۔ اگرچہ ڈونگٹی وادی میں داخل ہوتے ہی پہاڑی سلسلے جسے کوئیول تک ٹائیکر مالے کہتے ہیں، کے دامن میں آئی ٹی بی ایف کا کیمپ ہے جہاں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور چیکنگ ہوتی ہے اسے کسٹم پوسٹ کا نام بھی رکھا گیا ہے پھر بھی سمگلنگ کی کوئی روک تھام ہوتی نہیں۔ تبتی رفیوجی عورتیں بھی دمچولے بازار سے جو چین میں پڑتا ہے اور دریائے سندھ کے پار پہاڑ پر واقع ہے اسے اشیاء سستے داموں لے کر نیوما تک لاتی ہیں اور زیادہ سامان تولیہہ پہنچ جاتا ہے۔ حالانکہ لداخ میں گورنمنٹ آف انڈیا کا پہلا اور واحد کسٹم دفتر نیوما میں ۲۰۰۲ء میں کھولا گیا اِس کے آفیسران، سیکورٹی اہلکاروں کی تبدیلی ہر چھ چھ ماہ بعد ہوتی ہے۔ وہ رات کے اندھیرے میں ڈونگٹی سے کوئیول تک اپنی گاڑیوں میں چھاپہ مارنے کے لئے آتے ہیں اور کبھی کبھار سمگلنگ مال کو ضبط کرتے رہتے ہیں۔ مگر سمگلنگ رُکتی نہیں کیونکہ کوئیول کے لوگوں کی آمدن کا یہ سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس طرح آئی ٹی بی ایف کو جو اختیارات دئے گئے تھے وہ کسٹم دفتر کے کھُل جانے سے بہت حد تک کم ہونے لگے ہیں۔ آئی ٹی ایف کیمپ کے سامنے چھوٹے ٹیلے پر آئی ٹی بی ایف کا جھنڈا لہراتا ہے۔ دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر اُس قدیم پُل کے ٹکڑے بھی موجود ہیں ماضی میں میں پانی کی زیادتی کی وجہ سے اِدھر لکڑی کا بنا پل بہہ چکا ہے۔ اِدھر سے یہ راستہ سیدھا ڑھاگہ سے ہوکر چشول جاتا تھا۔ قدیم زمانے میں چھانگلا درے سے ٹنگسے اور پھر چشول سے اسطرف کوئیول اور دمچوک آنے کا ہی اہم راستہ تھا۔ جب چشول سے چنگ تھنگ کا ہیڈ کواٹر نیوما منتقل ہوا اور لوما پُل تعمیر کیا گیا تب سے یہی سڑک دمچوک کے لئے آمدورفت کا ذریعہ بنی رہی۔ آگے سڑک روہدک پوسٹ سے گذرتی ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

یہ جگہ فوجی لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کے مشرق جانب دریائے سندھ کے پار چین کے قبضہ میں وہ پہاڑی سلسلہ ہے جہاں دچھوکلے ہے۔ آگے سڑک کے بائیں جانب دریائے سندھ کے کنارے کارپونگ اریگیشن پروجیکٹ کوسکاک جونگ کی چراگاہ کو بڑھاوا دینے کے لئے بنایا گیا ہے۔

کوئیل کے علاقہ میں جو وسیع وعریض میدان ہے وہ کبھی فوجی ہوائی اڈہ ہوا کرتا چین کے نزدیک ہونے کی وجہ سے اعتراض اُٹھانے کے بعد ۱۹۷۰ء کے بعد اس اڈے کو منسوخ کیا گیا۔ دہلی سے اس جگہ براہ راست فوجی جہاز آیا کرتے تھے۔ کوئیول پہاڑی سلسلوں میں چھپا ہوا گاؤں ہے۔ اس کے آغوش میں نالہ چشم رواں دواں ہے۔ وادی کوئیول کے شروع میں ایک فوجی چھاونی ہے۔ آگے قدیم زمانے کے وہ مکانات اب کھنڈرات نظر آتے ہیں جو کبھی فوجی گودام ہوا کرتے۔ کوئیول وادی میں داخل ہوتے ہی جنوب کی طرف سڑک دچھوک جاتی ہے اور کوئیول گاؤں تک کچھ کلومیٹر کی رابطہ سڑک۔ گاؤں کے شروع میں آئی ٹی بی ایف اور انڈین تبتین پولیس کا کیمپ ہے۔

کوئیول گاؤں کئی پروٹکشن بندھ بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ کئی ڈائیورشن کے علاوہ چشم نالے پر ایک پُل بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ فارسٹ پلانٹیشن نرسریوں کا تجربہ ۷۷-۱۹۷۶ء میں کیا گیا ہے۔ مگر درختوں کے پھلنے پھولنے کے امکانات کافی بُلندی اور موسم کی وجہ ہے۔ گاؤں کی معیشت کا دارومدار بھیڑ بکریاں پالنا ہے۔ ادھر ۱۳ ہزار بھیڑ بکریوں کے علاوہ ایک ہزار پاک بھی ہے۔ مال مویشیوں کے لئے محکمہ شیپ نے یہاں فیڈ سینٹر بھی کھولا ہے۔ تاکہ چارہ کی دقت نہ رہ سکے۔ گاؤں کے اندر تک سڑک تعمیر شدہ ہے اور کم فاصلے کی ایک رابطہ سڑک دچھوک جانے والی سڑک کے ساتھ ملائی گئی ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کوئیول گاؤں کے لوگ کافی Sensitive مانے جاتے ہیں۔گاؤں کی آبادی ۴۷۰ ہے جو ۱۱۵ گھرانوں پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ تبتی رفیوجی کے ۲۲ گھرانے بھی بسے ہیں۔لوگوں کی سہولت کے لئے سب ڈویژن انتظامیہ نیوما، ضلع انتظامیہ کے علاوہ لداخ اٹانومس ہل ڈیولپمنٹ کونسل کافی خیال رکھتی ہے۔اس طرح یہاں اکثر و بیشتر ایسے حکام کا دورہ رہتا ہے۔لیہہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بس سروس ہفتے میں ایک بار آتی ہے۔علاج و معالجہ کے لئے سہولت سرکار ہے۔جب سے نیوما بلاک میں کئی ریذیڈنشل سکولوں کا قیام ہوا تب سے کئی اور جگہوں کی طرح اِدھر سے بھی ان بچوں کو ایسے سکولوں میں بھیجا گیا۔پہلے اِدھر مڈل سکول تھا۔خوبصورت اور وسیع جگہ اور بلڈنگ میں اب پرائمری سکول ہے۔۲۵ طلباء وطالبات کے لئے تین ٹیچر ہیں۔مذہبی، سماجی اور کلچرل تقریبات منانے، دیدہ زیب طور کمیونٹی ہال تعمیر کیا اور محکمۂ انفارمیشن کی جانب سے نصب کردہ رنگین ٹیلی ویژن گاؤں کی طبع تفریح کے لئے مختص ہے۔دوردرشن ریلے سنٹر بھی تعمیر کیا گیا۔چنگ تھنگ میں تب تک دوردرشن نیشنل چنل جو واحد چینل آتا ہے ادھر جب تیک کہ ایسے ریلے سنٹر نہ ہو۔محکمۂ انفارمیشن نے کئی اور جگہوں کے ساتھ ساتھ کوئیول میں بھی DTH لگانے کا فیصلہ کیا۔ یہ گاؤں ۲۰۰۴ء کی خشک سالی سے کافی متاثر ہوا۔اس لئے دوسرے دیہات کی طرح یہاں کی بھیڑ بکریوں کو چارہ کی فراہمی اور لوگوں کو راحت پہنچانے کے لئے سرکار نے انتظامات کئے ہیں۔

اول دسمبر ۲۰۰۴ء

”راقم الحروف نے تین سال لداخ قیام کے دوران کئی سرکاری دورے ضلع، سب ڈویژنل انتظامیہ ساتھ سرانجام دئے۔نیز انیل پرتاپ سنگھ کے ساتھ دوستانہ طور کئے“

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخی زبان

ریاست جموں وکشمیر کی سرکاری زبان اگرچہ اُردو ہے۔ محکمۂ مال اور عدالت ہا کا کام اسی زبان میں ہوتا ہے۔ کچھ محکموں کے رپورٹ رسائل اور پمفلٹ وکتابیں اُردو میں ہی شائع ہوتی ہیں۔ محکمۂ تعلیم کا بیشتر کام اسی زبان سے جڑا ہوا ہے۔ سرینگر اور جموں سے روزانہ درجن اخبارات اور ایک درجن جرائد اردو میں چھپتے ہیں۔ جن کی قارئین کو تلاش رہتی ہے۔ اس کے باوجود سرکاری اور نجی خط وکتابت انگریزی میں ہوتی ہے۔ بین الاقوامی زبان کے ناطے یہ انگریزی پورے دنیا پر راج کر رہی ہے۔ ہندوستان کی قومی زبان ہندی ہے۔ ریڈیو ٹی وی کے بیشتر پروگرام اسی زبان میں ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں۔ فلموں میں ہندی فلموں کا ہی زیادہ چلن ہے۔ اگرچہ ان کی زبان نوے فیصد اُردو ہوتی ہے۔ ہندی میں کتنے رسالے اور اخبارات چھپتے ہیں اور اُردو میں بھی مگر دونوں زبانوں کو انگریزی نے مغلوب کیا ہے۔ وہ کون سا شعبہ نہیں جہاں انگریزی زبان کو استعمال نہ کیا جاتا ہے۔ خط وکتابت، رپورٹ اور دیگر معاملات کے علاوہ تقریبات میں زیادہ تر انگریزی زبان کا ہی استعمال ہوتا ہے۔

علاقائی سطحوں کی زبان میں ریاست میں کشمیری بولنے والے زیادہ ہے۔ جو ان کی مادری زبان ہے جبکہ دوسرے نمبر پر ڈوگری، تیسرے نمبر پر لداخی و پہاڑی چوتھے نمبر پر گوجری کا استعمال ہوتا ہے۔ وسیع وعریض خطہ لداخ میں کچھ اور بولیاں بھی بولی جاتی ہیں جن میں پُرکھی، بلتی، تبتی اور شنی بولیاں ہیں مگر لداخی زبان کی بولی کو زیادہ ہی لوگ استعمال کرتے ہیں۔ کچھ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رسالے، رپورٹ، پوسٹر اور خط و کتابت اسی زبان میں ہوا کرتا ہے۔

لداخی زبان میں جو روزمرہ گفتگو ہوتی ہے اس میں عام الفاظ ایسے بولے جاتے ہیں۔

(۳۰ر ستمبر ۲۰۰۴ء)

لداخی زبان کا اُردو معنی

لداخی	اردو	لداخی	اردو
ِننگ (سام)	دل	ِگو	سر
نا (شونگ)	ناک	ڈُم	چہرہ
ِسو	دانت	نچوک	کان
ِمکسپک	پلکیں	زگپا (زگو)	انگلی
لکھچپل (لکٹ شکس)	کلائی	ٹاٹو (ٹوٹو)	گلا
ِنوما	پستان	سکنگ	ٹانگ
ٹماجانگ (ٹھاٹانگ)	کہنی	جےُ	آلہ تناسل
ما	مرد	ڈُنک	سینہ
سوڈِ (گوڈ)	بال	مگ	آنکھ
کھلپاک	ہونٹ	مالا	تھوڑی
ِمکسما (مکس پک)	ابرو	لُکپا	ہاتھ
ٹوپٹو	پیٹ	کنگبا (جنگپا)	گردن
پنگو (پمکو)	کندھا	ِسکتپا	کمر
کمپا	پاؤں	کھُپ	اندام نہانی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پاما	عورت	نو (پچو)	لڑکا
سمنو	ناخن	سکنگ	ٹانگ
ڈومو	پریشان چہرہ	چاک پُو	نفرت
سردکپو	غم، پریشانی، دکھ، افسوس	کھوشس	مرجانا، مرتی
گنچس	ہنسنا	ناماپنگما	شادی
سمچس	خواہش	چسپا	محبت
ٹھتپا	خوشی	اسی ٹھک	مرد عورت کا میل
اَما	ماں	اَبی	دادی
اچی	بڑا بھائی	انگو	چاچا
لمنگھی	بہن	ٹرپا	جوان مرد
بُمو	عورت	ما	مرد
نوِ (نولے)	لڑکا	نمو (نمولے)	لڑکی
ڈمپو	مہمان	نن (چمو)	عورت بودھی تعلیم
مانکس (لاما)	مرد	گیلپو	راجہ
گیالمو	رانی	ڈُل ڈُل	چلو چلو
مِنک لے	نہیں ہے	دُکھ لے	ہے
ناگسمت	مجھے پتہ نہیں ہے	گنچک	قسم سے
لاچس	رسم	لسوڈلسوڈ	آرام
سِم	گوشت	نیما	اتوار
زوا	پیر	گمار	منگل
لُنگپا	بدھوار	فربو	جمعرات

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پاسنگ	جمعہ	سپنیا	ہفتہ
اَرو	وہاں	سم زوہ	دہی
شنگ	لکڑی	رَے	پہاڑ
لنگپا	وادیَ	سانگ لام	کوچہ
گہری کھائی	رونگ	شگا	قدرت
ساگ	جیون	چک	ایک
نیس	دو	سم	تین
زہا	چار	سنگا	پانچ
ٹگ	چھ	ڈم	سات
رگ یاڈ	آٹھ	زگو	نو
سچو	دس	چک چگ	گیارہ
چگن یُس	بارہ	سا	زمین
سزھا	میدان	چھولم	بڑا گول پتھر
منتک	پھول	چھوہ	پانی
چنگما	درخت	ٹچر	کنڈی
میلونگ	آئینہ	اُوما	دودھ
ٹونس	اناج	ٹکی	روٹی
چا	چائے	گو	دروازہ
پھورچے	کھڑکی	سونگداس	چاول
نرمو	میٹھی چائے	گود	ماچس
رنگوس	ڈھلوان	لالس	لہریں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شلما	کنکریلی زمین	شاگما	کنکر
لُنگسپا	ٹھنڈ ہوا	سرو	ہوا دھیرے چلنا
سرمو	سردی محسوس ہونا	ٹنگمو	سردی
سوچس	خوش آمدید	صُنم	قسمت
ہارپو	چمکیلا	لاچھک	خواہشات کے ساتھ
سُولمار	مکھن	سُلتھال	چولھا، سٹو
سونگتھال	تھالی پلیٹ	سر	سونا
سُٹلی	لداخی عورت کا لباس	سُلراس	تحفہ
لہنرہا	نصیحت	لبڈا	سکولی
لبچس	سکھانا	سوزگا	راز
سلپچس	پڑھنا	سُنگ	بولنا
لم گیاس	سماج، اکھٹے	ہمبا	خیال
سلبب	سایہ	سلڈوڈ	موسم
سولکر	پیالہ	ہُرپو	تیز، جلدی
ہلپو	کھلی، وسیع	ہب چھڈ	وجیہہ، قابل آدمی
کھمپا	مکان	ھِمپا	ہمّت، خوداعتمادی
ہلماں	خوبانی	نیگس پا	دِل بہلائی
لنگپو دُلدپ	تیز ہوا چلنا	ملڈوڈک	خوبصورت
میلونگ	آئینہ	نیلم	خواب
زِنت لُگ	سونا	کھاچک	چپ
اُولے اُولے	اچھا اچھا	ٹھاچس	دیکھنا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

□

لداخی		اُردو
ناجک سومی ستنگ نالیہہ نانو کسے یونگس	:	میں تین روز بعد لیہہ سے واپس آ گیا
لیہہ ہسپتال ناگیلا ڈک	:	لیہہ ہسپتال اچھا ہے
ناسنگ نا ژوق پُوا ِن	:	میں دل کا اچھا ہوں
صُنم ٹنگ بُوزرُزک	:	صُنم سچ بولتا ہے
حمید کھچل پاڈانگ چھت ڈک	:	حمید کشمیری ہے
سنگے سنپو ینو مالم	:	دریائے سندھ نیوما کی
ناتھور لا کلومیٹر چک گی تھک رنگ ناگیگ ڈک	:	سڑک سے نیچے ایک کلومیٹر دور بہہ رہا ہے
ناسمس چھپا چز ان	:	میں محبت میں مبتلا ہوں
ناسُلچھا دُن ان	:	میں چائے پیتا ہوں
ڈنٹو ڈُن	:	کھانا کو کھانے
لنگسے	:	کھڑا ہونا
ڈُوک	:	بیٹھ جانا
لوٹنگ	:	گانے گانا
تھِنگ	:	نظم
چگلو	:	غزل
ناچھل	:	خبر

نوٹ: ممکن میں کسی جگہ کمی کمی بیشی رہی ہو اس ضمن میں مصنف کو اطلاع کریں تا کہ آئندہ کتابہ میں پوری کی جا سکے"

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخ کی اہمیت اور جانکاری

منفرد جغرافیائی خدوخال اور امن وسکونت کا خط لداخ ہمیشہ سے ملکی اور غیر ملکی سیاحوں اور مہم جوئیوں کے لئے کشش کا باعث رہا ہے۔ ننگے پہاڑوں کا یہ خطہ سطح سمندر سے کافی بلندی پر واقع ہونے کی وجہ سے عجیب وغریب لگتا ہے۔ اس لئے اسے دُنیا کی چھت کا نام دیا گیا ہے۔ دشوار گذار راستوں، دروں، سخت چٹانوں، پُر پیچ گھاٹیوں، ترائیوں اور صحرائی ڈھلوانی وادیوں میں زندگی گزارنے والے اڑھائی لاکھ نفوس آبادی لداخیوں، تبتیوں، بلتیوں اور پرکھوں پر مشتمل ہے۔ ان کی طرز حیات، زبان، سماجی معاملات اور تمدنی سرگرمیاں اور رسم ورواج گو کہ علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں مگر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اکثر معاملات میں پورے لداخ میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اصل میں یہاں دو نسل کے لوگ آباد ہیں، آریائی نسل اور منگلولیائی نسل، آریائی نسل کی شکل و شمائل کشمیریوں کی شکل وصورت سے ملتی جلتی ہیں جب کہ منگولیائی نسل کا ناک ونقشہ چینی لوگوں سے ملتا ہے۔

لداخیوں میں یہ سب سے بڑی خصوصیت ہے کہ انہوں نے پرانے وقت سے چلے آرہے مذہبی رسومات، سماجی معاملات، رہن سہن، خورد ونوش، ملبوسات، تہذیب وتمدن، فن طرز تعمیر اور دیگر امورات کو آج تک برقرار رکھا ہے اور اس میں تبدیلی نہ لانے کی سب سے بڑی وجہ یہاں کی سخت موسمی حالات اور پہاڑی ڈھلوان پر گذر بسر ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخی گھمپا میں سالانہ میلے لگتے ہیں اور بہت سارے تہوار شان وشوکت سے منانے کا سہرا لداخیوں کے ہے۔ اس قسم کے منعقدہ میلوں میں لداخی تہذیب، ثقافت، سماجی زندگی اور دیگر امورات سے متعلق جھانکیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ان تہواروں میں شرکت کرنے کے لئے ہندوستان اور غیر ملکی بودھ مت کے عقیدت مند آتے ہیں۔ کئی گھمپاؤں میں آرٹ و مصوری کا بے بہا خزانہ محفوظ رکھا گیا ہے۔ درودیواروں پر سینکڑوں برس سے مصوری کے اعلیٰ نمونے سجائے گئے ہیں۔

لداخ سے متعلق جانکاری حاصل کرنے کے لئے کئی انگریزوں نے کٹھن حالات میں یہاں ٹھہر کر کتابیں لکھی ہیں۔ کئی محققین کہتے ہیں کہ اس کے خدوخال چاند سے ملتے ہیں، اس لئے اسے چاند کا دیس Moon Land کا نام دیا گیا ہے، بقول سردیو سنگھ مسافر، لداخ کی دھرتی چاند کی سطح زمین سے عین مطابقت رکھتی ہے۔ امریکہ کہ پہلی خلائی ٹیم نے چاند سے چٹانوں اور پہاڑوں اور سطح زمین کے جو نمونے لائے تھے، ان کی تحقیقات کی ایک کڑی کے سلسلے میں ایک سروے رپورٹ کے مطابق واحد لداخ کا ہی علاقہ ایسا ہے جس سے سطح زمین تقریباً چاند جیسی ہے، گو فرق صرف اتنا ہے کہ لداخ کے علاقہ میں کشش اتنی نہیں جتنی چاند پر ہے، لداخ کے کئی علاقوں میں آکسیجن کی کمی ضرور محسوس کی جاتی ہیں۔

یہاں آباد سادہ لوح لوگ سالہا سال تک بیرونی دُنیا کی مداخلت کے اثرات سے پاک وصاف رہے ہیں۔ اس وقت دُنیا کے تمام پُرسکون مقامات میں لداخ پہلے نمبر پر ہے۔ یہاں خالص قدرتی حسن موجود ہے۔ لداخ کئی معاملات میں دُنیا کی باقی جگہوں سے جداگانہ ہے اور اس کی انفرادیت کی وجہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سے اس کی دُنیا میں بہت اہمیت ہے۔لداخ کے متعلق کچھ جانکاری یوں ہے:

پہلا واحد لداخی جو کشمیر کا بادشاہ بنا:

تبت سے آیا ہوا تبّتی نسل کا راجکمار رینچن شاہ جو کہ رینچن بوٹہ کے نام سے جانا جاتا تھا، کے متعلق یہ تاریخ ہے کہ اُس نے اپنے باپ جو کہ تبیت کا راجہ تھا کے ساتھ اختلاف کی وجہ پر لڑائی کی اور لداخ سے ہو کر کشمیر بھاگ آیا۔ یہاں اُس نے کشمیر کے راجہ سیہہ دیو کے کمانڈر انچیف رام چند کو مار ڈالا اور اس کی بیٹی کوٹہ رانی سے شادی کی اور ۱۳۲۰ء میں اپنے راجہ ہونے کا اعلان کیا اس وقت کشمیر میں بدھ مت کو عرصہ تک لاگو نہیں کیا گیا تھا، اس نے اسلام قبول کیا اور صدرالدین نام رکھ کر پہلا مسلمان بادشاہ بن گیا۔

ارغونوں کے متعلق اصلیت:

زمانہ قدیم سے وسط ایشیاء کے مختلف حصوں اور کشمیر سے سوداگر اور بیوپاری سامان کی تبدیلی کے لئے لیہہ میں عرصہ تک ٹھہرتے۔ انہوں نے لداخی لڑکیوں سے شادیاں رچائی۔ نتیجتاً لداخی سوسائٹی میں نئی نسل معرض وجود میں آئی۔ بہت سارے وسط ایشیاء اور کشمیری مسلمانوں نے لداخی بودھی خاندان سے وابستہ لڑکیوں سے شادی کی اور ان کو ارغون کہا جانے لگا۔

جنرل زور آور سنگھ:

لداخی ماضی سے ہی علیحدہ خطہ تھا کیونکہ ہندوستان سے بہت دور بلند کوہ ہمالیہ کی سطح کا وہ حصہ جس کو بلند قامت برف پوش کوہسار سلسلوں نے گھیر رکھا ہے۔ مہاراجہ گلاب سنگھ نے جب جان لیا کہ لداخ کا نظم ونسق نااہل حکومت کے ہاتھ میں ہے تو اس نے اسے جموں کے ساتھ ملا کر ایک وسیع ریاست بنانے کا منصوبہ باندھا، جنرل زور آور سنگھ کی قیادت میں دس ہزار ڈوگرہ افواج

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کشتواڑ، مڑوا، واڑون اور زانسکار کے دشوار گذار پہاڑوں کو عبور کرتے ہوئے ۱۶راگست ۱۸۳۴ء میں لداخ کے حدود میں داخل ہوئی۔لداخی فوج کے ساتھ مقابلہ آرائی کے بعد کٹھ پتلی لداخی حکومت بنا کر جنرل زورآور سنگھ واپس چلا گیا۔ کچھ مدت کے بعد وہ لداخ پھر آیا اور لداخ کو مکمل فتح کر کے اسے جموں کے ساتھ ملایا، اس طرح لداخ ریاست جموں وکشمیر کا ایک حصہ بن گیا۔ بعد میں زورآور سنگھ نے اسکردو (بلتستان) کو بھی فتح کیا اور پھر تبت چڑھائی کے دوران وہ (انلے) چنگ تھنگ کے مقام پر مارا گیا۔

لداخ میں سیاحوں کا داخلہ:

۱۹۴۷ء میں یارقند اور اسکردو کے راستے مکمل طور بند کئے گئے اور غیر ملکی سیاحوں کو لداخ میں داخلہ کے لئے پابندی لگائی گئی۔ پھر ۲۷رسال بعد ۱۹۷۴ء میں ریاست جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ سید میر قاسم نے یہ پابندی ہٹائی اور ۱۹۹۴ء میں نوبرا وادی اور شام علاقہ کے علاوہ چنگ تھنگ کے دربگ چھانگلا درہ سے نپکوگ جھیل اور نیوما بلاک میں اپشی منالی سڑک پر ٹنگلگلا درہ اور سرچو تک سیاحوں کے لئے چھوڑ دیا گیا، اس سے آگے ہماچل پردیش کا علاقہ آتا ہے۔ جب کہ اپشی نیوما سڑکیں صرف ماہی پل تک اور ماہی پل سے کرزوک جانے والی سڑک پر بہت سارا علاقہ معہ چھموریری جھیل آتا ہے اور یہ حصہ آگے سرچو تک سے جاملتا ہے۔ اس حصے پر سیاحوں کو باضابطہ اجازت نامے پر گھومنے کی اجازت ملتی ہے۔ جب کہ لداخ کے وسیع وعریض چنگ تھنگ کے بیشتر حصے بشمول نیوما، دمچوک، انلے، چشول اور ژھاگہ سرحد تک سیاحوں کے آنے جانے پر پابندی بدستور جاری ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخ اٹانومس ہل ڈیولپمنٹ کونسل:

۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۳ء کو لداخ اٹانومس ہل ڈیولپمنٹ کونسل کو منظور کیا گیا اور ۸ر مئی ۱۹۹۵ء کو ہندوستان کے اس وقت کے صدر نے اس کو لداخ اٹانومس ہل ڈیولپمنٹ کونسل ایکٹ آف ۱۹۹۵ء کے تحت اختیارات کے احکامات صادر کئے۔ ۳ر ستمبر ۱۹۹۵ء کو اس کونسل کے ممبران کو گورنر آف جموں وکشمیر نے حلف برداری کی رسم انجام دلائی، کل ۲۶ کونسلروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا جن میں ۲۲ بلا مقابلہ کامیاب قرار دئے گئے۔

لداخ بدھسٹ ایسوسی ایشن

۱۹۳۴ء میں تین کشمیریوں، پنڈت شری دھر کول، شری نیل کنٹھ (انکم ٹیکس آفیسر) اور جی۔این۔شاہ (ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول لیہہ) نے قائم کیا، جب وہ اِدھر بوجہ سرکاری ملازمت تعینات تھے۔ اس تنظیم کو ۱۹۳۷ء میں باضابطہ رجسٹرڈ کیا گیا۔ یہ لداخ میں پہلی کوئی علاقائی تنظیم بن گئی اس کے پہلے صدر ژھوانگ ریگزن تھے۔ سماج سدھار کی مہم چلانے کے ساتھ ساتھ اس وقت کی مقامی سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھی۔

ماخوذ از ''آئینہ لداخ''

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اقسام راضی لداخ

ماجنگ: زیادہ پیداوار دینے والے کھیت کا نام۔ یہ قسم سب سے اہم کھیت مانا جاتا ہے۔ درجہ اول کا کھیت جس میں گرم، مٹر، گندم، باغلہ، سرسوں اور آلو وغیرہ کاشت کیا جاتا ہے۔

باغ ماجنگ: اس قسم کے رقبہ میں میوہ دار درخت نصب کئے جاتے ہیں اور یہ درجہ اول کا ہی کھیت ہے۔ اس کھیت میں خوبانی، سیب بادام اور اخروٹ سیب ہوے ہیں۔

ہرجنگ: دوسرے درجہ کے کھیت کا نام ہے جس میں گندم، گرم مٹر، آلو وغیرہ کی کاشت ہوتی ہے۔

باغ برجنگ: اس رقبہ جات میں دوسرے درجہ کے کھیتوں کا نام دیا جاتا ہے جس میں میوہ دار درختان نصب کئے جاتے ہیں۔

تھاجنگ: تیسرے درجہ کے رقبہ جات کا نام ہے اور درجہ دوم کے ہوتے ہیں۔ ان کھیتوں میں برجنگ کی طرح گندم۔ گرم آلو باغلہ ومٹر کی کاشت ہوتی ہے۔

باغ تھاجنگ: اس رقبہ جات میں میوہ دار درختان نصب کئے جاتے ہیں۔

چھس: اس قسم کے رقبہ جات میں سبزی وترکاری مثلاً ساگ، پالک، مولی، شلغم، گوبھی کی کاشت ہوتی ہے۔ یہ اعلیٰ قسم کا کھیت مانا جاتا ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سچک: اس قسم کا رقبہ کا چوتھے درجہ کا مانا جاتا ہے۔ سال میں ایک فصل لینے کے بعد اگلے سال خالی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اوتھنگ: اس قسم کے رقبہ جات میں چارہ وغیرہ کی کاشت ہوتی ہے اور یہ پانچواں درجہ کا اراضی ہے۔

بنجر قدیم بیدزار وسفیدزار: یہ رقبہ جات غیر مزروعہ کی تعریف میں آتا ہے اس رقبہ میں بید اور سفیدہ کے درختوں کے امبو جا پودے نصب کیئے جاتے ہیں۔

بنجر قدیم ناسکور: یہ قسم عموماً چنگ تھنگ اور نوبرا کے سب ڈویژن میں آتا ہے۔اور غیر مزروعہ کی تعریف میں آتا ہے۔ایسے رقبہ جات میں جڑی بوٹیاں اور جھاڑیاں اور ادویاتی پودے ملتے ہیں۔

بنجر قدیم: رقبہ جات کئی سالوں رہنے کے بعد بنجر کی تعریف میں آتا۔اور بہت سارے گاؤں میں کاہچرائی کی صورت میں ہوتے ہیں (یہ اکثر چنگ تھنگ) کے دونوں بلاکوں نیوما اور دربگ میں ملتے ہیں [غیر ممکن] اس قسم کے رقبہ جات میں غیر آبادی، کوہل، تالاب، راستہ وغیرہ ممکن وغیرہ ہوتے ہیں۔لداخ کے اناج میوے اور سبزیاں رنگ، حجم اور مزے میں کشمیری پیداوار سے علیٰحدہ ہیں۔اس کی سب سے بڑی وجہ بلندی اور ہوا میں نمی کی کمی ہے۔

(محکمہ مال نے زمانہ قدیم سے لداخ میں اراضی کو اسی طرح تقسیم کیا ہے۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نیوما اور اگریکلچرل آفیسر نے اِس ضمن میں جانکاری دی)

❖ ❖ ❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخ میں اسلام ایک نظر میں

از: عبدالغنی شیخ لداخی

لداخ کی سرزمین صدیوں سے اسلام اور بدھ مت کا گہوارہ رہا ہے اور یہاں کے پہاڑوں اور ہریالی گھاٹیوں میں اذان کی صدائیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔

جغرافیہ: لداخ کا رقبہ اقصائے چین سمیت تقریباً ۹۵ ہزار مربع کلومیٹر لیکن صرف ۶۲۰ مربع کلومیٹر کے رقبے میں کھیتی باڑی اور اقتصادی سرگرمیاں ہوتی ہیں، باقی علاقہ پہاڑوں کے سلسلے، دروں اور میدانوں پر مشتمل ہے بلندی اور کڑاکے کی سردی کی وجہ سے کھیتی باڑی اور انسانی آبادکاری ممکن نہیں ہے اپنے جغرافیائی خدوخال کی وجہ سے لداخ کو Moon Land چاند کی سرزمین Magic Land جادوئی دیش'' اور دُنیا کی چھت Roof of the World کہا جاتا ہے اپنی لمبی تاریخ میں لداخ کو مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔ بہت سارے مورخین نے ''تبت خورد'' اور مغربی تبت کے نام سے لداخ کو یاد کیا ہے۔

آبادی: دو لاکھ کی آبادی میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب باون فیصد ہے، باقی بدھ مت کے پیروکار ہیں چند سو عیسائی بھی لداخ میں بستے ہیں۔ خطے میں دو ضلع ہیں۔ ضلع لیہہ اور ضلع کرگل۔ ضلع لیہہ بودھوں کی اور ضلع کرگل میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ضلع لیہہ کے مقابلے میں کرگل میں آبادی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

قدرے زیادہ ہے۔ ضلع لیہہ میں تقریباً بیس فیصد مسلمان آباد ہیں۔ مسلمان لیہہ سمیت ضلع کے ۱۱۲ دیہات میں سے ۲۵ دیہات میں بستے ہیں۔ ان میں ۷ دیہات میں مسلمان اکثریت ہے۔ تقسیم ملک کے دوران چند دیہات سے مسلمان پاکستان ہجرت کر گئے۔ اس سے مسلمانوں کی آبادی میں کچھ کمی آئی۔

لداخ کی مسلم آبادی سنی، شیعہ اور نور بخشی پر مشتمل ہے۔ سنی مسلمان حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ خطہ لداخ میں اہل سنت والجماعت کی تقریباً ایک سو گیارہ مساجد ہیں۔ لیہہ کی تاریخی جامع مسجد لداخ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ جبکہ کرگل ضلع میں سینکڑوں مساجد ہیں۔ دور افتادہ زانسکار کی راجدھانی پدم کے ۱۰۰ گھرانوں کے لئے ایک جامع مسجد کے علاوہ دو اور مسجدیں ہیں۔ پانی کھرنامی گھاؤں میں تین تین مسجدیں ہیں۔

لیہہ کی جامع مسجد تین سو تینتیس ۳۳۳ سال پہلے ۱۰۶۷ھ میں مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر اور لداخی راجہ دیلدن نمگیل کے مابین ایک معاہدے کے تحت تعمیر ہوئی۔ لداخ ان دنوں مغلیہ حکومت کا باج گذار اتھا۔ اور اس کے بدلہ مغل حکومت لداخ کی خودمختاری اور سلامتی کی ضامن تھی۔ شروع میں مسجد کا فن تعمیر لداخی اور تبتی طرز کا تھا۔ آج کل اسلامی فن تعمیر کے مطابق گنبد و مینار تعمیر کئے گئے ہیں۔ قصبہ میں اس سے پرانی ایک اور چھوٹی مسجد ہے۔ مسلم آبادی میں اضافہ اور سینٹرل ایشیاء اور کشمیر سے تاجروں کی آمد کی وجہ ایک بڑی مسجد کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس لئے موجودہ جامع مسجد کی توسیع عمل میں آئی۔ مسجد میں حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کی ایک یادگار ہے۔ مقامی روایت کے مطابق انہوں نے مسجد کی تعمیر سے پونے تین سو سال پہلے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اس جگہ عبادت کی تھی۔ لیہہ اس پندرہ کلو میٹر دور شے مسجد میں بھی ان سے منسوب کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ لداخ کی سب سے پرانی مسجد ہے۔ پھر لداخ کے راستے سے چینی ترکستان تشریف لے گئے تھے۔

لداخ میں اسلام کی تاریخ

کشمیر کے مورخین اور نسل اور نسل پہنچی ہوئی روایات کے مطابق پہلے اسلام کا پیغام حضرت میر سید علی ہمدانی جنہیں شاہمدان بھی کہا جاتا ہے لداخ لایا۔ انہوں نے خطہ میں تبلیغ دین کا کام بھی کیا اور مورخین کے مطابق کئی مسجدیں بھی تعمیر کیں۔ پروفیسر مجیب کے مطابق ان میں ایک مسجد زنسکار کی راجدھانی پدم میں تعمیر کی۔ روایات کے مطابق حضرت شاہ ہمدان بلتستان بھی تشریف لے گئے جہاں خطہ کی قدیم ترین مسجدوں کی تعمیر کا سہرا ان کے سر باندھا جاتا ہے۔

تاہم ساتویں اور آٹھویں صدیوں میں جب لداخ بلتستان اور گلگت کا پورا خطہ چین، تبت، سنٹرل ایشیاء، عرب اور کشمیر کی معرکہ آرائیوں کا مرکز بنا تھا تو لداخ میں عرب فوجیوں کی نقل وحرکت اور تاجروں کی آمد ورفت تھی۔ لداخ کے ٹانکچے علاقے میں چٹانوں پر ایک قرآنی آیت اور عربوں کے نام تراشے ہوئے پائے گئے۔ ان میں ناصر بن صالح ابو منصور۔ ابوالایات اورزکریا ابن قاسم چند اہم نام ہیں۔ محققوں کے مطابق سنٹرل ایشیاء کے معرکوں اور دور کی سیاسیات میں ان کے نام ملتے ہیں۔

لداخ کے ہمسایہ ملکوں اور خطوں میں اسلام کے پھیلنے سے لداخ میں اسلام کی اشاعت کو تقویت ملی۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں مشہور عرب جرنیل قتیبہ بن مسلم نے ۷۰۵ء میں پائین ترکستان فتح کیا۔ ۷۵۱ء

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میں عربوں نے دریائے طالاس پر چینی فوج کو فیصلہ کن شکست دی اور سنٹرل ایشیاء سے چین کی گرفت ختم ہوگئی۔نویں صدی میں سارا سنٹرل ایشیاء حلقہ بگوش اسلام ہوا۔

لداخ میں اسلام کا پہلا ذکر عباسی خلیفہ المامون (۸۳۳۔۸۱۳ء) کے دورِ حکومت میں ملتا ہے۔ایک کتبہ میں جو افغانستان میں ملا تبت اور بلتستان کی فتوحات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا ہے۔خلیفہ المہدی نے تبت سے خراج مانگا تھا۔عرب مورخین یعقوبی، طبری، ابن خلدون، البیرونی، مسعودی وغیرہ نے تبت کا ذکر کرلیا ہے۔ان دنوں لداخ تبت کا حصہ تھا۔

تیرھویں صدی میں کشمیر اس اسلام کی اشاعت ہوئی۔شروع اس کا سہرا سنٹرل ایشیاء کے ایک خدا رسیدہ بزرگ سید شریف الدین کے سر ہے۔وہ چینی ترکستان کے رہنے والے تھے۔پہلے ان کے ہاتھوں اسلام قبول کرنے والا ایک لداخی شہزادہ رنچن شاہ تھا، سلطان صدرالدین کے نام سے وہ کشمیر کا پہلا مسلمان حکمران بنا۔

سولہویں صدی کی شروعات میں بلتستان کے عام راجوں نے اسلام قبول کیا۔حضرت شاہ ہمدانؒ نے پودا لگایا تھا۔حضرت سید نوربخش نے اس کی آبیاری کی وہ ۱۵۰۰ء میں بلتستان اور کرگل آئے اور تبلیغی کام کیا۔ان کے پانچ سال بعد میر شمس الدین عراقی پہنچے۔شیعہ مسلک اختیار کیا۔وہ لداخ کے پوریگ (کرگل) علاقے میں بھی آئے اور لوگوں نے ان کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔

کرگل کے بلتی سرداروں نے کشمیر اور سنٹرل ایشیاء سے وقتاً فوقتاً عالموں اور مبلغوں کو اپنے بچوں کو دینیات پڑھانے اور رعایا کو اسلامی تعلیمات سے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

روشناس کرانے کے لئے مدعو کیا۔اپنی بیٹیاں ان کے عقد میں دیں اور انہیں بسنے کے لئے زمین، مکان اور دوسری مراعات دیں۔

مغل شہنشاہ شاہجہاں کے دور حکومت میں لداخ حکومت میں لداخ مغل حکومت کا باج گزار بنا۔لداخ کے راجوں نے کشمیر وغیرہ سے مسلمانوں کو مختلف امور کی انجام دہی کے لئے لداخ مدعو کیا۔ان میں فارسی داں مترجم اور منشی شامل تھے۔لدخی راجہ جمیا نگ نمگیل نے سات مسلم تاجروں کو لیہہ میں بسایا انہیں خاص مراعات حاصل تھیں۔اور شاہی تاجر کہلاتے تھے۔سنٹرل ایشیاء کو کشمیر کشتواڑ اور ہندوستان کے مختلف حصوں سے تجارت کے سلسلے میں لداخ اانے والے کئی تاجر لداخ میں بس گئے۔اکثروں نے لداخی عورتوں سے شادی کی۔لیہہ اور آس پاس کے دیہات کے سنی مسلمان انہیں کی اولاد ہیں۔اور ان کی آبادی ہزاروں میں ہے۔بلتستان سے سینکڑوں بلتی لداخ منتقل ہوئے اور لیہہ کے پاس آباد ہوئے۔مسلمانوں نے پورے طور پر لداخی بود و باش خوراک اور پوشاک اختیار کی۔لداخی زبان سیکھی البتہ اسلام کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔

۱۸۶۹ء میں مسلمانوں نے لیہہ میں ایک مکتب کھولا جہاں دینیات اور مروجہ تعلیم دی جانے لگی۔بعد میں ایک پرائمری سکول کھولا۔اس وقت ضلع لیہہ میں مسلمانوں کے کئی پرائیویٹ تعلیمی ادارے ہیں۔ان میں اسلامیہ پبلک انگلش میڈیم ہائی سکول اور امامیہ انگلش میڈیم ہائی سکول شامل ہیں۔ تیس دہائی میں سنی مسلمانوں کی فلاحی انجمن، انجمن معین الاسلام قائم ہوئی۔ شیعوں نے انجمن امامیہ قائم کی، نئی نسل کے مسلم لڑکوں اور لڑکیوں کی شرح خواندگی تقریباً سو فیصد ہے۔بیسیوں مسلمان طلبہ اور طالبات لداخ سے باہر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تکنیکی اور تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں۔ تاریخ میں پہلی بار لیہہ کے پاس ٹھکسے نامی گاؤں میں تین چار سال پہلے ایک دینی مدرسہ مدرسہ علوم القرآن کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ جس میں فی الحال حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ علوم قرآن وحدیث کی تعلیم بھی دی جائے گی۔

مسلمانوں نے گذشتہ تین چار صدیوں میں علماء مہم جو، سرکردہ معمار، مجاہد آزادی، شاعر اور طبیب پیدا کئے ہیں۔ لداخی مسلمانوں کا لداخی ادب، زبان، پکوان خاص کر سماجی بیداری میں اہم رول رہا ہے۔ فی زمانہ عالم اسلام کے مشہور اسلامی ادارہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو کے علماء فضلاء اور دیگر تعلیمی اداروں کے فارغ التحصیل مقامی علماء اور مدرسۃ البنات مالیگاؤں ضلع ناسک مہاراشٹر کی تعلیم یافتہ عالمات لداخی مسلمانوں کو اسلامیات سے روشناس کرانے اور دینی بیداری لانے کے لئے ایک مؤثر مہم چلا رہے ہیں جس کا خاطر خواہ نکل نتیجہ رہا ہے۔ لداخ زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ مولانا محمد عمر ندوی قاسمی کر رہے ہیں جو اس صدی کا اہم اسلامی کارنامہ ہے۔

[جناب عبدالغنی شیخ صاحب لداخ کے ایک سرکردہ ادیب کی حیثیت سے مقبول ہیں۔ ان کے لداخ کے متعلق بیشتر اردو اور انگریزی مضامین ملک کے مختلف رسالوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں]

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وادی نیوما

۱۸

از: رتن کول

وادی نیوما کی ٹھنڈک، اس کی شہرت کو سلام
مدتوں سے پل رہی ہے ان کی محبتوں کو سلام

اس کے دامن میں چھپی ہے علم وفن کی چاہتیں
صنعت وحرفت سے پُران کی عادت کو سلام

سادگی معصومیت اور شرافت ہے اس کا راز
بنجروں سے گُل کھلانا ان کی محبت کو سلام

اپنے آغوش میں لئے بیٹھی ہے موجِ سندھ کو
ریت سے سونا اگانا ان کی جرأت کو سلام

آرزؤں اور امنگوں سے بھرا ہے ذرہ ذرہ
جان چھڑکتے ہیں جو اس پران کی ہمت کو سلام

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اس کے سینے میں چھپا ہے سوز دل جوشِ جنون
تھام کے ہاتھ چل پڑے ان کی شفقت کو سلام

اس کی رگ رگ میں بسی ہے سادگی روح پروری
کانٹوں کی سیج پر ان کی راحت کو سلام

مہمان نوازی خاطر تواضع ان کی تہذیب کی اک مثال
راہ رؤں سے کہتے رہنا ان کی جولے کو سلام

چل رہا ہے کشمیر اور بودھی کا سنگم یہاں محبت سے
شیریں وفریاد کی مثال بنی اس خاموش محبت کو سلام

(بشکریہ ہفت روزہ خبر ونظر سرینگر ستمبر ۲۰۰۳ء)

❖❖❖

رتن لال کول اصل میں بڈگام پارنیو گاؤں کے مکین کئی سال سے آنند نگر جموں میں رہائش پذیر ہیں راقم کے لداخی ہمسفر کے دوران قریبی مراسم رہے ہیں۔ محکمہ تعلیم کی ڈیوٹی لداخ میں بھلے طور نبھائی اور تقاریب میں حصہ لیا۔ پچھلے سال سے زونل ایجوکیشن آفیسر بڈگام کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ (جولائی ۲۰۱۷ء)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ابلتے گرم چشموں کی آماجگاہ چھوماتھانگ

لداخ کا خطہ پتھریلی صحرائی ڈھلوانی میدانوں بلند و بالا ننگے کوہساروں کا وسیع و عریض دیس ہے۔اس کے شمال مشرق سے جنوب تک کا حصہ چنگ تھنگ کہلاتا ہے۔قدرت کی کاریگری دیکھئے کہ ٹھنڈے موسم اور یخ بستہ ماحول میں بھی کہیں کہیں پتھریلی صحرائی زمین سے گرم چشمے پھوٹتے ہیں۔لداخ کی ایک جگہ چماتھانگ اسلئے مقبول ہے کہ یہاں اس قسم کے کئی چشمے ایک ہی جگہ پھوٹتے ہیں اور گرم بھاپ کے لیکپے اوپر اٹھتے ہیں۔ایسے ہی ایک چشمے کے گرد بندش کی گئی ہے ادھر سے پختہ نالیوں کے ذریعہ یہ گرم پانی جدید طرز کے غسل خانوں میں پہنچ جاتا ہے۔

اس پانی سے متعلق سالہا سال سے یہ عقیدہ ہے کہ یہ بہت سے امراض کے لئے علاج ہے۔دور دور سے یہی امید باندھ کر آتے ہیں کہ یہ گرم پانی جوڑوں کے درد اور ریح کے لئے کارگر ہے۔پھوڑے پھنسی خارش اور کمر و جوڑوں کے درد میں مبتلا مریض اس پانی میں نہا کر صحت یاب ہوتے ہیں۔زیر زمین پہاڑی دامن میں واقع اس رقبے پر اچھلتے گرم پانی میں کچھ معدنیات کے اجزاء بھی شامل ہیں جو صحت کے لئے مفید ہیں۔جو کوئی لمبی بیماری کی وجہ سے بہت عرصہ نہ نہا سکا ہو وہ تو اس جگہ آکر پہلے نہائے تو کافی موزوں اور مفید رہتا ہے۔اس پانی میں نہا کر جو لطف آتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔چونکہ یہ پانی کھولتا ہوا ہے۔اس لئے ٹھنڈے پانی کی نالی بھی غسلخانوں کے باہر تک بنائی گئی ہے تاکہ ضرورت کے مطابق ٹھنڈا پانی ملایا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جائے۔ گرم پانی زمین سے اس طرح اچھلتا ہے جس طرح کسی چولہے پر رکھے برتن میں کھولتا ہوا پانی ابلتا ہے اس میں ہاتھ ڈالنا برداشت سے باہر ہے۔ اس پانی میں انڈا بھی ابالا جاسکتا ہے اور پریشر کوکر میں چاول ڈال کر پکایا جاسکتا ہے۔

لیہہ سے نیوما دمچوک جانے والی سڑک پر یہ جگہ لیہہ سے ۱۴۷ کلومیٹر فاصلے پر آتی ہے۔ آگے چھمپوریری جھیل جو کہ ماہی جگہ سے دوسری سڑک جاتی ہے ۸۲ کلومیٹر کی دوری پر اس سے اور بلندی پر واقع ہے۔ چماتھانگ کی جگہ چھموریرے جھیل، کرزوک اور تھکجے گھمپا کے علاوہ نیوما جانے والوں کے لئے ایک پڑاؤ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں سے نیوما ۴۴ کلومیٹر اور دمچوک ۱۸۵ کلومیٹر دور ہے چونکہ وہ علاقہ سیاحت کے پیش نظر ممنوعہ ہے اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجازت نامے سے ہی سیاح چماتھانگ کے علاوہ چھموریری جھیل سے جاسکتے ہیں۔ چماتھانگ میں دو ہوٹلوں کے علاوہ چار دکانوں اور پرائیویٹ ریسٹ ہاؤس میں قیام وطعام کا انتظام ہے۔ سرکاری ریسٹ ہاؤس سالہا سال پہلے بنایا گیا ہے نہانے کے لئے جدید طرز کے غسلخانوں کا انتظام کے علاوہ ابلتے چشمہ پھوٹنے کی جگہوں کی تاربندی کرنے کا کام محکمہ روڈس اینڈ بلڈنگس سپیشل سب ڈویژن نیوما نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ چشمہ پر نہانے والوں کو ٹھہرنے کے لئے علیٰحدہ ریسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ نئے تعمیر کئے گئے ریسٹ ہاؤس کے غسلخانوں میں نلوں کے ذریعے گرم پانی پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔

چماتھانگ وادی کی لمبائی ۳ کلومیٹر اور چوڑائی ایک کلومیٹر ہے۔ چشمہ کے شمال مشرق جانب ۲ کلومیٹر دور پہاڑی سلسلے کے دامن میں دریائے سندھ کے کنارے دور دور تک آباد گاؤں چماتھانگ پانیوں اور لہلہاتے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کھیتوں کے بیچوں بیچ شاداب لگتا ہے۔ روایت ہے کہ قدیم زمانے میں ادھر ایک جھیل تھی جس کو چھوہ مال تھانگ کہتے تھے یعنی بہت سارے پانی کی جگہ یا بہت سارے پانی جمع ہونے کا میدان آہستہ آہستہ یہ نام بدل کر چماتھانگ کہا جانے لگا۔ گاؤں کے جنوب جانب یعنی دریائے سندھ کے پار پہاڑ کے دامن میں قدیم زمانے کے آثار نظر آتے ہیں۔ مقامی بستی کا کہنا ہے کہ یہ جگہ جھیل تھی تب بستی ادھر تھی۔ اس طرح دریا کے کنارے جرنیلی سڑک سے ذرا اونچائی پر قدیم گھمپا کی موجودگی اور مانے دیوار اس گاؤں کی تاریخی اہمیت کا پتہ دیتی ہے۔ ۱۹۶۲ء کی بھارت چین جنگ کے دوران چشول سے لوگ کیا سرکاری آفیسران و ملازمین بھی پہاڑی سلسلوں سے پیدل مارچ کرتے ہوئے کٹھن حالات میں اس جگہ پہنچے۔ وقت کے تقاضے، حالات اور ضرورت کے پیش نظر چشول کے بعد چماتھانگ کو مرکز بنایا گیا اس طرح یہ جگہ کچھ عرصہ تک چنگ تھنگ کا ہیڈ کوارٹر ہی بنا ان ہی دنوں جرنیلی سڑک سے گاؤں کے بیچوں بیچ سڑک نکالی گئی اب یہ سڑک پہاڑ پر بنے گھمپا تک اور آگے پھر دو تین جگہوں پر جرنیلی سڑک سے جاملتی ہے۔ جدید تار کول روڑی بچھائی گئی ہے۔ ادھر کھولے گئے سکول کو ۱۹۷۳ء میں ہائی سکول کا درجہ دیا گیا جو کہ پورے چنگ تھنگ میں پہلا سکول تھا۔ ۱۹۷۰ء میں ڈیزل جنریٹر سے گاؤں میں بجلی فراہم کر کے چنگ تھنگ کو پاور سپلائی کے دائرے میں لایا گیا۔ یعنی ابتداء اسی جگہ سے ہوئی۔ مگر جگہ کی تنگی کی وجہ سے اور عوام کی مصلحت پیش نظر دفاتر کو نیوما منتقل کیا گیا یعنی ۱۹۷۰ء کے آس پاس اور تب سے نیوما ہی سب ڈویژن چنگ تھنگ کا ہیڈ کوارٹر بن گیا۔

۸۰ گھرانوں پر مشتمل چماتھانگ گاؤں کی آبادی ۸۵۰ نفوس ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آس پاس دیہات کے ۸۰ طلباء وطالبات اس سکول میں زیر تعلیم ہیں۔مگر ان میں ساٹھ فیصد لڑکیاں ہیں۔ میڈیکل ایڈ سینٹر میں علاج ومعالجے کی سہولیات میسر ہیں۔لداخ خودمختار ترقیاتی رہل کونسل اور سب ڈویژنل انتظامیہ نیوما اس گاؤں کی اہمیت کے پیش نظر اس کی تعبیر وترقی اور فلاحی پروگراموں کو عملانے کی طرف متوجہ ہے۔ جو آنگن واڑی سینٹر کھولا گیا ہے۔ وہاں کمسن بچوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کی روزانہ مقوی غذا فراہم کی جاتی ہے۔مال مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کی دیکھ ریکھ اور علاج ومعالجہ کے لئے دو مراکز کھولے گئے ہیں۔راشن سپلائی سٹور سے رعایتی داموں پر آبادی کو غذائی اجناس فراہم کئے جاتے ہیں۔

چماتھنگ کی زرخیز مٹی سے گرم، مٹر اور چارہ کے علاوہ آلو بھی پیدا ہوتے ہیں عام لوگوں کا پیشہ کھیتی باڑی اور مال مویشی پالنا ہے۔بھیڑ بکریوں اور یاکوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔پانی کی بہتات سے چلاتھانگ میں درختوں کے پھلنے پھولنے کے مواقع ہیں۔اسی کے پیش نظر یہاں دو پلانٹیشن نرسریاں قائم کی جاچکی ہیں۔ یہاں جو کمیونٹی ہال تعمیر کیا گیا ہے اس میں گاؤں کے لوگ سماجی، ثقافتی اور مذہبی تقاریب کا اہتمام کرتے ہیں۔لوگوں کی طبع تفریح کے لئے ادھر رنگین ٹیلی ویژن اور موسیقی کا سامان رکھا گیا ہے۔یہاں کے لوگ باشعور ہیں اس لئے نیوما بلاک کا یہ حساس گاؤں تسلیم کیا گیا ہے۔جہاں جنوب کی طرف چھموریری جھیل تھکچے گھمپا اور پہاڑی گلیشروں تک کا کم فاصلے کا ٹریکنگ روٹ ہے وہیں شمال کی جانب یا جھیل جو کافی بلندی پر واقع ہے ادھر سے دروں سے راستہ جاتا ہے۔راستے پر جنگلی جانوروں میں ہرن لومڑی شامل ہیں، دیکھے جاسکتے ہیں۔آگے ایک دن پیدل چل کر چشول آتا ہے۔ [۵ نومبر ۲۰۰۴ء چماتھانگ]

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

فلم حقیقت اور لداخ

۱۹۶۲ء میں ہوئے چین جنگ کا براہِ راست اثر لداخ کے شمالی مشرقی حصہ چنگ تھنگ پر پڑا۔ بیک وقت چینی فوج نے دچوک اور چشول پر حملہ کیا۔ چشول کے پہاڑوں پر میجر شیطان سنگھ ۱۱۴ فوجیوں سمیت لڑتے لڑتے بلیدان ہو گیا۔ اس جگہ رگذنگ لامیدان میں ان کا یادگاری کتبہ اس جنگ کی صورتحال کی شناخت ہے یہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار ہے کہ اس سال سارے ملک میں دیوالی نہیں منائی گئی کیونکہ ہزاروں فوجی جنگ میں مصروف تھے۔ اور کچھ غائب تھے اسی پس منظر میں بمبئی کے پروڈوسر چیتن آنند نے ایک ہندی فیچر فلم ''حقیقت'' فلمائی جس کی ساری شوٹنگ لداخ میں ہوئی۔ اس جنگ کے واقعات کے پس منظر میں اس فلم میں اصل حقائق پیش کئے گئے۔ اس جنگ کے بعد مرکزی حکومت کی توجہ لداخ کی جانب زیادہ رہی۔ ۱۹۷۶ء میں ریلیز کی گئی اس دیش بھگتی فلم کے دل کو چھونے والے گیت سارے ہندوستان میں کافی مقبول ہو گئے۔ ان گیتوں کے بول یوں ہے۔

۱۔ مستی میں چھیڑ کے ترانہ کوئی دل کا

۲۔ کھیلونا میرے دل سے

۳۔ ہو کے مجبور اس نے مجھے بلایا ہوگا

۴۔ اب کی آئی سال دیوالی

۵۔ میں یہ سوچ کر اس کے گھر سے چلا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

٦۔ ذرا سی آہٹ ہوتی تو دل کہتا ہے

۷۔ کر چلے ہم فدا جان وتن ساتھیو، اب تمہارے حوالے وطن ساتھیو

□

اول جون ۲۰۰۲ء کو لیہہ میں منعقدہ سندھو درشن کے میلے میں شریک جہاں بہت ساری شخصیات نے خطاب کیا وہاں اس فلم میں کام کرنے والے وجے آنند نے بھی خطاب کیا۔ ان سے لیا گیا میرا انٹرویو ہفت روزہ خبر ونظر سرینگر میں نومبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ ہندی میں ممبئی کے اخبار ممبئی کے اخبار میں شائع ہوا۔

اس فلم میں پرڈیوسر چیتن آنند اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ وجے آنند کے ساتھ راقم کا خط وکتاب اور فون سے رابطہ لداخ سے ہوتا رہا اور وہ میری تجویز لداخ پر ایک فلم تیار کرنے پر غور کر رہے تھے مگر فروری ۲۰۰۴ء میں وہ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے ممبئی میں فوت ہو گئے۔

(اول ستمبر ۲۰۰۴ء)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخی کلینڈر

اول جنوری ۲۰۰۴ء کو جمعرات تھی اور اسلامی کیلنڈر کے مطابق ۷ ذیقعدہ ۱۴۲۴ھ جبکہ بکرمی حساب سے ماہ پوس کی ۹ تاریخ اور سال ۲۰۶۰ ب جبکہ اول محرم الحرام ۱۴۲۵ھ کو اتوار کا دن جو کہ ۲۲ رفروری آیا اور اس رواز بکرمی کے پھاگن مہینے کی ۲ تاریخ تھی۔ ۲۱ مارچ ۲۰۰۴ء کو بکرمی سال ۲۰۶۱ شروع ہوا اور یہ اتوار تھی۔ چاہے وہ شمسی ہو یا قمری ہر سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ بکرمی کے مہینے یوں ہیں۔ چیت، بیساکھ، جیٹھ، ساڑھ، ساون، بھادون، کنوار، پھر کاتک، اگھن، پوس، ماگھ اور آخر پر پھاگن۔ ہندوستان میں ہندو قوم اسی بکرمی سنہ کو مانتی ہے اور یہی سنہ ریاست جموں وکشمیر میں ۱۹۴۷ء سے پہلے اور اس کے بعد سرکاری سنہ تسلیم کیا گیا تھا۔ تاریخ پیدائش، موت اور دیگر اجراء شدہ سرٹفکیٹ اسی تاریخ سنہ کے مطابق اندراج کیا جاتا۔ مرد، عورت اور اکثر بوڑھوں کو یہ پتہ ہوتا کہ آج کس مہینے کی کون سی تاریخ ہے۔ دسمبر جنوری کے ایام میں سخت سردی ہوا کرتی اور برف گرتی تو معلوم ہوتا کہ یہ پوس اور ماگھ کے مہینے چل رہے ہیں یعنی یہ بکرمی سنہ سوریہ (سورج) کی گردش کے ساتھ ساتھ موسمی حالت کے بدلاؤ کے مطابق چلتا ہے۔ پھاگن کے مہینے میں سردی کا اثر کم ہونے لگتا ہے اور چیت کو موسم بہار کی آمد کے ساتھ دن بھی بڑے ہو جاتے، ندی نالوں میں پانی آتا چشمے پھوٹ پڑتے، ہریالی اگ آتی، باغوں میں شگوفے پھوٹتے اور پرندوں کی چہچہاہٹ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اس بات کا پتہ دیتی کہ ہر طرف بہار ہی بہار ہے بیساکھ میں بہار پورے جوبن پر ہوتا ہے۔

لداخ جو کہ کافی اونچائی پر واقع ہے اور ریاست کا وہ خطہ ہے کہ اس کا سارا رقبہ پہاڑی سلسلوں، گلیشروں، صحرائی پتھریلے میدانوں کی آماجگاہ ہے۔ نچلے لداخ میں کم و بیش خوبانی کے درختان اور سبزیوں کی کاشت کی وجہ سے اس کی آب و ہوا کشمیر سے ملتی جلتی ہے نوبرا اور کھلسی بلاک کا داہ ہنو کا علاقہ زرخیز ہے مگر لیہہ کے شمال مشرق و جنوب کی جانب دور افتادہ پھیلے کارو بلاک، ٹنگسے اور نیوما بلاک میں چھوٹے چھوٹے صحرائی کھیت اور کہیں کہیں درخت اور چراگاہیں نظر آتی ہیں۔ نیوما بلاک ہے جس کی آبادی دس ہزار نفوس ہے جبکہ اسی کے شمال جانب درگ بلاک اس سے جڑا ہے جہاں موسمی حالات سال بھر پیچیدہ رہتے ہیں۔ گویا کہ دونوں بلاکوں کو سب ڈویژن چنگ تھنگ کا نام دیا گیا ہے۔ یہاں کے میدانوں اور پودوں پر جون کے پہلے ہفتے سے ہریالی چھاتی ہے اور ستمبر کے دوسرے تیسرے ہفتے میں پودوں سے پتے بھی جڑتے ہیں اور فصل کی کٹائی سے کھیت ننگے ہو جاتے ہیں۔ لداخ میں بھی جہاں کشمیر کی طرح بکرمی سنہ میں سرکاری طور کام ہوا کرتا تھا۔ اب پوری ریاست جموں و کشمیر میں عیسوی تاریخ سے ہی کام چلایا جاتا ہے۔ اس لئے لداخ میں بھی ایسا ہوتا ہے۔

مگر لداخیوں کا ہر معاملے میں علیحدہ طریقہ ہے۔ جس طرح ان کی زبان، لباس، کھانا پینا مذہبی رسومات اور سماجی معاملات اور باقی طور طریقے دنیا سے مختلف ہیں اسی طرح ان کا کلینڈر بھی جداگانہ ہے۔ نہ تو یہ شمسی کلینڈر ہے۔ یعنی عیسوی سنہ اور نہ ہی قمری کلینڈر یعنی اسلامی سنہ اور نہ ہی موسمی کلینڈر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

یعنی ہندوستان سنہ کو اپنے مذہبی اور سماجی طرز میں اہمیت دیتے ہیں۔ یہ صرف تبتی کلینڈر پر مکمل اعتقاد رکھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ چاند کی گردش کے مطابق آتا ہے۔ تبتی کلینڈر جہاں تبت میں بھی چھپتا ہے وہاں لیہہ شہر کے مختلف مراکز بھی ہر سال اسکو تبتی ہندسوں اور زبان میں شائع کرتے ہیں۔ اس طرح تبتی اور لداخی کلینڈر ایک ہی ہے تبت اور لداخ میں بودھی مذہب کے پھیلاؤ کی وجہ سے مسلم آبادی بہت کم ہے جبکہ عیسائی تھوڑے ہیں۔ ہندو دھرم کا کوئی اثر نہیں ہے اس لئے تبتی سنہ ہی رائج ہے۔ یہ سنہ زواتنگپو مہینے سے شروع ہوتا ہے جبکہ دوسرا مہینے نسپا، تیسرے کو سمپا، چوتھے کو زیپا، پانچویں کا ناپا چھٹے کو ٹکپا، ساتویں کو دنپا، آٹھویں کو گتپا، نویں کو گوپا، دسویں کو چوہا، گیارہویں کو چوچکپا اور بارہویں مہینے کو چوپنس کہتے ہیں۔

لوسر کا تہوار لداخ اور تبت میں اسی طرح منایا جاتا ہے جس طرح مسلمانوں میں عید، عیسائیوں میں کرسمس، ہندوؤں میں دیوالی وشیوراتری اور سکھوں میں بیساکھی منایا جاتا ہے۔ لوسر کا مطلب ہے نیا سال (لو = سال اور سر = نیا) تبتی کلینڈر کے تحت گیارہویں مہینے کی پہلی تاریخ سے یہ تہوار منایا جاتا ہے اس کے متعلق یہ روایت ہے کہ جب لداخی راجہ جمیا نگ نمگیل اسکردو لڑائی کے لئے نکلے تو راجہ نے حکم دیا کہ اس سال لوسر تہوار پہلے ہی منایا جائے تب سے لوسر منانے کے لئے اسی مہینے کا رواج ہو گیا۔ یہ لوسر دسمبر سے لے کر جنوری مہینوں میں آتا ہے لوسر سے پانچ دن پہلے اہم دن نم چتھ کی یہی اہمیت ہے کہ دسویں مہینے کے آخر پر ہی راجہ جمیا نگ نمگیال نے یہ تہوار منایا اور پھر اسکردو کو فتح کرنے کے لئے نکلے مگر وہاں پر گرفتار ہوئے۔

تبتی سال کے ۳۶۵ دن آتے ہیں کوئی مہینہ ۳۰ ایام کا ہوتا ہے اور کوئی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مہینہ ۲۹ ایام کا۔ یہ سنہ بھی چاند کے مطابق ہوتا ہے۔ بارہ سال کے عرصہ کو کوئی نام دیا جاتا ہے مثلاً وقت پر بو (بندر کا سال) چلتا ہے۔ اور ہر سال کو کسی بھی طور مانا جاتا ہے۔ مثلاً عیسوی سنہ ۲۰۰۱ اور ۲۰۰۲ تبتی سال ۲۱۲۸ چلتا تھا اس سال کو مادہ سانپ کا نام دیا گیا تھا۔ آج یعنی ۱۲ دسمبر ۲۰۰۴ء تبتی کلینڈر کے گیارہویں مہینے (چوچکیا) کا پہلا دن ہے۔ اور سال ۲۰۳۰ چلتا ہے۔

ماخوذ ''آئینہ لداخ'

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخی عورت کا بدلتا روپ

لداخ ہندوستان کے شمال ومغرب میں ہمالیائی سلسلے سے جڑا ایک وسیع وعریض علاقہ کافی بلندی پر واقع ہے جہاں ننگے اور نگیلے پہاڑ ہی پہاڑ اور صحرائی وادیاں آتی ہیں۔ آکسیجن کی کمی سے یہاں خشک وسرد آب وہوا کی تاثیر ہے۔ اس خطے میں بسنے والے دو نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں یعنی آریائی نسل اور منگولیائی نسل آریائی نسل کی اکثر آبادی ضلع کرگل اور کھلسی بلاک کے داہ ہنو علاقے میں رہائش پذیر ہے۔ یہ لداخ میں زیادہ پُرکشش اور شکیل ہیں۔ منگولیائی نسل کے زیادہ لوگ ضلع لیہہ کے دور اُفتادہ چنگ تھنگ اور نوبرا میں رہائش پذیر ہیں۔ اس خطہ لداخ کا رہن سہن زبان رسومات، تمدن اور تعمیری ڈھانچے ملک کے دیگر علاقوں سے جداگانہ ہیں۔ اگرچہ یہ خطہ انتظامی طور صوبہ کشمیر سے اور ریاست جموں وکشمیر سے جڑا ہوا ہے مگر لداخ اٹانومس ہل ڈیولیمنٹ کونسل کے لیہہ اور کرگل میں قیام کی وجہ سے اس کو بہت سارے معاملات میں غیر معمولی اختیارات حاصل ہیں۔ ان کونسلوں کے قیام کا مقصد یہاں کی تعمیر وترقی کو مستحکم کرنا اور فلاحی پروگرام کو عملا کر یہاں کی آمدن بڑھانا ہے جس کا فائدہ مرد اور عورت دونوں کو ہو رہا ہے۔ رقبہ بڑا اور آبادی کم ہونے کے باوجود ماضی سے مورخوں اور سیاحوں کی کشش لداخ کی طرف رہی ہے۔

دور افتادگی، دشوار گذار اور راستوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے لداخ میں ایسے سہولیات کمیاب ہیں جو Down میں ملتے ہیں۔ یہاں کے لوگ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سخت سردی کے مقابلہ کرنے اور مہم جوئی کی وجہ سے مقبول ہیں۔ یہاں کے مردوں سے عورتیں ہی زیادہ محنتی ہیں۔ اکثر جوان و بوڑھی عورتیں لیہہ کے دکانوں پر مال بیچتی ہیں۔ چنگ تھنگ میں تبتی رفیوجی عورتیں اور لداخی لڑکیاں بھی چین سرحد پار کر کے پیدل یا گھوڑوں پر سامان لاتی ہیں۔ سمنگلنگ کا مال لیہہ بازاروں تک زیادہ تر عورتیں ہی پہنچاتی ہیں۔ متعدد پروجیکٹوں، عمارات کی تعمیر اور سڑکوں کو نکالنے میں لداخی عورتوں کا زیادہ حصہ ہے۔ اکثر ان پڑھ عورتیں Gref کی زیر نگرانی مختلف سڑکوں کی تعمیر و تجدید کے لئے بطور قلعی بھرتی ہو چکی ہے۔ لیہہ کے بازاروں کی صفائی کرتی ہیں۔ پورے لداخ کے دفاتر میں زیادہ تر جاروب کش کے کام پر عورتیں ہی مخصوص ہیں۔ ہر دفتر میں کوئی نہ کوئی عورت دکھائی دیتی ہے کوئی چپراسی، کلرک، ٹائپسٹ اور اکاونٹنٹ حتیٰ کہ کسی کسی دفتر میں لداخی عورت ہی آفیسر ہے۔ لیہہ میں ایسے بھی دفاتر ہیں جہاں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ مردوں سے زیادہ اب عورتیں تعلیم کی طرف زیادہ گامزن ہیں۔

ان پڑھ عورتیں جو دورافتادہ جگہوں کی ہیں صرف لداخی سمجھتی ہیں یا پُرکھی (پوریگی) اور بلتی مگر کچھ تبتی عورتیں اپنی زبان کے علاوہ انگریزی بھی جانتی ہیں اور اُردو ہندی وہ عورتیں سمجھ اور بول سکتی ہیں جو لداخ سے باہر نکلی ہوں۔ عورتیں جہاں بھیڑ بکریاں، گائے، گھوڑے اور یاک چرانے کے لئے دور دراز پہاڑی میدانوں کا سفر کاٹتی ہیں وہیں بوائی کے دوران بنجر اور ریتلی زمین کو گھوڑوں اور یاکوں سے جوتتی ہیں۔ تعمیرات کے لئے اینٹیں چھوڑنا، بنانا، بوجھ اٹھانا اور پتھر ڈھونا عورتوں کا کام ہے۔ سردی کے ایام کے لئے گھوم گھوم کر گوبر اور لکڑی کے ٹکڑے اور سوکھی جھاڑیاں جمع کر کے گھر لانا عورتوں کے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہی ذمہ ہیں۔ لداخی عورتیں تعلیم یافتہ ہو کر بھی سلائی بنائی کے کام میں لگتی رہتی ہیں۔ اور گھریلو کام میں بھی کافی محنت کرتی ہیں۔

یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے اور تجربہ کی بات ہے کہ کشمیری عورتوں کی نسبت لداخی عورتوں کا صحت مند ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ زیادہ محنتی ہیں۔ ناز و نخرے، فیشن پرستی اور رسومات بد میں کم حصہ لیتی ہیں۔ اپنے روایتی لباس کو پہننے میں ترجیح دیتے ہیں، اکثر عورتیں لمبا کوٹ غنچہ پہنتی ہیں۔ جو چوغے کی شکل کا ہوتا ہے اور موسمی حالات کی وجہ سے یا تو کافی موٹا ہوتا ہے یا اونی۔ سردیوں کے ایام میں پشمینہ اور اونی شال استعمال کرتی ہیں۔ شادی کے وقت دلہن کو سر پر پیرکھ لگایا جاتا ہے۔ اس سرپوش میں فیروزی اور باقی پتھر جڑے ہوتے ہیں اس کو یو کہتے ہیں اور پیرک کو کانوں کے ساتھ ژارو لگے ہوتے ہیں۔ بدن پر کوٹ لگایا جاتا ہے جو جامہ کی شکل کا ہوتا ہے۔ اور برابر پاؤں کی ایڑیوں تک ہوتا ہے۔ ٹانگوں میں اونی تنگ پاجامہ لگاتے ہیں۔

داہنو کی عورتیں اپنے سر کی اوڑھنی پر پھول ٹانکتی ہیں اس طرح ان کی خوبصورتی اور زیادہ جھلکتی ہے۔ جوان اور ادھیڑ عمر کی عورتیں سر پر اونچی ٹوپی لگاتی ہیں۔ مختلف تقاریب پر یہی چوغہ اور یہی ٹوپی پہن کر یا پیرک لگا کر ناچتی گاتی ہیں مہمانوں کے استقبال کے وقت ہاتھوں میں سرتل کیتلی کے منہ پر کاغذی پھول اور کتھک کا ساتھ رکھنا یہاں کے رواج میں داخل ہے۔

لداخ میں پردے کا رواج مفقود ہے۔ لیہہ کے بازار میں شاذ و نادر ہی کوئی مسلمان عورت کو برقعہ پہنے دیکھا جا سکتا ہے۔ کچھ مسلمان عورتیں سر پر اوڑھنی لگاتی ہیں۔ مس اوشا شرما اپنی کتاب جو ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Social Life of Jammu Kashmir and Ladakh میں یوں رقمطراز ہے۔

Women of Ladakh are equal partners in almost all walks of life. there is no pardah and they go about unveiled and run shops and work in field.

They are very good humoured and lively and healthy an d robust. By and large the Ladakhis are very happy comminity and are found of merry-making. They have Passionate love for dancing and dance is essential feature of all festivals and religous ceremonies. They are very polite, gentle and hospitable. How ever they are also very supersititious.

لداخی عورت کی خوبصورتی بالوں سے جھلکتی ہے ان کے بال ریشمی اور ملائم ہوتے ہیں۔ کشمیری عورتوں کی نسبت ان کے بال لمبے ہوتے ہیں۔ اکثر عورتیں بالوں کو کترا کر چھوٹا کرتی ہیں۔ لمبے بال ہونے اور نہ مجڑ جانے کی وجہ سے آب وہوا کے اثرات کے علاوہ بے فکر ہو کر جینا ہے۔ روزانہ بال دھونے کی عادت، پڑھی لکھی عورتوں میں ہے۔ پسماندہ دور افتادہ مقامات کی ان پڑھ عورتیں وہاں کے مردوں کی طرح صفائی کی طرف دھیان نہیں دیتی۔ میلی کچیلی رہنا اور بہت عرصے کے بعد نہانا لاعلمی کے ماحول، آب وہوا کی وجہ اور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پانی کی کمی ہے۔لداخی عورت ادویات کا استعمال شاز و ناز ہی کرتی ہے۔

ایک مضمون نگار بی پی شرما لکھتے ہیں:

Their hair do especially on a festive occasion is very attractive. The woman plait their hair seven or more small tails, with which is mixed false hair of black wook to length on their foots. All tails and hair are united some way below the waist, and their tied together, a large tassel of black wool forming a finish at the bottom.

یہ ماضی کی بات ہے کہ آج ایسے بال نہیں رکھتیں۔البتہ دور دراز جگہوں پر آج بھی یہ رواج قائم ہے۔

زیر تعلیم لداخی لڑکیاں کافی قابل اور حساس بھی ہیں۔مختلف پروگراموں خاص کر تعلیمی تقریبات میں لڑکیاں ہی زیادہ تر پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔بحیثیت اناونسر لداخی زبان اور انگریزی میں ان کا بیان اور زبان کی فصاحت کافی اچھی ہے۔

لداخی اور انگریزی زبانوں میں ماہوار میگزین چھپتے ہیں جن میں عورتوں کے لکھے مضامین اور نظمیں بھی ملتی ہیں۔ایک ایسا ہی رسالہ Childrwn's Devachan میں ایک انگریزی Poem ایک لڑکی سترن انگمو نے لکھی ہے۔جو اس کے جذبات اور لداخی ماحول کی عکاسی کرتی ہے۔

How beautiful is land of Ladakhe place

How compasionate the people are

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Different kinds of festivals

Different kinds of culture

How peacful is land of Ladakh

How beautiful is this.

پچھلے تین سالوں کے دوران لداخ میں کئی فلمیں تیار کی گئیں ۔لداخی زبان میں اس قسم کی فیچر فلموں کی نمائش لیہہ کے آڈٹوریم ہال میں کئی کئی ہفتوں تک ہوتی رہتی ہے ۔دسمبر ۲۰۰۴ء میں Del-wa فلم کے روزانہ تین شو چلے ۔ان فلموں کو دیکھنے کے لئے لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے زیادہ ہوتی ہے ۔اس فلم میں کام کرنے والی ہیرو ہیروئن اور دیگر اداکار لداخی ہیں اور ساری شوٹنگ لداخ میں پچھلے سال ہوئی ہے ۔فلم میں ہیرو کی نسبت ہیرئن کا رول بہتر لگتا ہے ۔لداخ میں ناچ گانوں کے ویڈیو ٹیپ اور فلمیں دیکھنے کا چسکہ عورتوں میں زیادہ ہے ۔

ضلع لیہہ کے کئی سکولوں میں لڑکیاں ۶۰ سے ۷۰ فیصد اور لڑکے ۳۰ سے ۴۰ فیصد زیر تعلیم ہیں ۔ملک کے مختلف شہروں جموں چندی گڑھ ، دہلی اور سرینگر کے تعلیمی اور ٹکنیکی کالجوں میں زیر تعلیم و تربیت ہیں ۔فوجی چھاونیوں میں ان پڑھ عورتیں جز وقتی اور کل وقت طور پر کام کرتی ہیں ۔لداخ سکاوٹس جو ہند چین جنگ کے بعد معرض وجود میں لایا گیا میں بھی کافی عورتیں تعینات ہیں ۔کچھ لڑکیاں فوجی آفیسر بھی ہیں ۔عورتوں کے اس طرح روزگار کے وسائل نے لداخی گھرانوں میں کافی تبدیلی لائی ہے ۔پہلے پہل آمدنی نہ ہونے کے برابر تھی ۔اب روپے کی ریل پیل سے جو خوشحالی لداخ میں نظر آتی ہے ۔اس میں عورت کا بڑا حصہ ہے ۔کیونکہ لداخی عورت صرف گھریلو عورت ہی نہیں ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

بلکہ مردوں سے کہیں زیادہ بیرونی ماحول میں سرگرم عمل نظر آتی ہے۔لداخ کا ماحول ہی ایسا ہے کہ یہاں عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ آزادی سے کام کرنے گھومنے پھرنے اور میل جول بڑھانے پر کوئی سماجی رکاوٹ نہیں ہے۔

لداخیوں کی شادی بیاہ کی رسومات عجیب وغریب ہیں۔اسکے لئے علیحدہ مضمون لکھ کر جانکاری دی جاسکتی ہے۔البتہ یہاں اتنا ضرور لکھا جاتا ہے کہ لڑکی کے والدین کو جہیز کے لئے کوئی مانگ نہیں کی جاتی ہے۔ بلکہ لڑکے کو ہی شادی کا کچھ خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔لداخ کی شادیوں میں اتنا خرچہ نہیں ہوتا جتنا کہ بھارت کے شہروں قصبہ جات اور دیہات میں۔ادھر شادی بیاہ اور دیگر رسومات میں عورتیں اس طرح فضول خرچی نہیں کرتیں جس طرح کہ کشمیری عورتوں کی عادت رہتی ہے۔یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ لداخی عورتوں میں کفایت شعاری مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔

اس پہاڑی دیس میں رہائش پذیر عورتیں بلاوجہ غم نہیں کرتیں۔ پریشان نہیں ہوتیں اور نہ دوسروں کو بلاوجہ پریشان کرتی ہیں۔ان کی صحت، توانائی اور جسمانی ساخت نازک نہیں بلکہ ان میں کافی چستی پھرتی ہے۔مگر کشمیری عورتوں کے ساتھ یہ خوبصورتی میں مقابلہ نہیں کرسکتیں۔اگرچہ کچھ لداخی عورتوں میں صاف ستھرائی اور خوبصورتی جھلکتی ہے مگر ناک کا چپٹا پن اور قد کی کمی اس خوبصورتی کو کم کردیتی ہے۔عام طور لداخی عورتوں کے چہرے گول اور پرخمار آنکھوں کی وجہ سے کشش جھلکتی ہے۔ان عورتوں کے بال نہ جڑنے کی وجہ آب وہوا، بغیر ملاوٹ کے کھانے کی دستیابی اور ذہنی تناؤ سے آزادی ہے۔

لداخ میں Inter Religious Marriage یعنی بین الازدواجی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کا سلسلہ پہلے سے چالو ہے۔ اس وقت بھی دونوں اضلاع لیہہ اور کرگل میں ایسے گھرانے ملیں گے جو بودھ اور مسلمان تو ہیں مگر آپس میں رشتہ دار ہیں۔ ماضی قریب تک کچھ گھرانے ایسے تھے جہاں میاں بیوی اپنے اپنے مذہب کے پیروکار تھے۔ مگر کچھ بودھ لڑکیاں تو اسلام قبول کر کے گذر بسر کرتی ہیں۔ لیہہ کے ایک کروڑ پتی مسلمان کی بیوی سے بات کرنے کے دوران اس نے یوں جواب دیا ''میں نے تیس برس پہلے اپنی مرضی سے اسلام قبول کر کے اپنے من پسند دوست سے شادی کی ہمارے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے ایک تو لندن میں بغرض تعلیم و تربیت ہے اور لڑکی گزٹیڈ آفیسر بن چکی ہے''۔

لیہہ کے آس پاس کچھ ایسے گھر تھے جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے اور اکٹھے رہتے تھے مثلاً مسلمان باپ، بودھی ماں، لڑکا مسلمان بہو عیسائی۔ کہتا جائے کہ یہ رسم دو دھائی پہلے صرف کوکشو گاؤں میں تھا اب وہاں بھی ختم ہو گئی ہے۔ لیہہ میں کئی ماڈرن گھرانے ایسے ہیں جن کو انگریزی تہذیب کی مکمل چھاپ پڑ چکی ہے۔ البتہ عیسائی بہو قبول کی جاتی ہے۔ ایسے گھرانے سارے لداخ میں ایک درجن سے کم ہوں گے۔

ایک جگہ دورے کے دوران ایک لڑکی سے میرا تعارف ہوا تو اسؐ نے بتایا میرا بھائی بنگلہ دیش میں رہ کر عیسائی بن گیا اور پھر میں نے یہی دھرم اختیار کیا۔ ماتا پتا اصل میں بودھ دھرم کے ہیں۔ یہاں کے گرجا گھر کی یہی لڑکی دیکھ بال کرتی ہے۔

پچھلی دو دہائیوں کے دوران غیر ملکی سیاحوں کے بے پناہ آمد سے لداخ کے ماحول میں ان کے میل جول کا گہرا دخل ہوا ہے۔ لداخی عورت کے طور طریقوں، لباس، چال ڈھال اور دیگر معاملات پر براہ راست اثر پڑا۔ تبتی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عورتوں کے چین اور ہندوستان کے کئی شہروں میں آنے جانے کی وجہ سے بھی لداخی عورتوں کے طور طریقوں پر اثر پڑا۔ لیہہ کے بازاروں میں شادی شدہ عورتیں بھی کوٹ پتلون اور ایک پہنتی نظر آتی ہیں۔ تعلیم کے پھلنے پھولنے سے بھی لداخی لڑکیوں میں کافی تبدیلی آئی ہے۔ روزگار کے اچھے مواقع ملنے کے بعد وہ شادی کی فکر کرتی ہیں۔ ایسے تعلیم یافتہ عورتیں پولنڈری (Polyandry) یا ایک عورت کے ایک سے زیادہ شوہر سے انکاری بن جاتی ہیں۔ اپنی من پسند کی شادی صرف ایک مرد سے کرنے کو ترجیح دیتی ہیں۔ پولنڈری کی رسم اب قریب قریب ختم ہوئی ہے۔

کچھ کہتے ہیں کہ مشترکہ بیوی بننے کے خوف سے عورتیں بکھشو بن جاتی ہیں۔ میرا خیال ہے زیادہ تر عورتیں پرچار سے متاثر ہو کر نن بن جاتی ہیں اور عمر بھر شادی نہ کرنے کو ترجیح دیتی ہیں۔ اس قسم کی عورتوں کو چموبھی کہتے ہیں۔ پرانے زمانے میں لاما اور چمو صرف گھمپا میں رہا کرتے تھے اور اکٹھے بیٹھتے تھے۔ سالوں سے انہیں علیحدہ علیحدہ نئی رہائش گاہیں اور سکول بنائے گئے ہیں۔ اب چمو کو اسی طرح ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت ملتی ہے جس طرح کہ لاما کو۔ ان لاما اور چمو کو صرف مذہبی امورات کی ذمہ داری رہتی ہے۔ گھروں میں بچہ کے نم، شادی، مرتی اور تہواروں پر بودھی رسومات کی ادائیگی ان کی ذمہ داری رہتی ہے۔ اگر چہ چموں کو لاماؤں سے دوسرا درجہ رہتا ہے مگر لداخی عورتوں سے یہ عورتیں خاصا درجہ رکھتی ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا تعلیم یافتہ لڑکیاں جو میٹرک کے بعد چمو بنتی ہیں کا طور طریقہ اور نفاست پسندی گھریلو عورتوں سے کافی بہتر نظر آتا ہے۔

۲۲ دسمبر ۲۰۰۴ء

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ریاست جموں وکشمیر کے سب سے بڑے گاؤں چھچھوت (لداخ) کی اہمیت

ریاست جموں وکشمیر کا وسیع وعریض خط لداخ اپنے جغرافیائی خدوخال آب وہوا، رہن سہن، زبان اور تمدن کے علاوہ دیگر امورات میں انفرادیت رکھنے کی وجہ سے دنیا میں مقبول ہے۔ بلند قامت ننگے کوہساروں اور ٹھنڈی صحرائی وادیوں کا یہ دیش اگرچہ کم آبادی کا ہے مگر خاموش پرسکون ماحول کی وجہ سے ملکی اور غیر ملکی مورخوں اور سیاحوں کے لئے دلچسپی اور کشش رکھتا ہے۔ سطح سمندر سے کافی بلندی اور بنجر زمین کے باعث یہاں پیداوار کافی کم ہے۔

لداخ کی کوئی نہ کوئی جگہ اپنی انفرادیت کی وجہ سے مشہور ہے۔ ان میں چھچھوت نام کا گاؤں بھی ہے۔ اس کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ پورے لداخ میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا گاؤں ہے۔ دریائے سندھ کے مغربی کنارے ستوک پہاڑی سلسلے کے دامن میں ڈھلوان پر پھیلا یہ گاؤں کافی وسیع وعریض ہے۔ جہاں چاروں طرف نیلے آکاش کو چھوتے پہاڑ ایک دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ وہیں اس کے سامنے چغلم سر ایک چھوٹے شہر کی گہما گہمی بھی اس کی خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ لیہہ سے اُپشی جانے والی سڑک پر آٹھ کلومیٹر دور چغلم سر آتا ہے دائیں طرف مڑنے والی سڑک پر دریائے سندھ لگے پل کے پار سے چھچھوت شروع ہوتا ہے۔ جو مغرب جانب ٦ کلو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میٹر ستوک پہاڑی تک لمبا ہے جبکہ شمال سے سپتک تک جنوب سے ستکنہ تک پھیلا ہوا ہے سپتک سے سکتنہ تک ۳۰ کلومیٹر دوری ہے اس طرح چھچھوت کا رقبہ ۱۸۰ مربع کلومیٹر ہے۔ تین حصوں گوما، یوگما اور شما کا یہ گاؤں ریاست جموں و کشمیر میں رقبہ کے لحاظ سے اول نمبر پر ہے۔ اس گاؤں کی کل آبادی اندازاً ۲۰ ہزار نفوس ہے جو ضلع لیہہ کے ایک بلاک کی آبادی سے کہیں زیادہ ہے۔ گاؤں کی نگرانی کے لئے تین گوبا (نمبر دار) ہیں۔ آدھی سے کم آبادی بودھی دھرم کے پیروکار ہیں اور نصف سے زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے۔ تین گھمپاؤں کے علاوہ ۲ امام باڑے اور ۱۶ مساجد والا یہ گاؤں پورے ہندوستان میں رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑے گاؤں شمار کیا جاتا ہے۔ جبکہ پورے لداخ میں آبادی میں بڑا گاؤں مانا جاتا ہے۔ دونوں بودھ اور مسلمان گھرانے آپس میں امن و برادری، محبت اور بھائی چارہ کے ساتھ گزر بسر کرتے ہیں۔ چھچھوت کے لوگوں میں خوش اخلاقی، زندہ دلی اور نفاست پسندی پائی جاتی ہے۔ ایک دوسرے کو عزت واحترام کرنا اور مہمان نوازی ان کی عادت ہے۔

چھچھوت کے باشندے روایات، رسومات، فن تعمیر اور دیگر معاملات میں لداخی معاشرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان کی زبان لداخی ہے مگر کچھ بلتی اور اردو زبان بھی گھروں میں بولتے ہیں۔ یہ لوگ منگولیائی نسل کے ہیں۔ کچھ بلتی، دردی اور بوٹہ نسلوں سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔

چھچھوت گاؤں کے نام پڑنے کے متعلق یوں روایت ہیں کہ قدیم زمانے میں یہ علاقہ ایک جھیل تھا۔ اس کے بعد ادھر سے پانی خارج ہو کر دریائے سندھ میں چلا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس علاقے کی زمین زرخیز ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چھچھوت کے معنی لداخی میں یوں ہے پانی کا وسیلہ ختم ہوا یعنی Water Resource as ended the water چھوہ کا مطلب ہے پانی اور چھوت کا وسیلہ ختم ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ بلتستان سے گزرنے والے دریائے شیوک میں جب سیلاب آیا جس نے وہاں کافی تباہی مچائی تب سینکڑوں برس پہلے وہاں سے کچھ بلتی گھرانے ہجرت کر کے لیہہ آ گئے پھر چھچھوت کی خالی زمین میں آباد ہو گئے چھچھوت کے اکثر گھرانے دور دور بستے ہیں مکانات کے سامنے کھلے صحن، ساگ سبزیوں کی کیاریاں باغیچے اور آس پاس کافی زرعی زمین نظر آتی ہے۔ یاکوں اور زومبو گائے کو زمین جتائی کے کام میں لایا ہے۔

اپشی ایگو کی جگہ دریائے سندھ سے آبپاشی کی ایک نہر نکالی گئی ہے۔ چھچھوت سے لے کر پھوہوسپتک تک دریائے سندھ کے کنارے پانی کے وسائل اور ستوک پہاڑی گلیشروں سے آیا ہوا پانی پیداوار کو سیراب کرتا ہے۔ باجرہ، گندم، آلو، مٹر اور سبزیوں کی کاشت چھچھوت میں بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ یہ پیداوار گاؤں کی گنجان آبادی کے لئے نہ صرف ضروریات پورا کرتی ہے۔ بلکہ لیہہ بازار بھی سبزیوں کو بھیجا جاتا ہے۔ روزانہ ایک ہزار لیٹر دودھ کی مقدار لیہہ کے بازاروں کو سپلائی کئے جانے سے گاؤں کی آمدن میں اضافہ ہوا ہے۔

مقامی کونسل کے علاوہ مخلوط نسل کی گائیوں کی تعداد بڑھ جانے سے دودھ کی پیداوار میں اور اضافہ ہونا یقینی ہے۔ پہاڑی دامن کی چراگاہوں میں یاکوں کے علاوہ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ گھومتے چرتے نظر آتے ہیں۔ اس گاؤں کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ جھاڑی نما پودے Scaba Thrown

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چھاسٹالو کہتے ہیں جا بجا ملتے ہیں۔ فیلڈ ریسرچ لیبارٹری FRL لیہہ نے اس کو متعارف کرایا اس کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ ان جھاڑی پودوں پر اگے چھوٹے پھلوں میں وٹامن موجود ہے۔ پھر ان پھلوں سے جوس و جام تیار کیا جانے لگا اور پتوں سے واسنیل بنانے کا تجربہ بھی کار آمد ہوا اس طرح یہ ایک گھریلو صنعت بن گئی جس کی بدولت یہ آمدن کا ایک وسیلہ ہوا۔

چھچھوت کے لوگ جہاں کافی محنتی ہیں اور اپنے کام کاج اور کاروبار میں مشغول رہتے ہیں وہیں یہ تفریح شوق کھیل کود میں بھی دلچسپی لیتے ہیں۔ یہاں کے طلباء و طالبات نے کئی تعلیمی اور کھیل کود پروگراموں میں امتیازی اپوزیشن حاصل کی ہیں۔ مختلف تہواروں اور تقریبات پر اکٹھے جمع ہونا لداخی ماحول کا حصہ ہے اسی طرح لوسر میلے کی تقریبات چھچھوت میں خاص روایات اور دلچسپی سے منائی جاتی ہیں۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سرکاری ملازمت آمدنی کا بڑا وسیلہ ہے اور اسی آمدن سے یہ کافی ترقی کرنے لگا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چھچھوت میں ۵۰۰ چھوٹے بڑے سرکاری ملازمین و آفیسران ہیں جو پورے لداخ کے ہر ایک اور ہر محکمے میں نظر آتے ہیں کچھ آفیسران و ملازمین سرینگر کے کئی دفاتر میں بھی معمور ہیں۔ تعلیمی شعبے میں چھچھوت آگے ہے اور یہاں شرح خواندگی ۵۰ فیصد پہنچ ہوگئی ہے۔ یہاں حکومت نے آٹھ سکول کھولے ہیں جن میں ایک ہائر سیکنڈری، ایک ہائی، تین مدل اور تین پرائمری سکول شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ سطح پر ایک اسلامی مشن امامیہ ہائی سکول اور انگلش میڈیم سینٹ پیٹیر ہائی سکول بھی سرگرم عمل ہیں۔

لوگوں کو علاج و معالجہ بہم رکھنے کے لئے پرائمری ہیلتھ سینٹر اور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دو میڈیکل ایڈ سینٹر کام کرتے ہیں۔ مویشوں اور بھیڑ بکریوں کی پرداخت کے لئے ۶ مراکز کھولے گئے ہیں۔ جہاں وسیع وعریض جگہ پر ایک زرعی فارم قائم کیا گیا ہے۔ وہیں گھوڑوں اور اونٹوں کی پرداخت کے لئے دو فارم بھی نظر آتے ہیں۔ چچھوت کے ذرخیز رقبے سے اور پیداوار بڑھانے کے لئے آبپاشی کے ذرائع کو وسعت دینے کے لئے حکومت توجہ مرکوز ہوئی ہے۔ ستکنہ سے آگے جارہی ۴۴ کلومیٹر لمبی اس اری گیشن نہر پر مجموعی طور ۴۹ کروڑ روپئے صرف کئے گئے ہیں۔ چچھوت کی آغوش میں پھیلے ۱۲ ہزار ایکڑ رقبے کو اسی پروجیکٹ کی بدولت سیراب کیا جاتا ہے۔ اسی اریگیشن کنال پر ۴ میگاواٹ کا ایک پاور پروجیکٹ تکمیل ہوا ہے جس پر ۳۴ کروڑ ۸۲ لاکھ روپے صرف کئے جاچکے ہیں۔

حکومت جموں وکشمیر ضلع لیہہ کے اس مشہور ومقبول علاقے کی تعمیر وترقی اور فلاحی وبہبود کی توجہ کے لئے کافی کوشاں ہے جو کافی اہمیت کا حامل ہے۔

حمید اللہ حمید

اکتوبر ۲۰۰۵ء

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ریاست جموں وکشمیر ایک نظر میں

حدودِ اربع:

مشرق میں تبت وچین، شمال میں چین، مغرب شمال میں، افغانستان، روس، مغرب میں پاکستان، جنوب میں ہماچل پردیش، پنجاب۔

رقبہ:

222236 مربع کلومیٹر

اس میں پاکستان کے زیر قبضہ 78114 مربع کلومیٹر

پاکستان کی طرف سے چین کو زیر قبضہ 5180 مربع کلومیٹر

اور چین کے زیر قبضہ لداخ سے علاقہ 37555 مربع کلومیٹر بھی شامل ہے

خطے: تین (جموں۔کشمیر۔لداخ)

ضلع:

22۔ جموں، سانبہ، کٹھوعہ، اُدھم پور، ریاسی، پونچھ، راجوری، رام بن، کشتواڑ، ڈوڈہ، اننت ناگ، کولگام، شوپیان، پلوامہ، بڈگام، بارہمولہ، کپواڑہ، بانڈی پورہ، سرینگر، گاندربل، کرگل، لیہہ

قصبہ جات: 75

دیہات: 6652

اسمبلی حلقے:

89۔ (اس کے علاوہ پاکستان کے زیر قبضہ آزاد کشمیر کے لئے 25 اسمبلی سیٹیں ہیں)

قانون ساز کونسل: 36 اراکین

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

بھارتی پارلیمنٹ میں نمائندگی

6 لوک سبھا نشستیں: جموں، اُودھم پور، اننت ناگ، سرینگر، بارہمولہ، لداخ ـــــ 6 راجیہ سبھا نشستیں:

راجدھانی:

سرینگر میں مئی سے اکتوبر

جموں میں نومبر سے اپریل

رقبہ کے لحاظ سے بڑا بلاک: نیوما (ضلع لیہہ)

رقبہ کے لحاظ سے بڑا گاؤں: چھچھوت (ضلع لیہہ)

آبادی کے لحاظ سے چھوٹا ضلع: ضلع کرگل۔ جن کی 2001 کی مردم شماری 115227 نفوس ہے۔

رقبہ کے لحاظ سے بڑا ضلع: ضلع لیہہ 82665 مربع کلومیٹر خالص موجود قبضہ

رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا ضلع: ضلع شوپیان

شرح خواندگی میں آگے ضلع: ضلع جموں 2001ء کے مطابق 77.30 فیصد ہے۔

شرح خواندگی میں: بچھڑا ضلع: ضلع کپواڑہ میں 2001 کے مطابق 40.80 فیصد ہے۔

زبانیں بولی جاتی ہیں:

کشمیری، ڈوگری، اُردو، پنجابی، گوجری، پہاڑی، بودھی، بلتی، پُرکھی، شنا، تبتی، پستو۔

سرکاری زبان: اُردو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخ سے چودھری ضیا کو خط

نیوما (چنگ تھنگ)

۳۰/اکتوبر ۲۰۰۲ء

محترم المقام چودھری ضیا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اُمید ہے کہ مزاج شریف بخیر ہوں گے۔ کئی بار فون کیا مگر Engage مِلا اگرچہ ابتداء میں آکر یہاں آپ سے فون پر بات ہوتی رہی۔ آپ نے ڈائریکٹر ریڈیو لیہہ اور ڈائریکٹر دوردرشن لیہہ کے لئے جو دو چھٹیاں دی تھیں وہ یونہی میرے پاس پڑی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ لیہہ اگر کبھی کبھار جانا پڑا تو دو تین دن ٹھہر کر وہاں دفتری کام میں اُلجھ کر ریڈیو ٹی وی پر نہ جا سکا۔

اگرچہ میری روانہ کردہ خبریں لیہہ کے ریڈیو اور ٹی وی پر آتی ہیں مگر خود جانے کا موقعہ نہ آیا۔ میں آپ کے سٹیشن کا مشکور ہوں کیونکہ اکثر و بیشتر سرینگر سے نیوما کے متعلق پریس نوٹوں کو وہ نشر کرتے ہیں۔ چنگ تھنگ گمنام تھا اس سال ریڈیو کشمیر کی خبروں نے اس کو گمنامی سے نکال دیا۔ راقم نے اُردو اور کشمیری میں خبرنامہ روانہ کیا تھا پتہ نہیں کہ وہ نشر ہوا کہ نہیں۔ اگلے ماہ خبرنامہ تیار کر کے دو کاپیاں آپ کو ضرور روانہ کروں گا۔ یہاں اخبار نہیں آتے البتہ ہفتے میں صرف چار بس سروس لیہہ سے ادھر آتی ہین ان ہی میں دہلی کے اخبارات لیہہ سے میرے دفتر آتے ہیں۔ ریڈیو کشمیر بھی صاف نہیں آتا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہے۔ دوردرشن ریلے سنٹر کی بدولت صرف ٹی وی پر DD2 آتا ہے۔ ریڈیو سٹیشن ریلے سنٹر کا کام اِن دنوں چالو ہے اس کے تکمیل کے بعد ریڈیو صاف آئے گا۔

باقی کیا لکھوں؟ یہاں صبر و تحمل سے سرکاری ملازمت کرنا پڑتی ہے۔ روزمرہ چیزیں مُشکل سے ملتی ہے۔ سفرنامے، مضامین اور نظم و غزل لکھ رہا ہوں۔ اگلے ماہ ایک ماہ چھٹی پر آنے کا پروگرام ہے۔ انشاء اللہ پھر ملاقات کے لئے حاضر ہو جاؤں گا۔ لداخ کے متعلق ریڈیو سے پروگرام دینے کے لئے بات ہوگی۔ یہاں سے کشمیر خط پہنچنے میں دس پندرہ دن لگتے ہیں۔ اگر یہ خط ۲۰ رنومبر کے بعد ملے، جواب مت لکھیں کیونکہ نومبر کے تیسرے چوتھے ہفتے یہاں سے نکلنے کا ارادہ ہے۔

میری طرف سے نیوز سیکشن کے تمام اصحاب خاص کر عبدالاحد فرہاد صاحب کو دل کی عمیق گہرائیوں سے سلام اور نیک خواہشات۔ دعاؤں میں مجھ پردیسی کو یاد رکھیئے۔ خدا حافظ۔

خلوص کے ساتھ

حمید اللہ حمید

محترم چودھری غلام حسن ضیا صاحب
سیٹشن ڈائریکٹر ریڈیو کشمیر سرینگر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لداخ سے دوست مختار نحوی کو نامہ

از طرف حمید اللہ حال مقیم نیوما چنگ تھنگ لداخ
مورخہ ۲۱ر مئی ۲۰۰۳ء بروز بدھوار
بچپن کے دوست مختار
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پرسوں یہاں میرے ہمسفر لیکچرار غلام محمد صوفی گاندربل نے آپ کے گھر فون کیا تھا مگر آپ موجود نہ تھے۔ میری حالت اُس روز زیادہ خراب تھی اور میں اُٹھ نہ سکتا تھا۔ کہاں سے شروع کروں۔ مختصراً ۲۳ر اپریل آپ کے گھر سے نکلتے ہی برابر ۲۸ر اپریل تک سرینگر میں ہی رہا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ جوائنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن کشمیر مجھے دھوکہ دیتا جائے گا اس لئے مجھے واپس لداخ ڈیوٹی پر جانے کے لئے چارہ ہی نہ رہا۔ ہوائی ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے جموں جانا پڑا اور وہاں جب لداخ میں موسم کی خرابی کی وجہ سے جہاز نہ جاسکا تو وہاں بھی سات یوم رُکنا پڑا۔ لیہہ میں کچھ روز ٹھہرا اور ایک دن سفر کے بعد یہاں آیا۔ لیہہ کے موسم سے یہ علاقہ ڈیڑھ ماہ پیچھے ہے۔ وہاں بہار ہے یہاں ابھی بہار کی آمد ہے۔ کہیں کہیں جہاں درخت ہیں پر کونپلیں ۱۵ر جون تک پھوٹ پڑیں گی۔ راتوں کو ندی کا پانی جمتا ہے۔ ٹھنڈ تیز ہوائی جھکڑوں کا چلنا یہاں روز کا معمول ہے۔ لوگ کم مگر سرکاری کواٹر مکانات اور پرائیویٹ مکانات زیادہ نظر آتے ہیں۔ ۲۵ کلومیٹر مربع لمبی چوڑی وادی نیوما میں داخل ہوتے ہی یہ خوش نما دُلہن کی طرح لگتی ہے۔ مگر اس دُلہن کی سیرت ٹھیک نہیں۔ یعنی سرد وخشک موسم، تین ماہ وسط جون سے وسط ستمبر تک خوشگوار موسم یعنی بہار گرما اور خزان

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رہتا ہے۔ پھر نو مہینے سرد وخشک موسم سرما، دسمبر جنوری فروری میں مکان سے باہر گھنٹہ بھر ٹھہرنا موت کو دعوت دینے کے برابر ہے۔

جیسا آپ جانتے ہیں کہ بچپن سے نازک مزاجی رہی۔ سکول اور کالج کی تعلیم کے دوران ہمارے تصوّر میں نہ تھا کہ ہم دونوں علیٰحدہ علیٰحدہ مقامات پر نوکری کریں گے۔ آپ جموں اور سرینگر میں چھ چھ ماہ ڈیوٹی پر رہتے ہیں مگر راقم کو بیس برس ملازمت کے دوران ایک درجن تبادلے ہوئے۔ وادیٔ کشمیر کے اطراف واکناف میں۔ وادی کشمیر سچے معنوں میں جنت بے نظیر ہے۔ وہاں کے تمام موسم اپنی اپنی نوعیت سے نہ صرف دِل کو لُبھانے والے بلکہ قدرت کی طرف سے عطا کردہ نعمت ہیں۔ وادیٔ گلپوش کی مٹی سونا اُگلتی ہے۔ درخت انمول خزانے ہیں۔ ہرے بھرے پہاڑ، دلکش نظارے، بھرنے، ہریالے میدان، لہلہاتے کھیت، قسم قسم پھلوں کے باغات، خوشنما پھولوں کی پارکیں اور معطر ومعتدل آب وہوا دل کو تراوت بخشتے ہیں۔

لداخ کے موسمی حالات، رہن سہن، خورد ونوش، تمدنی سرگرمیاں، زبان اور دیگر معاملات کشمیر سے مختلف ہیں۔ مجھ نازک مزاج وحساس آدمی کے لئے یہاں مہینوں ٹھہرنا اور وہ بھی دُور افتادہ علاقے ننگے پہاڑوں سے گھیری وادیوں میں سرکاری فرائض انجام دیتے ہوئے بار بار بیمار پڑنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہاں سرکاری سہولیات میسر ہیں مگر سختیاں حد سے زیادہ، یہی وجہ ہے کہ پچھلے دو سال میں مختلف نوعیت کی بیماریوں کا یہ پانچواں حملہ ہے۔ حال ہی میں لیہہ میں کچھ روز ٹھہرنے کے بعد یہاں آیا مگر چوتھے روز حالت خراب ہوگئی۔ تب سے بسترے میں ہوں۔ مجھ پر غشی طاری ہوئی تھی۔ شدید نزلہ زکام تیز بخار اور کپکپاہٹ کے علاوہ دن رات سر پر بھاری پن، غرض پورا جسم

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

متاثر تھا۔کل شام سے تفاوت ہوئی۔ہسپتال کا عملہ،لداخی آفیسران اور اپنے ملازمین میرے کواٹر پر آتے رہتے ہیں۔اسی ماہ یہ لیکچرار کشمیر سے تبدیل ہوا اور فی الحال میرے پاس ٹھہرا ہے۔یہی میری تیمارداری کرتا ہے۔پانچ روز سے کواٹر سے باہر نہیں نکلا ہوں۔باہر نکلتے ہی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ڈاکٹر اب آگے کیا ہدایات دے گا معلوم نہیں۔یہاں چیزوں کی کیمیابی، نایابی اور مہنگائی کا تذکرہ کروں خط لمبا ہو جائے گا وہ فقط اتنا کوئی جموں کا کشمیر کا یا اور کسی جگہ کا اس چنگ تھنگ علاقے میں سمجھو عذاب ہی عذاب ہے۔حالات کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ایک مجبوری ہے۔صبر سے کام لینا پڑتا ہے۔یہ سرحدی علاقہ کی وجہ سے ممنوعہ ہے۔چنگ تھنگ کا کچھ علاقہ دیچوک سے لے کر چشول تک 1962ء چین جنگ میں ہڑپ کر لیا گیا۔بُلندی پر پنگوگ جھیل کے تین حصے اس کے قبضے میں چلے گئے صرف ایک حصہ لداخ کا ہے۔دو برسوں کے دوران سرکاری دوروں میں چنگ تھنگ کا نصف سے زیادہ علاقے دیکھ چکا ہوں۔سب ڈویژن چنگ تھنگ کا رقبہ کشمیر کے تین ضلعوں کے برابر ہے۔

لداخ تبدیل ہونے کے بعد ہل کونسل کے ماتحت رہنا پڑتا ہے اور تبدیلی کا معاملہ بھی یہی طے کرتے ہیں سمجھو جو اِدھر آگیا اُسے چھوڑنا مُشکل ہے۔میری سینیارٹی کا معاملہ کھٹائی میں ہے۔سینیر تو میں ہوں اور اُس کے مطابق اگلے ایک سال میں ترقی ملنی چاہیے۔

گھر میں اہلیہ اور دونوں بچوں کو میرا سلام و پیام دینا۔ملاقات دو تین ماہ بعد چھٹی پر آنے کے بعد ہوگی۔انشاءاللہ

آپ کا دوست (حمید اللہ حمید)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

حضرتِ انسان

از: ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

جہاں میں دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی
کوئی شے چھُپ نہیں سکتی کہ یہ عالم ہے نورانی

کوئی دیکھے تو ہے باریک فطرت کا حجاب اِتنا
نمایاں ہیں فرشتوں کے تبسم ہائے پنہانی

یہ دُنیا دعوتِ دیدار ہے فرزندِ آدم کو
کہ ہر مستور کو بخشا گیا ہے ذوقِ عریانی

یہی فرزندِ آدم ہے کہ جس کے اشکِ خونیں سے
کیا ہے حضرتِ یزداں نے دریاؤں کو طوفانی

فلک کو کیا خبر یہ خاکداں کس کا نشیمن ہے
غرض انجم سے ہے کس کے شبستاں کی نگہبانی

اگر مقصودِ کل میں ہوں تو مُجھ سے ماورا کیا ہے
مرے ہنگامہ ہائے نوبنو کی اِنتہا کیا ہے

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

درد بھرا فلمی نغمہ

زندگی کے سفر میں گذر جاتے ہیں جو مُقام
وہ پھر نہیں آتے، وہ پھر نہیں آتے

پھول کھلتے ہیں لوگ ملتے ہیں
مگر پت جھڑ میں جو پھُول مُرجھا جاتے ہیں
وہ بہاروں کے آنے سے کھلتے نہیں
وہ پھر نہیں آتے، وہ پھر نہیں آتے

کچھ لوگ جو روز بچھڑ جاتے ہیں
وہ ہزاروں کے آنے سے ملتے نہیں
عُمر بھر چاہے کوئی پُکارا کرے اُن کا نام
وہ پھر نہیں آتے وہ پھر نہیں آتے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آنکھ دھوکہ ہے کیا بھروسہ ہے
سُنو بھولا مشکل کوئی دوست کا دشمن ہے
اپنے دِل میں اِسے گھر بنانے لگو
کل تڑپنا پڑے لگے یاد میں جن کی وہ کل تو مُجھے جانے لگو
وہ پھر نہیں آتے، وہ پھر نہیں آتے

صبح آتی ہے رات جاتی ہے
یونہی وقت چلتا ہے رُکتا نہیں
ایک پل میں یہ راہیں آگے نکل جاتے ہیں
آدمی جسے پھر دیکھ پاتا نہیں اور پھر پردے سے منظر بدل جاتا ہے
ایک بار جو چلے جاتے ہیں وہ پھر نہیں آتے

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

غزل

مخدوم محی الدین

پھر چھڑی رات بات پھولوں کی
رات ہے یا برات پھولوں کی

پھول کے ہار، پھول کے گجرے
شام پھولوں کی، رات پھولوں کی

آپ کا ساتھ، ساتھ پھولوں کا
آپ کی بات، بات پھولوں کی

نظریں ملتی ہیں، جام ملتے ہیں
مل رہی ہے حیات پھولوں کی

کون دیتا ہے جان پھولوں پر
کون کرتا ہے بات پھولوں کی

وہ شرافت تو دل کے ساتھ گئی
لٹ گئی کائنات پھولوں کی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اب کسے ہے دماغِ تہمتِ عشق
کون سنتا ہے بات پھولوں کی

میرے دل میں سرورِ صبحِ بہار
تیری آنکھوں میں رات پھولوں کی

پھول کھلتے رہیں گے دنیا میں
روز نکلے گی بات پھولوں کی

یہ مہکتی ہوئی غزل مخدومؔ
جیسے صحرا میں رات پھولوں کی

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

غزل

شہریار

سینے میں جلن آنکھوں میں طوفان سا کیوں ہے
اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے

دل ہے تو دھڑکنے کا بہانہ کوئی ڈھونڈے
پتھر کی طرح بے حس و بے جان سا کیوں ہے

تنہائی کی یہ کون سی منزل ہے رفیقو؟
تا حد نظر ایک بیابان سا کیوں ہے

ہم نے تو کئی بات نکالی نہیں غم کی
وہ زود پشیمان، پشیمان سا کیوں ہے

کیا کوئی نئی بات نظر آئی ہے ہم میں
آئینہ ہمیں دیکھ کے حیران سا کیوں ہے

❖❖❖

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کچھ یادیں: تصویروں کی زبانی

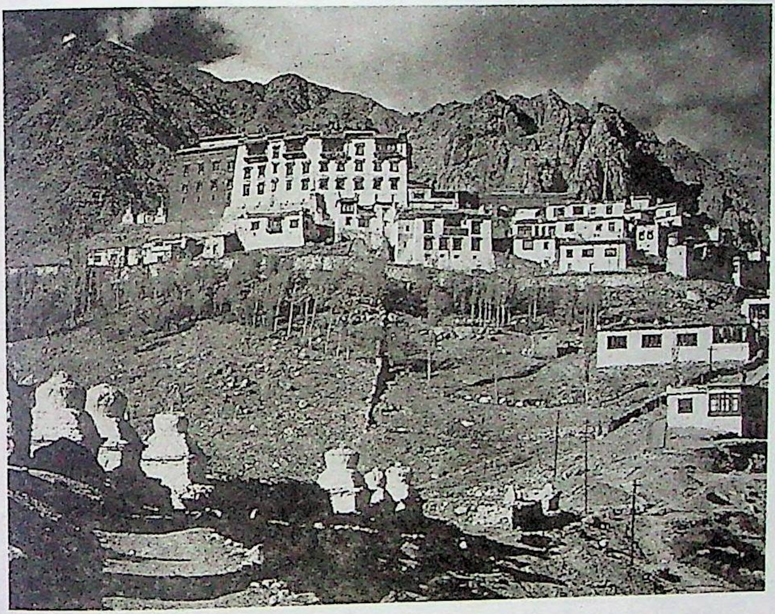

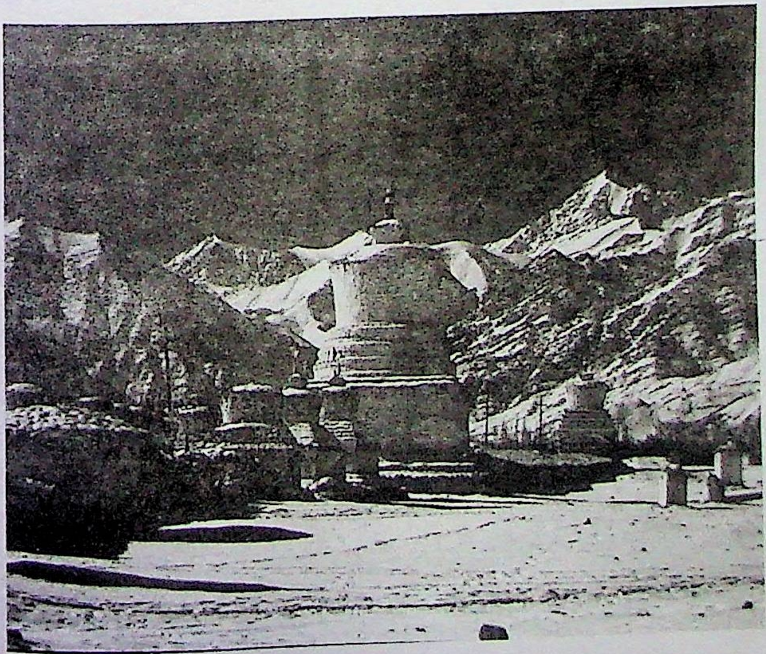

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

MEMBERS OF I.A.L.S.C OF THROUGH OUT WORILD PARTSPARTING IN THE 11 TH. CONFRENCE 5 DAYES AT LADDKH.

MEMBERS OF I.A.L.S.C OF THROUGH OUT WORILD PARTSPARTING IN THE 11 TH. CONFRENCE 5 DAYES AT LADDKH.

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

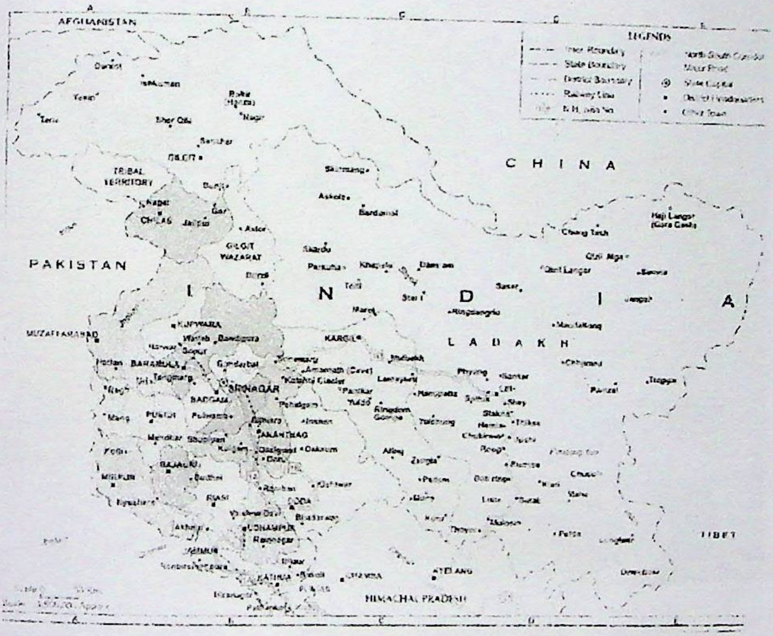

MAPE OF SUB DIVISION CHANGTHANG DISTRICT LEH LADAKH (J&K) INDIA

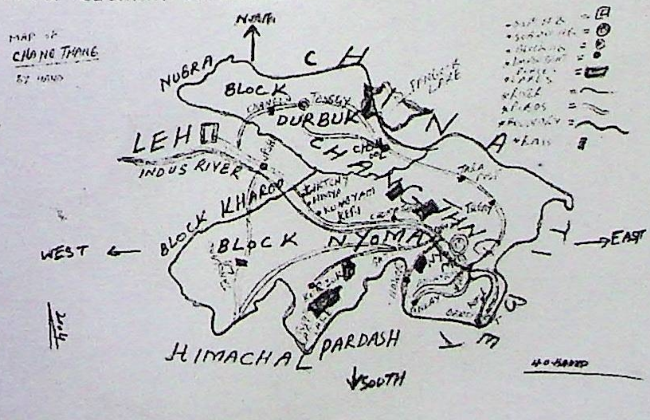

SOURCES BY HAMID / PADMA /SANJAY/ SURINDER SINGH/ DATE DECEMBER 2004

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

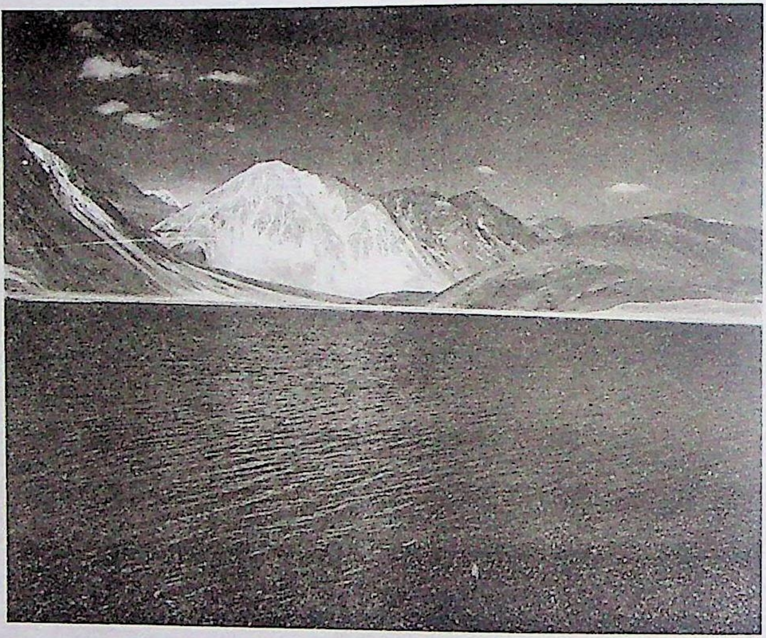

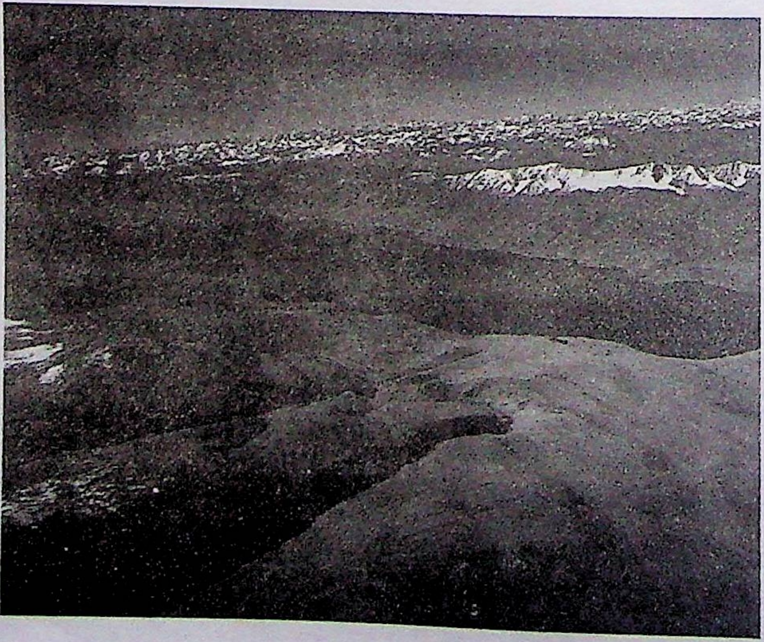

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

WORLD HIGHEST OBERVARTURY CENTER STARTING YEAR 2001-

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

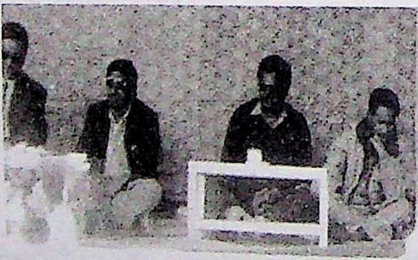

LECTURE DELIVERD IN CONSFRANCE OF INTERNATIONA
LADDKH STUDIES AT CHAJLUMSIR

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

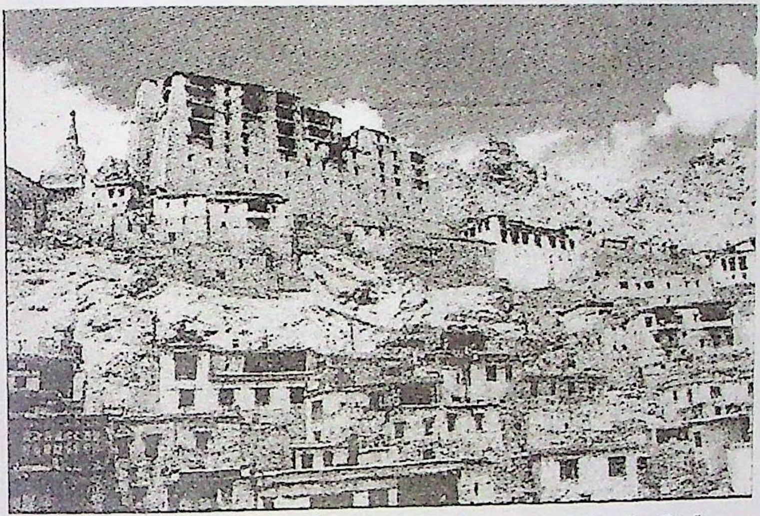

Leh Palace

KASHMIRIOFFICERS ON DUITY SEEN EDGE NYOMA MOUNTIAN : ASHOK ,SATIESH KOUL ,HAMID ,YOUSIF AND NAZIR SEEN

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

حمید اللہ حمید جنوبی کشمیر کے اُن قلمکاروں میں سے ہیں جنہوں نے اردو نثر کی خدمت پچھے تیس سالوں سے کی ہے۔ اُن کی کتاب آئینہ لداخ، لداخ کے ٹوپوگرافی، تہذیب وتمدن کی ایک خاصا عکاسی کی ہے۔ دراصل حمید اللہ حمید محکمہ اطلاعات میں فرائض منصبی کی ادائیگی کے دوران مختلف علاقہ جات کی جغرافیائی تہذیبی اور تمدنی حالات سے روشناس ہو چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہوں نے ان تجربات کو قلمبند کر کے کتابی صورت میں محفوظ رکھا۔

عبدالرحمان فدآ

حمید اللہ حمید کی قوس قزاح نامی مفید اور دلچسپ کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔ یہ کتاب چنگ تھنگ کے جغرافی اور وہاں کے لوگوں کے بود و باش پر مبنی ہے۔ کتاب معلومات سے پُر ہے۔ لداخ جانے والے سیاحوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہمارے دوست نے لداخ کا چنگ تھنگ علاقہ چھان مارا ہے۔ پوری تفصیل کتاب میں ملے گی۔ تمام لوگوں سے گذارش ہے کہ اس کتاب سے بھرپور استفادہ کریں۔

محمد عمر ندوی لداخی

علمی، ادبی اور صحافتی ماحول میں پل کر آخر کار حمید اللہ حمید صاحب کی انتھک محنت اور مشقت رنگ لائی کہ انہوں نے قوسِ قزاح کی نام کی یہ نثری کتاب تصنیف کی ہے۔ قوسِ قزاح کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ اسی لئے صاحب کتاب نے اس نام کا انتخاب کیا ہے۔ واقعی طور حمید اللہ حمید صاحب نے لداخ کے کئی علاقوں میں رہ کر وہاں کی تصویر کھینچ لائی ہے۔ جس قدر حمید صاحب نے وہاں کے جنگلوں، جنگلی جانوروں، سڑکوں، دفتروں، ہسپتالوں، چٹانوں، ندی نالوں، چراگاہوں، گھروں، انسانوں کے احوال بیان کئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے

عبدالرشید صدیقی

PRINT & DESIGN
AL-HAYAT PRINTOGRAPHERS
GAWKADAL SGR #9419403126